www.novelsclubb.com
ذات بے نشاں
ثمرین شیخ
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ذاتِ بے نشاں

از

ثمرین شیخ

www.novelsclubb.com

کتاب زیست کے ہر باب کا عنواں نیا دیکھے۔۔۔۔۔

ہر اک بجھتے دیے کو شوق سے پاگل ہوا دیکھے۔۔۔۔۔

آج جتوئی ہاؤس میں خاصی گہما گہمی محسوس ہوتی تھی حلانکہ آج کشوہ فرید کی سالگرہ تھی اور اسے اپنی سالگرہ اتنی دھوم دھام سے منانا ہر گز پسند نہیں تھا اور خاص طور پر اپنے بابا کے بعد گزشتہ چھ سالوں میں وہ یہ دن اپنی ماما یا پھوپھو کے ساتھ گزارتی تھی

لیکن پچھلے سال پھوپھو کے انتقال کے بعد اس کا کوئی ارادہ تھا بھی نہیں اس بار یہ دن منانے کا۔۔۔۔۔۔۔

مگر پھر بھی آج گھر کو ایسے سجایا گیا تھا جیسے اس کی نہیں دادجی کی لاڈلی تمنا نوید جتوئی یا ہونہار پوتے عنصر سعید جتوئی کی سالگرہ ہو۔۔۔۔۔

وہ تلخ سوچنے پر مجبور ہوئی۔۔۔۔

ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے یہ ساری تیاری اس کی ممانے کی ہو اپنی ماں کی محبت پر کس بچے کو شک ہوتا ہے بھلا۔۔۔۔۔۔

اپنی ساری سوچوں کو پس پشت ڈال کر اس نے شیشے میں دیکھا

بھورے رنگ کی ڈھیلی ڈھالی فراک اس کے وجود کے نشیب و فراز بتانے سے قاصر تھی ساتھ ہی نقاب سے جھلکتی آنکھیں اور ہاتھوں کے سوا ہر حصہ چھپا ہوا تھا

سامان سمیٹ کر وہ باہر نکلی۔۔۔۔

سیڑھیوں کے پاس پہنچ کر وہ بری طرح ٹھٹھکی

آج پورے ایک سال بعد وہ اپنے کمرے باہر نکلا تھا اور اپنی وحشت ناک آنکھیں اس پر گاڑے کشوہ کو لرزنے پر مجبور گیا۔۔۔۔۔

عجیب بکھرا حلیہ سرخ آنکھیں سوجھے ہوئے پپوٹے

www.novelsclubb.com

خشک قحط زدہ ہونٹ جیسے برسوں سے پانی کی ایک بھی بوند نہ چھوئی ہو میلے سے کپڑے قدرے بھری بھری داڑھی

اس سے زیادہ نہ دیکھ پائی نظریں چرا کر آنکھیں سامنے کی

گلے میں کانٹے پھنسے پھر وہ۔۔۔۔

وہ کانپتی ٹانگوں کے ساتھ بھاگتی گرتی سیڑھیاں اتری اس کی ٹکر بری طرح سیڑھیوں کے نیچے فون پر کسی سے بات کرتے عنصر سعید کے ساتھ ہو جاتی اگر وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے گرل کو تھام کر اپنے پیروں کو روک نہ لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنصر بری طرح چونکا

اچھا میں بعد میں فون کرتا ہوں۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو عنصر نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا

ج۔ ججی ٹھیک ہو۔ہاتھ پکڑنے کی بجائے وہ گرل کے سہارے کھڑی ہوتی وہاں سے نکلتی گئی۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم!!! کشوہ سلام کرتی ہوئی ڈائنگ روم میں آئی۔۔۔۔

ڈائنگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر دادجی بیٹھے ہوئے تھے جن سے جھک کر کشوہ نے پیار لیا

سالگرہ مبارک میرے بچے

پھر تایاجی اور چاچو سے

سالگرہ مبارک ہو آپی زید اور عائذ ایک ساتھ بولے

شکریہ بچے۔۔۔۔۔

جبکہ تمنا اور حسنہ اپنے اپنے فون میں لگی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

اس کی ویسے بھی اپنی ان کزنوں سے بنتی بھی نہیں تھی۔۔۔

ہیپی برتھڈے میری جان۔۔۔۔۔

پیچھے سے آتی اپنی مما کی آواز پر کشوہ کرسی پر بیٹھتی بیٹھتی ٹھٹھکی

مما۔۔۔کشوہ بھاگ کر ان کے گلے لگی۔۔۔۔

سُریہ بیگم نے اس کے ڈھکے سر پر لب رکھے۔۔۔۔۔۔

یار یہ جو ہماری کزن ہے اسے کوئی الرجی ہے یاں سیلف اوبزیشن ہے جو گھر پر بھی چہرہ چھپائے رکھتی ہے

عنصر حسنہ اور تمنا کے درمیان والی کرسی پر بیٹھتا ہلکی آواز میں بولا

ارے بروسیلف۔۔۔۔۔۔

ارے نہیں حسنہ عنصر کو حقیقت بتاؤ میڈیم کا چہرہ جلا ہوا ہے اس وجہ سے منہ چھپاتی ہے

www.novelsclubb.com

حسنہ کی بات کاٹ کر تمنا نے تنفر سے کہا۔۔۔۔

کیا۔۔۔کیسے عنصر کو شدید ہمدردی ہوئی۔۔۔۔

اف او کچھ نہیں تیل کی چھینٹیں گر گئیں تھی

جبکہ حسنہ آنکھیں پھاڑیں اسے سن رہی تھی آخر کب جلا اس کا منہ مگر بولی نہیں

چچچ۔۔۔بچاری عنصر کافی کا سپ لیتا ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جو ماں کے گلے لگی کھڑی تھی۔۔۔۔

آجاو میری جان آج کا سارا دن میں آپ کے ساتھ ہی گزاروں گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ خوش ہوئی۔۔۔۔

عائذ۔۔۔۔۔۔۔دادجی کی پکار پر سب متوجہ ہوئے میرے کمرے میں الماری کے پہلے خانے میں ایک ڈبہ ہے لے کر او۔۔۔۔

جی دادجی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عائذ ہاتھ میں چھوٹا سا لکڑی کا ڈبہ پکڑے وہاں آیا۔۔۔۔۔۔

کشوہ بچے ادھر آؤ دادجی کی آواز پر کشوہ اٹھ کر ان کے قریب گئی۔۔۔۔

جی دادجی۔۔۔۔۔بیٹا یہ تمہاری سالگرہ کا تحفہ

اس خوبصورت سے لکڑی کے ڈبے میں وائٹ گولڈ کا بریسلٹ اور گاڑی کی چابی تھی

دادجی خوشی کے مارے اس کی آواز اونچی ہوئی

دادجی مگر۔۔۔۔سُریہ بیگم پریشان ہوئی جب سے فرید صاحب کا انتقال کار ایکسڈنٹ سے ہوا تھا وہ ڈر گئی تھی اسی وجہ سے انہوں نے کشوہ کو اس کی ذاتی گاڑی بھی نہیں دلوائی تھی

کشوہ کو خوشی سے اچھلتا دیکھ جہاں تمنا نے پہلو بدلا وہی عنصر نے بھی پر شوق نظروں سے اپنی ڈھکی چھپی انوکھی کزن کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے تجسس ہوا تھا اپنی کزن کو دیکھنے کا

نیند میں ایک عجیب سا خواب دیکھ کر کلیم جتوئی بیدار ہوئے چہرے پر پسینہ اور سانس اکھڑ رہی تھی جب کچھ دھندلا دھندلا سا دماغ میں لہرایا اٹھ کر انھوں نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے صوفے پر زمین کو گھورتا کوئی وجود نظر آیا داد جی نے ہاتھ بڑھا کر اپنا چشمہ اٹھایا

وہ وجود واضح ہوا

داؤد۔۔۔۔۔۔داد جی کی آواز کانپی آج پورے ایک سال بعد داد جی نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے

ہمیشہ ان سے غلطیاں ہوئی ہیں وہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے ساتھ کسی دوسرے کی وجہ سے زیادتی کر جاتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سال پہلے کا منظر ہاسپٹل کے بیڈ پر لیٹا مشینوں سے جکڑا وجود دانیہ جتوئی کا تھا جو جاتے ہوئے بھی اپنے بیٹے کی زندگی کے لیے بھیک مانگ رہی تھیں

میرا بچہ۔۔۔۔

داؤد میرا ابھی بیٹا ہے میں ہوں نہ اس کے لیے تم فکر مت کرو تم بس جلدی سے ٹھیک ہو کر گھر آؤ میری جان تمہارے بابا کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔۔

بابا میرے بعد میرے داود کا کوئی بھی نہیں ہے بابا اسے اکیلے مت ہونے دینا

میرا بچہ بہت معصوم ہے بابا

اس کے زمہ داری آپ پر ڈال کر جا رہی ہوں میں بابا

وہ بے قصور ہے وہ زاااا۔۔۔۔۔

آنکھیں بھیگ گئیں

داد جی اٹھ کر داود کے قریب گئے جو ہاتھ میں پکڑے روبیس کیوب کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔۔

داؤد داد جی نے پکارا تو اس کے چلتے ہاتھ رک گئے مگر آنکھیں زمین پر تھیں

انہوں نے داؤد کو گلے لگا لیا۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے داد جی کے کمرے سے تمنا باہر نکلی تھی جس کے چہرے پر کچھ پا لینے کی خوشی تھی

www.novelsclubb.com

لبوں پر دل فریب مسکراہٹ

چھوٹی تائی آپ کو داد جی اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں

بنا اجازت سریہ بیگم کے کمرے میں آتی تمنا بولی تو انہوں نے ناگوار نظروں سے اسے دیکھا جبکہ ٹاول سے چہرہ خشک کرتی کشوہ بھی چونک گئی ابھی وہ وضو کر کے آئی تھی کہ تمنا کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔آئندہ میرے کمرے میں بغیر اجازت کے داخل مت ہونا سرد لہجے میں کہتی وہ کمرے سے نکل گئیں۔۔۔۔

کیسی ہو کزن تمنا بے ترتیب قدم لیتی کشوہ کے قریب آئی۔۔۔۔

کیا فائدہ اتنے حسن کا اس کی شفاف جلد پر اپنی تراشے ناخن والی مخروطی انگلی پھیری

اپنا ہاتھ پیچھے رکھو تمنا

کشوہ نے کسمسا کر کہا وہ اس وقت وضو میں تھی کوئی غلط بات منہ سے نہیں نکالنا چاہتی تھی۔۔۔۔

چچچچ۔۔۔تمہیں آگاہ کرنے آئی تھی مگر تم انٹرسٹڈ نہیں ہو لگتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب۔۔۔۔

مطلب بہت جلد پتا لگ جائے گا

ویسے جوڑی اچھی رہے گی

حاجن بی بی اور پاگل ہاہاہا۔۔۔۔

کشوہ کا دل عجیب سے خیال سے کانپا تھا

وہ بھاگتے ہوئے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

دادجی معزرت مگر ہم اپنی بیٹی کا نکاح آپ کے پاگل بدکردار نواسے سے نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

سریہ بیگم اپنی نفیس شال بائیں ہاتھ سے سنبھالتی

دادجی کے سامنے زندگی میں پہلی بار بولی تھیں۔۔۔۔۔۔

کمرے سے باہر دروازے کے ساتھ لگی سیاہ شال میں چھپی سہمی سی وہ اندر چِھڑی سرد جنگ پر تڑپی۔۔۔۔۔۔

سُریہ آپ کو کوئی حق نہیں بنتا کسی پر بہتان لگانے کا۔۔۔۔۔۔۔

بہتان۔۔۔۔یہ تو آپ بھی جانتے ہیں یہ بہتان نہیں سچ ہے کراہیت آمیز سچ آپ کا لاڈلا نواسہ زانی اور پاگل ہے میں اپنی پاکیزہ بیٹی کو اس کے نکاح میں نہیں دوں گی ۔۔۔۔۔۔

لہجہ دھیما سا ہوا تھا مگر اٹل تھا۔۔۔۔

کشوہ کو بلاؤ م مجھے اپنی پوتی پر پورا یقین ہے وہ میرا مان نہیں توڑے گی۔۔۔۔۔

ایک بے مول سا آنسو باہر کھڑی کشوہ کی آنکھ سے گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر مان اور یقین کے بوجھ میں ایک معصوم صنف پسے گی

وہ بھی ایک عام سی لڑکی تھی اس نے بھی زندگی میں بہت سے خواب دیکھے تھے اپنے ہم سفر کو لے کر۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے تو خود کو بہت سنبھال کر رکھا تھا تو کیا اس کا

ہم سفر بد کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سیاہ شال سے اس کا سفید ہاتھ نکلا اسے لگا اس کے ہاتھوں پر موجود لکیریں اس کا مزاق اڑا رہی ہیں آنسو ہتھیلی کے بھیچو بھیچ گڑا

۔۔۔۔۔

داؤد علیم جس کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی اس کی جان نکلتی تھی کجا کہ اس شخص کے نام اپنی پوری زندگی کرنا۔۔۔۔

وہ پلٹی مگر آخری جملے پر رُک گئی۔۔۔۔

اگر میرا بیٹا زندہ ہوتا تو مجھے تمہاری منتیں نہ کرنا پڑتی چھوٹی بہو داد جی کی غصے اور بے بسی سے لبریز آواز پر کشوہ کا ضبط ٹوٹا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے بابا کا زکر تابوت میں آخری کیل ثابت ہوا

اگر کوئی پوچھے کشوہ فرید کی کمزوری کیا ہے تو وہ بلا جھجھک فرید جتوئی کا نام لیتی

مجھے نکاح قبول ہے دادجی دونوں ہاتھوں کی مدد سے دروازہ کھولتی اپنی موت کا

سامان کر گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو کشوہ۔۔۔۔

مما آپ نے مجھے خود مختار بنایا ہے تاکہ میں اپنی زندگی کے فیصلے خود لے سکوں

۔۔۔۔

زندگی کے فیصلے لینے کی اجازت دی تھی اپنے لیے جہنم خریدنے کی اجازت نہیں

مما یہ میرا آخری فیصلہ ہے

کشوہ خدارا مجھ پر رحم کرو میں نے مرنے کے بعد تمہارے باپ کو جواب دینا ہے

www.novelsclubb.com

جواب تو میں نے بھی دینا ہے مما

کہ میں تب خاموش کیوں تھی جب بابا کے بابا میرے آگے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

سب کچھ اتنا آناً فاناً ہوا سریہ بیگم نے بھی اسے بہت روکا مگر جب وہ فیصلہ لے ہی چکی تھی تو منکر کیسے

ہوتی۔۔۔۔

جہاں گھر کے آدھے افراد خاموش تھے وہی پر آدھے لوگوں کی خوشی دیکھنے لائق تھی

کشوہ بچے آپ نے بہت نیک فیصلہ کیا ہے اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا یہ اس کی تائی جان تھی جو سر پر ہاتھ رکھ کر پیار سے بولی

عنصر سعید غائب دماغی سے اس فیصلے کے بابت سوچ رہا تھا۔۔۔۔

کیا شادی نکاح یوں بھی آناً فاناً ہوتے ہیں

کیا ہوا کزن اتنے حیران کیوں تمنا اپنے چہرے پر آئی لٹ کان کے پیچھے کرتی بولی

نہیں۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔

ارے پریشان کیوں ہوتے ہو

یہاں پر تو یہ سب عام سی بات ہے اور پھر بچوں کو فیصلے پر ہاں بھی کرنی پڑتی ہے

۔۔۔۔۔کچھ باور کروا رہی تھی وہ اسے جیسے۔۔۔۔۔۔۔

عنصر نے تعجب سے سامنے بھورے حجاب میں سرخ رنگ کی چنری اوڑھے بیٹھی

کشوہ پر ڈالی

کاش وہ جلدی فیصلہ کر لیتا لب کاٹ کر سوچ کر رہ گیا۔۔۔۔۔

کشوہ فرید جتوئی آپ کا نکاح داؤد علیم کاظمی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قبول ہے۔۔۔۔؟؟

!!! قبول ہے۔۔۔

نکاح کے چند منٹ بعد چہ مگوئیاں اور سرگوشیاں صاف سنائی دے رہی تھیں

۔۔۔۔۔

بڑی حاجن بی بی بنتی تھی۔۔۔۔ہنہہ ایک زانی سے نکاح ہو رہا ہے اس کا۔۔۔۔

پاگل بھی ہے وہ۔۔۔۔۔

پتا نہیں کیا ہو گا بچاری کا

www.novelsclubb.com

دادا نے ظلم کر دیا۔۔۔۔۔

چہرہ چھپاتی تھی سنا ہے چہرہ جلا ہوا ہے اس

طنز سے لبریز آواز اس کے قدم ڈگمگا گئے اس نے چونک کر اپنے ساتھ بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھا جو مسلسل زمین کی طرف خوفناک آنکھوں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے روح پر بے شمار زخم لگے تھے بے شک اس کی اپنی کزنز سے نہیں بنتی تھی

مگر ان کا کوئی حق نہیں بنتا تھا کہ وہ اس کی زاتی زندگی پر کمنٹ پاس کریں۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔۔۔

****

زندگی کے حسین ترکش میں۔۔۔۔۔۔۔

کتنے بے رحم تیر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کے سرخ جوڑے میں ملبوس وہ اس اندھیر کمرے میں بیٹھی اپنے شوہر کا انتظار کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

اسی اندھیر کمرے میں جہاں سے گزرتے ہوئے وہ سو بار سوچتی تھی

کانوں میں ابھی بھی تمنا اور حسنہ کی تمسخر اڑاتی

سرگوشیاں

لوگوں کی ہمدردی سے لبریز آنکھیں

زانی ہے وہ۔۔۔۔۔

پاگل ہے وہ۔۔۔۔۔۔

کانوں میں ہتھوڑے بجاتی آوازیں

ٹھک سے دروازہ کھلا

وہ اچھلی تھی

جب دروازہ کھول کر وہ اندر آیا سرخ لہو چھلکاتی آنکھوں سمیت اس کی طرف بڑھا تھا۔۔۔۔۔

مجھے۔۔مجھے کچھ مت کہنا۔۔۔۔

مگر وہ بڑھتا چلا جا رہا تھا پھر اپنے ہاتھوں میں اس کی گردن دبوچی

اس کی آنکھیں بند ہوئی

www.novelsclubb.com

اس کے قریب بہت قریب ہے اس کا گلا دبا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

نہیں کر و داؤد نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایک دم سے اس کی آنکھ کھلی پسینے سے شرابور چہرہ ہلق میں جیسے ان دیکھے زخم ہو گئے تھے

آنسو پھر پھسلنے لگے یک دم ہی وہ بیڈ سے اٹھی گھڑی کی طرف نظر گئی تو بارہ بجنے میں پینتیس منٹ تھے

جب اسے یاد آیا نکاح کے بعد وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی کمرے میں چلی آئی تھی

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روتے ہوئے اس کی آنکھ لگی تھی اسے پتا نہیں لگا۔۔۔۔۔

جب سے وہ ہدایت کے راستے میں آئی تھی یہ اس کی پہلی مغرب کی نماز تھی جو قضاء ہونے کے بعد چھٹ گئی

وہ فوراً وضو کر کے نماز بچھا کر اپنی عیشاء کی نماز ادا کرنے لگی

دل میں بہت ملال جاگا اپنی مغرب کی نماز کے چھوٹ جانے پر وہ کتنی ناشکری ہو گئی تھی اسی سبب اس کی نماز رہ گئی دل تڑپا تھا روح تک ملال ہوا تھا اسے۔۔۔۔۔۔

قرآن پاک کی تلاوت کرتے حلق میں آنسوؤں کا گولہ بنا تھا۔۔۔

تلاوت کے بعد

وہ بیان۔ نکال کر بیٹھ گئی

جب کانوں میں یہ الفاظ گونجے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو اسے لگا اس کے اندر کا سارا غم نمی کے قطرے بن کر بہتے چلا جا رہا ہے۔۔۔۔

!! اے ابن آدم

ایک میری چاہت ہے

اور ایک تیری چاہت ہے

ہو گا تو وہی

جو میری چاہت ہے

پس اگر تو نے

سپرد کر دیا اپنے آپ کو اس کے

جو میری چاہت ہے

تو وہ بھی تجھے دوں گا

جو تیری چاہت ہے

www.novelsclubb.com

اگر تو نے مخالفت کی اس کی

جو میری چاہت ہے

تو میں تھکا دوں گا تجھ کو اس میں

جو تیری چاہت ہے

پڑھ پھر بھی ہو گا وہی

جو میری چاہت ہے

اے اللہ میں تیری عاجز سی بندی تیرے ہر فیصلے کے آگے بے بس ہوں مجھ پر رحم کر مجھے ثابت قدم رکھ مجھے اپنی چاہت کی طرف موڑ لے مجھے گناہوں سے بچا کر رکھی مجھے اس رشتے کو نبھانے کی توفیق عطا فرما مجھے بخش دے مجھے معاف کر دے مجھے پانچ وقت نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما مجھے دنیاوی فتنوں سے بچا لے یارب مجھے دنیا کی رنگینیوں سے زیادہ آخرت کی ابدی زندگی کی چاہت ہے اے اللہ میرے۔۔۔۔۔میرے شوہر زبان لرزی۔۔۔۔یا اللہ تو تو رازوں سے واقف ہے نہ انہیں ٹھیک کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد غفور داؤد کو کمرے میں لے آیا ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا کھلونا جو داود کو اپنی جانب کرتا تھا غفور نے لینا چاہا تو داؤد نے اسے زور سے دھکا دیا غفور لڑکھڑایا تھا

چھوٹے صاحب آپ نے سونا نہیں دوائی کھا کر سو جائیں

وہ تھکا ہوا لگتا تھا تبھی بے زار سا اس کے آگے آیا

دوائی نکال کر اس کے سامنے کی جسے اسنے ہاتھ مار کر پھینک دی

خود دوڑتا ہوا واشروم میں بند ہو گیا

غفور پریشان ہوا اگر داؤد نے اپنے ساتھ کچھ کر لیا تو اس کی تو خیر نہیں داد جی سے

چھوٹے صاحب دروازہ کھولیں چھوٹے صاحب دروازہ کھولیں چھوٹے صاحب مگر

وہ سر جھٹک کر ابھی بھی کھلونے سے کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کبھی ہوا میں لہراتا تو کبھی فرش میں کبھی خود سے باتیں کرتا۔۔۔۔

غفور فوراً سب سے نیچے داد جی کے کمرے کی طرف بھاگا

داد جی داد جی غفور نے دروازہ کھٹکایا

www.novelsclubb.com

آجاو غفور۔۔۔۔اتنے پریشان کیوں ہو دادجی چھوٹے صاحب دروازہ نہیں کھول رہے

ہانپتا ہوا انہیں بتاتا اٹھنے پر مجبور کر گیا

تیسری منزل تک سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے دادجی بھی ہانپ چکے تھے مگر پھر بھی حوصلہ کرتے داؤد کے کمرے میں گئے کمرے کا حال دیکھ کر ان کا دل بیٹھا کمرے کا ہر شیشا ٹوٹا ہوا تھا کوئی بھی چیز اپنی اصلی حالت میں نہیں تھی

داؤد پتر دروازہ کھول نہ

داؤد بچے دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

داؤد دروازہ چوتھے سے پانچوی دفعہ دروازہ کھٹکھٹانے پر وہ سر ہلاتا باہر نکلا

داد۔۔۔۔دادجی

داؤد دادجی نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد کے آنسو اپنے ناتاوان کندھوں پر محسوس کرتے اس کی پیٹھ سہلانے لگے

۔۔۔۔۔۔

کتنی ہی دیر اس کمرے میں اس کے پاس بیٹھے رہے رات کے پہر اسے سلا کر ایک بہت بڑا فیصلہ لے کر وہ کمرے سے نکلے تھے

ابھی وہ دوبارہ بستر پر لیٹی تھی جب دروازہ کھٹکا۔۔۔۔۔

کشوہ چونک گئی رات کے اس پہر۔۔۔ شاہد ماں ہو گی ماں آخر کب تک اولاد سے ناراض رہ سکتی ہے۔۔۔۔

حسب معمول چہرہ ڈھانپ کر دروازہ کھولا تو سامنے توقع کے متضاد عنصر سعید جتوئی کھڑا تھا

کشوہ کی پکڑ اپنے ڈوبٹے پر مضبوط ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی کوئی کام۔۔۔۔؟؟ازلی پر اعتماد لہجے میں پوچھا۔۔۔

نہیں کام نہیں مجھے دکھ ہوا دادجی نے جو کیا اور سب سے بھر کر جو داؤد کے بارے میں سننے کو ملا۔۔۔۔

آپ رات کے اس پہر ایک غیر محرم سے اس کے شوہر کی بابت ہمدردی کرنے آئیں ہیں

آواز اور الفاظ دونوں ہی بہت سرد تھے

البتہ نظریں زمین پر تھیں

عنصر خاموش ہوا

مگر اس کی جزباتی حالت سمجھ کر اس کا لہجہ فراموش کر گیا۔۔۔۔

میں سمجھ سکتا ہوں تمہاری کنڈیشن۔۔۔

ڈاکٹر ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

www.novelsclubb.com

ن۔۔ نہیں

تو پھر۔۔۔۔؟؟؟

وہ لاجواب ہوا

کشوہ نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

دروازہ پھر سے کھٹکا تھا کشوہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔۔

دروازہ پھر سے بجا

www.novelsclubb.com

چہرہ ڈھکے دروازہ کھولا ابھی منہ سے کچھ نکالتی سامنے کھڑے دادجی کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

شاہد اس سے معافی مانگنے آئے ہوں۔۔۔۔۔

لب کاٹے وہ کھڑی تھی

داد جی آپ مجھے بلا لیتے آپ کے لیے اتنی سیڑھیاں چڑھنا مناسب نہیں

لہجے میں فکر مندی تھی۔۔۔۔۔

داد جی کو اپنے فیصلے پر ملال آ رہا تھا۔۔۔۔۔

صحیح کہہ رہی ہو بچے مجھ بڑھے میں اتنی جان نہیں کہ میں بار بار سیڑھیاں چڑھ کر

اوپر آؤں شکست خوردہ لہجے میں بولتے اسے چونکنے پر مجبور کر گئے۔۔۔۔

داد جی میں سمجھی نہیں خطرہ اسے ارد گرد اچھے سے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد۔۔۔۔۔

کشوہ کی سانس اٹکی وہ پھر اس کی بات کرنے یہاں آئیں ہیں۔۔۔۔

ایسی بھی کیا بات تھی جو اس پہر داد جی داؤد کے لیے پھر سے اس کے سامنے کھڑے

تھے۔۔۔۔

داد جی نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کا سارا منظر کشوہ سے سامنے من وامن کھول کر رکھ دیا۔۔۔۔۔۔

شدید ہمدردی کا احساس جاگا تھا کشوہ کے دل میں شاہد اپنے اور اس کے درمیان پاکیزہ رشتے کا اثر تھا۔۔۔۔۔

اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں داد جی۔۔۔؟؟؟

ان کی آنکھوں کی بے بسی اور جھکے کندھوں نے اسے پہلے ہی سب کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔۔۔

مگر پھر بھی دل کو تھپکی دے کر اس نے اپنے شک کو مٹانا چاہا۔۔۔

میں تمہاری رخصتی چاہتا ہوں۔۔۔۔

انہوں نے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔۔۔۔

مجھے قبول ہے داد جی۔۔۔۔

اب جب نکاح ہو چکا تھا تو کیا فرق پڑتا اب رخصتی ہوتی یا بعد میں اور سب سے بھر کر اس نے اپنی چاہت کو اللہ کے آگے سپرد کر دیا۔۔۔۔۔

رہی بات داؤد کے کردار کی تو اسے اللہ پر پورا یقین ہے اللہ اسے بہترین سے نوازے گا۔۔۔۔۔

بیٹا بہت بہت شکریہ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔۔۔

یہ احسان نہیں ہے دادجی۔۔۔۔بس ہلکی آواز میں اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔۔۔

کاش آپ میری محبت کو احسان کی جگہ میری فرمابرداری سمجھتے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب نیند کہاں آنی تھی۔۔۔

اسے یقین تھا مما شدید ناراض ہونے والی ہیں اس سے

دو دن پہلے تک زندگی کتنی زیادہ پر سکون تھی اس کی۔۔۔۔۔۔

سب کچھ بدل گیا تھا اس کی زندگی میں اس کے دادجی اس کی ماں حتی کہ اس کی زندگی کا مالک بھی بدل گیا وہ کسی کے نام کی امانت ہو گئی

جو اس پر اس سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے

سوچوں میں گم صم جب فون کی ٹون نے کشوہ کو اپنی جانب متوجہ کیا

زینب کی بے شمار مسز کالز اور میسج موجود تھے صبح کے میسج میں سالگرہ وش کی گئی تھی پینڈنگ کالز تھیں اور کل کے پیپر کے بارے میں بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو بھول ہی گئی تھی کل کے پیپر کو اُس نے فون بند کر دیا اِس وقت وہ زینب تو کیا کسی سے بھی بات کرنے کی کنڈیشن میں نہیں تھی۔۔۔

اس وقت وہ بس پر سکون سونا چاہتی تھی لمبا سونا بغیر کسی کی مداخلت کہ۔۔۔۔۔۔

سر کے بل بستر پر لیٹی پچھلے دو دنوں کی بارے میں سوچنے لگی۔۔

****

سنہرے موسم کی ایک اور سنہری دوپہر ہلکی ہلکی ہواؤں کے سنگ نرم گرم سی دھوپ بہت بھلی لگ رہی تھی

مگر اپنے کالج کے باہر اپنے ڈرائیور کے انتظار میں کھڑی

سیاہ نقاب سے جھلکتی کشوہ فرید کی آنکھوں کو یہ دھوپ بہت چب رہی تھی بھوری آنکھیں دھوپ کی کرنوں میں نشیلی سنہری مائل لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔لمبی گھنیری پلکیں بھی دھوپ کی کرنوں کو روک پانے سے قاصر تھی۔۔۔۔۔۔

جب سیاہ رنگ کی کرولا اس کے پاس آکر رکی تھی

آنکھوں میں شدید خفگی سموئے وہ جھنجھلائے گاڑی کے پچھلا دروازہ کھول کر اس میں برجمان ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

رفاقت انکل آپ آج پھر لیٹ تھے

گاڑی میں خاموش بیٹھی کشوہ دھیمے لہجے میں بولی سوری بیٹا جی وہ بس تمنا بی کے کام سے چلا گیا تھا میں آئندہ خیال رکھو گا۔۔۔۔۔

تمنا۔۔۔کشوہ بڑبڑائی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔

سر جھٹک کر اس نے اپنا فون نکال کر اپنی ماما کو میسج کیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہی سنہری کرنیں جتوئی ہاؤس پر بھی اتریں تھیں

یہ منظر جتوئی ہاؤس کا تھا اپنی خوبصورتی پر نازاں پورے آب وتاب سے کھڑی چار کنال پر محیط یہ تین منزلہ کوٹھی ہر دیکھنے والے کو رشک کرنے پر مجبور کرتی تھی

۔۔۔۔۔۔

جس میں ہر رنگ کا امتیاز شامل تھا

جتوئی ہاؤس میں رہنے والے بھی بلاشبہ خوبصورت سترنگی طبیعت کے تھے

کوئی غصیل تو کوئی حد سے زیادہ میٹھا کوئی چھپا ہوا تو کوئی بہت ظاہر کوئی نرم تو کوئی گرم۔۔۔۔۔

بلکہ آپ خود اندر جا کر دیکھ لیں یہ دوسری منزل سے

کھلکھلاتی آواز کلیم جتوئی کے سب چھوٹے بیٹے کی سب سے چھوٹی صاحب زادی اور گھر بھر کی لاڈلی تمنا جتوئی کی تھی جو اس وقت اپنا وی لوگ بنانے میں مشغول تھیں

اوکے بائے گائیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر ملاقات ہو گی میں ہوں آپ لوگوں کی پیاری تمنا جتوئی اور آج کا وی لوگ یہ ہی پر ختم ہوتا ہے لائک شئیر ضرور کریئے گا اور اگر آپ لوگوں نے ابھی تک میرا چینل سبسکرائب نہیں کیا تو جلدی جلدی سے سبسکرائب کا بٹن پریس کریں یار دیری کس بات کی۔۔۔۔۔

اوکے بائے ےےےےے۔۔۔۔۔

فون آف کرتے وہ اپنے بیڈ پر گری تھی

اف کتنا مشکل ہے نہ یہ ڈیلی وی لاگنگ۔۔۔

تمنا حسنہ کی طرف دیکھ کر بولی تھی جو اپنے دونوں ہاتھوں کی مدد سے اپنا ہیئر سٹائل بنانے میں بزی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو چھوڑ دو پف سیٹ کرتے انتہائی لاپرواہی سے کہا گیا۔۔۔۔

چھوڑ دو۔۔۔۔۔دو ملین سبسکرائبر ہیں ایسے ہی چھوڑ دوں منہ بسور کر اٹھ کر حسنہ کے کندھے پر دھموکا جڑا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آہ۔۔۔ تنو اتنا بھاری ہاتھ ہے

شٹ اپ تمنا نام ہے میرا اپینڈو تنو نہیں۔۔۔۔۔

اور ادھر دو ہر وقت اپنا ہی چہرہ سنوارتی رہتی ہو۔۔اس کے ہاتھ سے گلابی رنگ کا لپ گلوس کھینچ کر اپنے ہونٹوں پر لگایا۔۔۔۔۔۔

تنو نہیں تمنا۔۔۔۔اپنا کندھا سہلا کر حسنہ بڑبڑاتی بیڈ پر پڑا اپنا بیگ ہاتھ میں تھام کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

یہ غصے سے کمرے سے باہر نکلی کلیم جتوئی کے بڑے بیٹے کی چھوٹی بیٹی حسنہ سعید جتوئی تھی جو اس وقت یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھیں۔۔۔۔

مما مما بچاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔یہ گھر بھر کے فتنے بقول گھر والوں کے انیس سال کا زید نوید بھاگتا ہوا کچن میں آیا جہاں مسز نوید اور مسز سعید کھانا بنانے میں مصروف تھیں کیا ہوا زید جب فوراً ہی ہو بہو زید کی شکل و صورت والا مکمل بھیگا عائذ وہاں پہنچا

۔۔۔۔۔۔

مما میں اسے مار دوں گا آج اس نے مجھے گیلا کر دیا ہے اور میری اسائمنٹ پھاڑ دی ہے

مسز نوید سر پکڑ کر بیٹھ گئی گھوڑے جتنے ہو گئے ہو دونوں میں نوید صاحب کو بتاتی ہوں

بابا نہیں ان دونوں کا رنگ اڑا نہیں مما می۔۔میں ٹھیک ہو کچھ نہیں ہوا۔۔۔نہیں ہیں نہ عائذ زید اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا جی جی مما کچھ نہیں ہوا وہ دونوں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوئے۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ اب اپنے سیاہ عبائے میں اس کمرے میں داخل ہوتی لڑکی کلیم جتوئی کے مرحوم منجھلے بیٹے کی اکلوتی بیٹی کشوہ فرید جتوئی تھی

جس نے کمرے میں قدم رکھتے کنڈی لگائی اب عبایا اور نقاب اتار کر گہرا سانس لیا لبوں کے اوپر ہلکی ہلکی نمی تھی جو یقیناً دھوپ میں کھڑے رہنے کی وجہ سے پسینہ بن کر نمودار ہوئی تھی

اب اس کا ارادہ شاور لینے کا تھا۔۔۔۔۔۔

یہ دوسری منزل کے سب سے بڑے کمرے میں نظر دہراؤ تو

دوپہر کے وقت اپنے کمرے میں خواب خرگوش کے مزے لیتے

عنصر سعید جتوئی صاحب تھے گھر کے سب سے پہلے پوتے جو حال ہی میں

یو۔کے سے اپنی پڑھائی کر کے واپس آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان کی والدہ ماجدہ کا حکم تھا کہ ان کے ہونہار بیٹے کو کوئی رنگ نہ کرے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیسری منزل پر اگر نظر جائے تو وہاں عجیب سا اندھیرا تھا وحشت ناک سا اندھیرا

وہاں دیکھ کر لگتا تھا جیسے برسوں سے وہاں کوئی نہ گیا ہو۔۔۔۔۔۔

مگر یک دم ہی خاموش سی فضاء میں کانچ ٹوٹنے کی آواز آئی اور پھر لگاتار سامان کے پٹخے جانے کی آوازیں

عجیب سسکیاں چیخیں

اور پھر یک دم گہرا سکوت چھا گیا۔۔۔۔۔

کلیم جتوئی صاحب جتوئی ہاؤس کے سربراہ جن کی بیگم چند سال پہلے اس دنیا کو خیر آباد کہہ کر چل بسی تھی

کلیم جتوئی کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی پہلے بیٹے سعید جتوئی پھر دانیہ جتوئی فرید جتوئی اور سب سے آخر میں نوید جتوئی

کلیم صاحب جلد ہی اپنے سب بچوں کی شادیاں کروا کر اپنی زمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سوائے دانیہ جتوئی کے ان کے بیٹوں نے اپنی پسند کی شادی کی تھی

تین منزلہ جتوئی ہاؤس میں رہنے والے وہاں کے سربراہ سمیت سب کافی ماڈرن تھے نشے اور حرام چیزوں کے سواہ ہر چیز کی آزادی تھی۔۔۔

سب سے پہلے سعید جتوئی اور خمسہ جن کے دو بچے تھے عنصر سعید جو پڑھائی مکمل کر کے پاکستان واپس آ چکا تھا اور حسنہ سعید جو ابھی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی پھر فرید جتوئی اور سُریہ جن کی ایک ہی بیٹی تھی کشوہ جتوئی جو بچیوں میں سب سے بڑی تھی مگر قرآن پاک حفظ کرنے کی وجہ سے اس نے دنیاوی تعلیم دیر سے شروع کی اور وہ بھی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی فرید صاحب کی چند سال پہلے روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات ہو گئی تھی ان کے بعد سُریہ بیگم نے ہی ان کے حصے کا بزنس سنبھالا تھا پھر کلیم جتوئی جن کے تین بچے تھے ایک بیٹی تمنا جتوئی اور پھر دو جڑواں بیٹے زید اور عائذ جو کالج کے سٹوڈنٹ تھے اور پھر دانیہ جتوئی جس کی شادی کلیم صاحب نے اپنے دوست کے بیٹے سے کروائی تھی دانیہ جتوئی پر سکون زندگی میں طوفان آیا

جب علیم کاظمی نے انہیں طلاق دے کر پانچ سالہ بیٹے کے ساتھ رخصت کر دیا تب سے وہ جتوئی ہاؤس میں واپس آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ہنی بہت پیاری لگ رہی ہو اس ٹوپ میں تم شہریار نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تعریف کی تو حسنہ جھینپ گئی

شیری چلو نہ یونی چلتے ہیں دوبارہ پہلے ہی دو کلاسز بنک ہو چکی ہیں جوس کا آخری سپ لیتے حسنہ نے اسے اٹھانا چاہا۔۔۔

وہ دونوں اس وقت یونیورسٹی سے بنک مار کر کیفے میں موجود تھے

نہیں ہنی میرا دل نہیں کر رہا کہیں جانے کو بیٹھی رہو میرے پاس میرے ساتھ میں صرف تمہیں ہی دیکھنا چاہتا ہوں اور کچھ بھی نہیں ہاتھ سے تھام کر دوبارہ بٹھاتے ہوئے شہریار نے کہا۔۔۔۔۔۔

تم بھی نہ مجھے فیل کرواؤ گے۔۔۔۔۔۔۔

سر نفی میں ہلاتے واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا میرے لیے فیل بھی نہیں ہو سکتی اس کی آنکھوں میں جھانکتے دل کشی سے کہا گیا۔۔۔۔۔

مطلب تمہارا پکا ارادہ ہے فدا ہونے والے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

میرا چھوڑو اپنا بتاؤ۔۔۔۔۔

میرے توارادے بڑے نیک ہیں بے باک انداز میں لب دانت میں دبا کر بولتا اسے شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

ایکسکیوز می بہن جی دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہا کر اپنے سیاہ بالوں کو سکھاتے کشوہ چونکی یہ آواز تمنا کی تھی اسے کیا پرو بلم ہے کشوہ نے اچھے طریقے سے ڈوبٹہ خود پر لپیٹ کر دروازہ کھولا۔۔۔

جی۔۔۔۔کشوہ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا دادجی بلا رہے ہیں جلدی آو نیچے اب تھان لپیٹنے کے چکر میں دیر مت کر دینا۔۔۔۔۔۔

میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم دادجی چہرے کو حجاب میں اچھے سے کوور کیئے وہ دادجی کے کمرے میں آئی۔۔۔۔

وعلیکم السلام آو آؤ بچے کلیم جتوئی نے کشوہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا

جی دادجی آپ نے بلایا تھا۔۔۔

ہاں بچے آو بیٹھو میرے پاس بہو تو مصروف ہوتی ہے آفس ہے تم بھی اپنا چہرہ نہیں دیکھاتی ہمیں

وہ شکوہ کر گئے۔۔۔۔ نہیں دادجی ایسی بات نہیں بس میرے پیپرز ہو رہے تھے اس لیے آج بھی تھا۔۔۔۔۔

اللہ کامیاب کرے گا میری بیٹی کو پتا ہے میرا فرید بہت ہی لائق تھا میرا بچہ ہر روز شرارتیں کرتا مگر امتحانات کے دنوں وہ بھی تمہاری طرح یوں ہی غائب ہو جاتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کشوہ کی آنکھیں بھیگنا شروع ہوئیں

بے شک اپنے بابا کے زکر پر وہ مضبوط لڑکی کمزور ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

دادجی کے چہرے پر بھی کرب آیا جوان بیٹے کو کندھا دینا کہاں آسان تھا

www.novelsclubb.com

میرا بچہ ایسے غائب نہ ہوا کرو میرے بچے کی نشانی ہو اور مجھے بہت عزیز ہو

۔۔۔۔۔۔

پر آپ کی تو ایک ہی لاڈلی ہے جانے کیوں وہ بھی شکوہ کر گئی آنسو گال بھگو گیا

۔۔۔۔۔۔

بچے ایسی بات نہیں ہے مجھے تم بھی اپنے سارے بچوں جتنی عزیز ہو میں بولتا نہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں تم لوگوں کی کمی محسوس نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔

اسے اپنے ساتھ لگایا

جی دادجی۔۔۔۔۔۔۔

پر سو میری بچی کی سالگرہ ہے کیا چاہیے میری بیٹی کو

کچھ بھی نہیں دادجی اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا

www.novelsclubb.com

ارے کیوں نہیں چاہیے اگر ادھر کوئی اور ہوتا تو ایک لمبی لسٹ ہاتھ میں تھما دیتا وہ ہنسے۔۔۔۔۔تو کشوہ بھی دھیرے سے مسکرا دی پھوپھو کی بھی اسی دن سالگرہ آتی ہے نہ بے ارادہ ہی وہ بول گئی پھر لب بھینچ گئی

ہمم۔۔۔۔۔مرحوم دانیہ جتوئی

آئی مس یو پھوپھو

آئی مس یو پاپا۔!!!؟ان سے اپنے بابا کی خوشبو محسوس کرتے وہ بے آواز بولی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

قدم قدم سیڑھیاں چڑھتے غفور (ملازم) ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے وہ تیسری منزل میں آیا ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے

چھوٹی سبز رنگ کی گیند کو کھالی آنکھوں سے دیکھتے اسے اپنے والی دیوار پر مارا جو وہاں ہٹ ہو کر واپس اس کی طرف آئی جسے اس نے کیچ کر لیا

غفور نے ٹرے اس کے سامنے رکھی ہمیشہ کی طرح چند لقمے لے کر اس نے دوبارہ کھانے کی طرف دیکھا بھی نہیں غفور نے افسوس سے اسے دیکھا وہ تو جیسے تکلف نبھاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زور زبردستی کا بھی کوئی فائدہ میں نہیں تھا وہ رونے لگ جاتا یاں پھر حملہ کر دیتا تھا اس پر غفور نے پانی کا گلاس اور دوائی اس کی طرف بڑھائی

گھٹ گھٹ پانی پینے سے زیادہ وہ گرا رہا تھا جسے غفور نے صاف کیا۔۔۔۔

چھوٹے صاحب میں کپڑے نکال دیتا ہوں آپ نہا لیں غفور نے ہچکچا کر کہا

وہ تالیاں بجاتا کپڑوں سمت ہی شاور کے نیچے جا کھڑا ہوا

جاؤ جاؤ۔۔۔۔۔۔

******

ایڈوانس میں سالگرہ مبارک میری جان گراؤنڈ میں چونکڑی مار کر بیٹھی کشوہ کے پاس آکر پیچھے سے گلے لگاتی زینب چہک کر بولی۔۔۔

آہ زینب۔۔۔۔۔۔۔اس کے سخت حصار کو توڑ کر کشوہ نے منہ بنایا یار ایک تو اتنی زور کے گلے لگاتی ہو دم گھٹ جائے اور کتنی دفعہ کہا ہے جان وان نہ کہا کرو سخت چڑ ہوتی ہے مجھے۔۔۔۔

خفگی سے بولتی زینب کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

میں کیا کروں جانم تم مجھے لگتی ہی اتنی اچھی ہو اب جان نہ کہوں تو کیا کہوں دل پر ہاتھ رکھتی کشوہ کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔۔

ہونٹ تو چھپے ہوئے تھے آنکھیں مسکرائی

یار یہ جب تمہاری نشیلی آنکھیں مسکراتی ہیں تو دل کرتا ہے کاش میں لڑکا ہوتی اور تم سے شادی کر لیتی۔۔۔۔۔۔

افففف۔۔۔تم اور تمہارے کاش

اور اگر تم لڑکا ہوتی تو میرا تم سے بھی پردہ ہوتا اور اب پڑھنے دو۔۔۔۔

اس کے حجاب میں مقید سر پر چپت لگاتی کتاب کی طرف آنکھیں موڑ گئی۔۔۔۔

دور کھڑے سر عمر کی نظریں مکمل چھپی کشوہ پر تھی کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو ہمیشہ خود کو ڈبٹنے کے باوجود وہ اس کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔سر جھٹک کر وہ وہاں سے ہٹا۔۔۔۔

اچھا یہ بتاو سر عمر کے سبجیکٹ کا پیپر ہے تیاری کیسی ہے تھوڑی دیر بعد ذینب کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس ٹھیک ہے پتا نہیں سر کیسا پیپر دیں گے مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اگر میں بھول گئی تو۔۔۔۔

پریشانی سے زینب کو دیکھا

ان شاءاللہ بہت اچھا پیپر ہو گا مجھے اپنی جان پر پورا بھروسہ ہے بس ریلیکس رہنا ۔۔۔۔کپڑے سے اوپر سے ہی اس کے گال کو کھینچا۔۔۔۔

آہ نہیں کرواتر جائے گا نہ گھور کر اپنا نقاب صحیح کرتے بولی۔۔۔۔۔

اچھا کشوہ یہ تو گرلز یونیورسٹی ہے نہ تو اتار دیا کرو نہ یہاں پر گرمی میں دم نہیں گھٹتا ۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

زینب نے فکر مندی سے کہا

دیکھو زینی بے شک یہ گرلز یونیورسٹی ہے مگر یہاں کے عملے میں مرد بھی موجود ہیں تو میں کیوں گناہ گار ہوں۔۔؟؟اور سب سے بڑھ کر مجھے نقاب میں گھٹن کی

بجائے تحفظ کا احساس ہوتا ہے ایسا لگتا ہے اللہ پاک نے میرے گرد فرشوں کا حالا بنا دیا ہے جو میری حفاظت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

کہتے ہیں نہ کچھ لوگوں کے لفظ دل کو چھوتے ہیں کشوہ بھی انہیں لوگوں میں سے ایک تھی زینب کی آنکھیں نم ہوئی اسے یاد ہے اچھے سے جب وہ پہلے دن یونیورسٹی میں آئی تھی وہ بالکل بھی ایسی نہیں عبایا تو دور کی بات حجاب بھی نہیں کرتی تھی نام کا سٹالر کرتے جینز فیشن کی شدائی۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے کشوہ میں بہت خوش نصیب ہوں جو اللہ پاک نے مجھے تم جیسی دوست سے نوازا اور تمہارے ہونے والا شوہر مجھ سے بھی زیادہ خوش قسمت ہو گا جو اسے تم ملو گی۔۔۔۔۔

بیٹھے بیٹھے ہی فرط جذبات میں اس کے گلے لگی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

زانی ہو تم..... نہیں

داؤد میرے بچے۔۔۔۔۔

میرے علاوہ اگر کوئی تمہارا اپنا ہے تو وہ ہی ہے۔۔۔۔۔

داؤد سب جھوٹے ہیں۔۔۔۔

میں جانتی ہوں اپنے بچے کو۔۔۔۔۔

رونا نہیں مما کو درد ہوتا ہے۔۔۔۔۔

داؤد اسے دور مت ہونا بچے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد سب برے ہیں کوئی کسی کا نہیں

دنیا بکواس کرتی ہے میرا بچہ معصوم ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں پاگل ہے۔۔۔۔۔۔۔زانی ہے۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آج پھر تیسری منزل پر قیامت گزری تھی پھر سے سامان ٹوٹا تھا کوئی لہولہان ہوا تھا

وہ جو اپنی مما کا لاڈلا تھا

ماں کے بعد ٹھوکروں کی نظر میں آگیا۔۔۔۔۔۔۔

پیپر کیسا ہوا۔۔؟؟؟ کشوہ نے نوٹس ہاتھ میں تھام کر زینب سے پوچھا۔۔۔۔

میرا تو بہت اچھا تمہارا کیسا ہوا۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

میرا بھی الحمدللہ بہت اچھا ہوا ہے

ہمم۔۔۔زینب کچھ سوچتی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلی

یار کشوہ ایک بات کہوں

بالآخر اس نے کشوہ کو بلایا۔۔۔

ہاں زینی تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے

گراؤنڈ کے بائیں جانب بنے پتھر کے بینچ میں بیٹھ کر کشوہ نے اپنے بیگ سے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یار مجھے لگتا ہے سر عمر تمہیں بہت غور سے دیکھتے ہیں۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کر کے اس نے کشوہ کو راز بتانے کے سے انداز میں بات بتائی۔۔

آہ آہہ۔۔۔پانی کا بری طرح غوطہ لگا تھا کشوہ کو کھانس کھانس کر دوری ہوئی

۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا زینب نے فکر مندی سے اس کی پیٹھ سہلائی۔۔۔۔

بہت فضول سوچتی ہو تم زینب کوئی حال نہیں تمہارا۔۔۔۔

زینب کو گھور کر گہرے سانس لے کر اپنا تنفس درست کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں نہ کشوہ میں نے خود دیکھا جب تم پیپر لکھ رہی تھی وہ مسلسل تمہیں ہی دیکھ رہے تھے اور پھر جب تم سر اٹھاتی وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگتے۔۔۔۔۔پر۔یقین لہجے میں اسے اپنی بات کا یقین دلاتی کشوہ کو پریشان کر گئی۔۔۔۔۔

سہی میں زینی۔۔۔۔۔

لہجے میں ابھی بھی بے یقینی تھی۔۔۔۔۔

اچھا بات سنو کشوہ یہ ہمارا لاسٹ سمسٹر ہے پھر تو تمہاری شادی بھی کہیں نہ کہیں ہونی ہے تو سر عمر کیوں نہیں اتنے اچھے تو ہیں کسی کے بھی آئیڈیل۔۔۔۔۔

زینب بہتر ہو گا تم میرا نام کسی غیر محرم کے ساتھ مت ہی جوڑو وہ بھی بس اپنے شک کی بنا پر مجھے ہر گز بھی اچھا نہیں لگے گا اور رہی بات وہ اچھے ہیں ہاں نہیں اس بارے میں نہ تو میں کبھی سوچا ہے اور نہ سوچنا چاہتی ہوں باقی اللہ نے جو میرے نصیب میں لکھا ہوا ہے وہ جلد یا بدیر مجھے مل ہی جائے گا۔۔۔۔

ٹھہرے لہجے میں اسے سمجھاتی زینی کو بہت اچھی لگی۔۔۔۔۔

اوکے جاناں جیسے تمہاری مرضی پانی کی بوتل میں سے پانی اس پر اچھال کر وہ دوڑ لگا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا جب عنصر نے اپنے ماں باپ کے کمرے کی طرف رخ کیا

۔۔۔۔۔۔

یہ ہی سہی وقت تھا وہ بات کر لیتا۔۔۔۔

مما بابا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

عنصر نے سعید صاحب اور خمسہ صاحبہ کو اپنی جانب متوجہ کر کے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا کہو نہ مسز سعید ملنے محبت سے اپنے خوبرو بیٹے کو دیکھ کر پیار سے کہا۔۔۔۔۔

مما میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہت ہی سکون سے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔۔۔

ش۔شادی۔۔۔۔۔شادی۔۔۔۔

جی مما شادی۔۔۔۔

کیا ہوا بیگم اتنی حیران کیوں ہو رہی ماشاءاللہ سے میرے بیٹے کی عمر ہے شادی کی

۔۔۔۔۔

ج۔جی تو ہے کیا تم کسی کو پسند کرتے ہو عنصر۔۔۔۔؟؟؟

زبردستی سا مسکرا کر استفسار کیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پسند تو نہیں مگر مجھے جس طرح کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ بالکل ویسی

ہے۔۔۔۔۔

اچھا کون۔۔؟؟؟

کیا ہم اسے جانتے ہیں۔۔؟؟سعید جتوئی نے پر سوچ انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

جی ڈیڈ جانتے ہیں آپ اسے۔۔۔۔۔

تو بیٹا پہیلیاں کیوں بوجھوا رہے ہو بتاؤ نہ کون ہے؟؟

ماما میں کشوہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

بلآخر اپنی پسند ان کے سامنے رکھ دی۔۔۔۔

کشوہ۔۔۔۔۔۔۔ مسز سعید ہونک کی طرح اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔ کیا ہوا مما آپ کو میری چوئس اچھی نہیں لگی کیا۔۔۔؟؟

مسکرا کر کچھ جھجھک کر پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا کشوہ بہت اچھی بچی ہے مگر کشوہ کیوں مطلب تمنا۔۔۔۔۔ کیوں نہیں

۔۔۔۔۔۔

مجھے لگا تمہیں تمنا اچھی لگے گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مما ہو گی تمنا بہت اچھی اس بات میں کوئی شک نہیں مگر مما اگر مجھے تمنا جیسی ہی لڑکی سے شادی کرنی ہوتی تو وہاں

یو کے میں میرے پاس اس سے بھی زیادہ بیٹر آپشنز تھے۔۔۔۔۔

آپ سمجھ رہی ہیں نہ۔۔۔۔

مجھے اپنی لائف پاٹنر ایسی چاہیئے جو خود کو امانت کی طرح سنبھال کر رکھے نا کہ خود کی نمائش کرتی پھرے۔۔۔۔۔

ہمم ہاں۔۔۔۔۔ خمسہ جتوئی نے آنکھوں کا رخ سعید جتوئی کی جانب موڑا۔۔۔۔

ہاں مجھے کوئی اعتراض نہیں جب عنصر کو کوئی مسئلہ نہیں

بلکہ یہ تو خوشی کی بات ہے وہ بھی میرے بھائی کی ہی بیٹی ہے

اچھا تو کل سا لگرہ ہے اس کی پھر بات کرتے ہیں دادجی سے اس کے کندھے پر تھپکی دے کر سعید صاحب اٹھے۔۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔

اپنے فون کو اپنی نازک مٹھی میں بھینچتی تمنا غصے کے باعث سرخ ہوتے چہرے سمیت تایا جی کے کمرے کے دروازے کے باہر سے نکلتی اپنے کمرے میں آئی

۔۔۔۔۔

مجھے تمنا جیسی ہی لڑکی سے شادی کرنی ہوتی تو وہاں

یو کے میں میرے پاس اس سے بھی زیادہ بیٹر آپشنز تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ سمجھ رہی ہیں نہ۔۔۔۔

مجھے اپنی لائف پاٹنر ایسی چاہیئے جو خود کو امانت کی طرح سنبھال کر رکھے نا کہ خود کی نمائش کرتی پھرے۔۔۔۔۔

تمنا جیسی لڑکی

خود کی نمائش کرتی پھرے

تمنا جیسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ الفاظ سر میں ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے

واٹ دا ہیل یو مین لائک تمنا جیسی۔۔۔۔۔

اپنا فون ہی اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔۔۔۔۔۔

بہت غلط کیا تم نے عنصر جتوئی تمنا کوئی گری پڑی لڑکی نہیں ہے جو تم جیسے کند ذہن لڑکے کے ہاتھوں ری جیکٹ ہو۔۔۔۔۔۔

اپنے سنہری بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتی وہ خود پسندی کی حدوں پر اتر آئی۔۔۔۔

کشوہ بی بی یہ تمہارا اصلی چہرہ پردہ کا ڈھونگ کرتی ہو اور گھر کے لڑکوں کو اپنے پیچھے لگواتی ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زینی۔۔۔۔زینب کی بچی تمہیں اللہ پوچھیں گے مجھے سارا بھیگا دیا۔۔۔۔۔۔

خالی کلاس سے کشوہ کی جھنجھلائی آواز سن کر سر عمر کے قدم تھمے تھے۔۔۔۔

بے دھیانی میں عمر کی نظر لکڑی سے نیم بند دروازے سے جھانکتے منظر پر پری مگر اندر کا منظر دیکھ کر وہ مبہوت ہو گیا۔۔۔۔

سفید چمکتا چہرہ گال گرمی کی تمازت سے سرخ ہوئے ہوئے تھے جبکہ اپنی بھیگی چٹیا کے بل کھولتی وہ زینب پر بری طرح بھڑکی بھی تھی۔۔۔۔۔

کتنی غلط بات ہے زینب اب مجھے مت بلانا میرا عبایا بھی گیلا کر دیا میں اب چپکے وبائے کے ساتھ گھر جاؤں گی آواز اب بھگنا شروع ہوئی تو زینب کے دل کو کچھ ہوا جبکہ باہر کھڑے سر عمر کو اپنی حرکت پر پیشمانی ہوئی جب ایک لڑکی خود کو مکمل چھپا کر رکھتی ہے تو وہ کون ہوتا ہے موقعے کا فائدہ اٹھا کر اس کے پردے میں خلل ڈالنے والا۔۔۔۔۔۔۔

بات کرنی پڑے گی آپ سے مس کشوہ فرید۔۔۔۔۔۔

وہ اتنا کہہ کر دلکشی سے مسکراتا وہاں سے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

تم میرا عبایا پہن جاؤ کشوہ مگر مجھ سے ناراض مت ہونا

آئی ایم سوری۔۔۔۔اپنے کان پکڑتی زینب اسے بے تحاشا۔ معصوم لگی۔۔۔۔۔۔

آئندہ مت کرنا ایسا کوئی کام سوکھ گیا ہے اب یہ۔۔۔۔۔۔

تم بہتتتتت اچھی ہو۔۔۔۔۔

مکھن باز۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپیا کل ہمارا ٹیسٹ ہے آپ ہمیں پڑھا دیں گی فیز کس کا۔۔؟؟ عائذ اور زید اس کے یونیورسٹی سے آتے ساتھ ہی اس کے دو آلے ہوئے۔۔۔۔۔

اچھا بچوں تم لوگ ٹی وی لاونج میں بیٹھو میں کمرے بدل کر آئی

اوکے شکریہ آپیاااا۔۔۔۔۔۔

جی گائیز آپ لوگ تو جانتے ہیں میرے دن بھر کی مصروف روٹین کے بارے میں تو شاہد میں کل وی لوگ نہ دے سکوں افسردہ شکل بناتی تمنا اس وقت لائو ویڈیو بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ارے حسنہ کہا جا رہی ہو۔۔۔۔۔

پاس سے گزرتی حسنہ کو روک کر اپنے کیمرے میں لیا تھا جو پہلے تمنا کے ٹوکنے پر چڑی تھی مگر کیمرہ دیکھ کر اس کے ہونٹ نائنٹی ڈگری پر پھیلے تھے

کچھ خاص نہیں تمنا میں نوٹس لینے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

حسنہ کی میٹھی آواز پر عائذ زید کے ساتھ ان کو پڑھاتی کشوہ کو بھی جھٹکا لگا تھا

حسنہ اور پڑھائی۔۔۔۔

اچھاوی لوگ بناتے ہوئے تمنا کی نظر حسنہ کے پیروں میں موجود اپنے سنیکرز پر پری تھی

ارے حسنہ یہ تو میرے شوز ہیں نہ

ہاں تمنا میں آکر دے دوں گی مسکرا کر اسے تیلی لگائی تمنا زبردستی مسکرا کر اپنے دانت کچکا گئی اگر ابھی لائو نہ ہوتی تو وہ اسے اچھے طریقے سے بتاتی۔۔۔۔۔

جبکہ کشوہ نے تاسف سے انہیں دیکھا حقیقت سے تو وہ بھی آشنا تھی۔۔۔۔۔۔۔

موزوں کی آواز پر وہ ہوش میں آئی اسے پتا ہی نہیں لگا کب وہ خیالوں میں کھوئی اور پھر کھوتی چلی گئی۔۔۔۔۔

آنکھیں بند کی تو مرچی کا احساس محسوس کرتے آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

اٹھ جاؤ کشوہ ابھی بہت سے امتحان سر کرنے ہیں

www.novelsclubb.com

اوران میں سب سے مشکل مما کو منانا تھا۔۔۔۔۔

*****

یہ کیسی شادی تھی جس میں نہ کوئی مکمل بارات آئی تھی اور نہ دلہا پوری شان سے دلہن بیاہ کر لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

نہ سہلیوں کی چھیڑ چھاڑ۔۔۔۔

چھوٹی سی رسم۔۔۔۔۔۔۔

گھر کے لوگ۔۔۔۔۔۔۔شریکوں کے طعنے

ماں کی ناراضگی۔۔۔۔۔

دادا کی بے بسی۔۔۔۔۔۔

اور دلہن کا کامل صبر۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ خوفناک خواب جو وہ نکاح کے بعد سے ہر روز سوتے جاگتے دیکھتی آرہی تھی اب سچ ہونے کے قریب تھا دل معصوم پرندے کی طرح سینے میں کہیں پھڑ پھڑا کر رہ گیا۔۔۔۔

اللہ کا ورد کرتی وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی بہت عجیب لگ رہا تھا اسے چہرے پر نقاب نہیں تھا مگر سرخ گھونگھٹ میں ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کمرے کے ارد گرد اس کے بچے کی طرح ہی سیاہی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایک بھی شیشہ موجود نہیں تھا کمرے میں۔۔۔۔۔

اسے پورا یقین تھا چند لمحوں میں اس کا نائٹ میئر پورا ہو جائے گا وہ پاگل اندر آئے گا اور آتے ساتھ ہی اس کی گردن دبا دے گا اور وہ بڑوں کے مان رکھنے کے چکر میں آج اس کے ہاتھوں ماری جائے گی اور اسے تو جیل یا سزا بھی نہیں ہو گی۔۔۔۔

ہائے اسے یہ دکھ مار رہا تھا کہ اسے مارنے کے بعد بھی داؤد کو سزا نہیں ملے گی

۔۔۔۔۔وہ خیالی پلاؤ پکاتی جانے کہاں کھو گئی تھی

جب اپنی کلائیوں پر ٹھنڈا لمس محسوس ہوا تھا

توقع کے عین مطابق وہ اچھل اس کی اچھلنے کی عادت۔۔۔۔۔۔۔

داؤد کو اس کی کلائیوں کی چوڑیوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہا تھا اس کے اچھلنے پر سہم کر دوڑ ہوا۔۔۔۔۔۔

کشوہ کے گلے کی ہڈی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔۔۔

د۔۔۔د۔۔داؤد۔۔۔۔۔۔آواز پھڑ پھڑا گئی تھی

وہ اونچا لمبا مگر سا شخص کریم رنگ کی شیروانی میں آنکھوں میں خوف لیئے اس کے سامنے تھا

www.novelsclubb.com

مگر وہ دوبارہ اس کے قریب ہو کر اس کی چوڑیاں چھیڑنے لگا ان کے ارتعاش سے پیدا ہونے والی آواز کشوہ کا دل بہت زور سے دھڑکا گئی

دل کی حالت عجیب کشمکش میں تھی وہ تو بہت سوچ چکی تھی مگر یہ تو سب کچھ الٹا ہو گیا۔۔۔۔۔

نہ تو داؤد نے اسے مارا نہ گلا دبایا نہ کوئی ڈراؤنی حرکت کی۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا ری ایکشن دے۔۔۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔۔لہجے میں ملائمت تھی

کشوہ کے پکارنے پر داؤد نے اس کی طرف دیکھا آنکھوں میں بلا کی معصومیت مگر ایک لکیر تھی اس کی آنکھ کے نیچے جیسے کوئی پرانا بھرا ہوا زخم۔۔۔۔۔۔

یا پیدائشی نشان۔۔۔۔۔۔۔

جو بھی تھا کشوہ کی توجہ بری طرح اپنی طرف کھینچ گیا۔۔۔۔

دوائی۔۔۔۔دوائی لی آپ نے۔۔۔؟؟

یک دم ہی داؤد کے ماتھے پر لکیریں پڑیں تھیں

اس نے ہاتھ بڑھایا کشوہ نے ڈر کر اپنا چہرہ تھپڑ سے بچانے کے لیے اپنے بازو کی کہنی آگے کی تھی مگر جب داؤد کا ہاتھ گال کی بجائے حجاب کی طرف جاتا دیکھا تو چونکی

وہ گلاب کی پتی تھی جسے داؤد نے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ کو افسوس ہوا وہ کتنا کچھ غلط سمجھے بیٹھی تھی

داؤد کو دوائی دے دو پھر نماز پڑھ لیتی ہوں دل ہی دل میں سوچتی وہ اٹھی خاموش کمرے میں کھنکھناہٹ ہوئی اپنا لہنگا سنبھالتی ابھی کشوہ نے ایک ہی قدم لیا تھا

جب اس کے سفید بازو مقابل کی گرفت میں آیا۔۔۔۔

اتنی دیر میں پہلی بار کشوہ نے مردانہ گرفت کے لمس کو جی جان سے محسوس کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

بے شک وہ اس وقت دماغی طور پر سٹیبل نہیں تھا مگر تھا تو مرد اس کا شوہر اس کا محرم جس کے لیے اس نے اپنے وجود کے زرے زرے کو امانت کی طرح چھپا کر رکھا تھا۔۔۔۔۔۔

ج۔جی؟؟؟نا سمجھی سے اسے دیکھا تو داؤد نے اشارہ اس کے ہاتھ میں موجود چوڑیوں کی طرف کیا۔۔۔

اس کی نظریں بازوں پر موجود تھی

کشوہ نے بغیر کسی مزاحمت کے چند چوڑیاں اس کے حوالے کر دیں۔۔۔۔۔۔۔

خود کو زیورات سے آزاد کرتے اس کا رخ واش روم کی طرف تھا

چند لمحوں بعد وہ واپس آئی ہلکے پھلکے سوٹ میں حجاب میں مقید سفید چہرہ چمک رہا تھا

کشوہ نے دوائی پہلے داؤد کی طرف بڑھائی جسے اس نے بغیر کسی ہاں نہ کے پانی کے ساتھ نگل لی تھی۔۔۔۔۔۔

گھر اس کے لیے ناآشنا نہیں تھا اس لیے اپنے چند سامان کے ساتھ جاہ نماز وہ اپنے ساتھ ہی لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔

خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے اسے ایسا لگا جیسے کوئی اسے بہت گہری نظروں سے دیکھ رہا ہو۔۔۔۔

کمرے میں سوائے داؤد کے تھا کون اس نے سلام پھیر کر اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔

نہیں تو جتنا وہ ڈری ہوئی تھی اور جو جو سوچ کر بیٹھی تھی اس نے جھر جھری لی تھی

اے میرے مالک مجھے ثابت قدم رکھنا۔۔۔۔۔

میرے لیے آسانیاں پیدا فرما۔۔۔۔۔

اے میرے مالک میرے شوہر کو صحت و تندرستی کے ساتھ شعور دے۔۔۔۔۔

آج سے کشوہ فرید جتوئی کی ہر دعاؤں میں داؤد علیم کا ظمی شامل ہو چلا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بائیں جانب سمٹی سی لیٹی تو تھی پر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی بازو کے سہارے تھوڑا اوپر ہو کر دیکھا تو وہ آنکھیں موندیں سو چکا تھا

چہرے پر معصومیت کا پہرا تھا بے ترتیب بھری ہوئی داڑھی آنکھوں کے نیچے ہلکے بھی موجود تھے کشوہ لب کاٹنے لگی

چہرے پر نشان تھے جیسے کبھی منہ دھویا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔۔

اگر آج پھوپھو زندہ ہوتی تو وہ اس حال میں ہوتا۔۔۔؟؟؟؟

نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔۔۔

بھورے بالوں کی نوک اس کی آنکھ کے قریب تھی جو اسے سوتے ہوئے بھی بے چین کر رہی تھی چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ کر کشوہ نے بے ساختہ اپنا ہاتھ بڑھا کر بال آنکھوں سے پیچھے کر دیئے

ایک دم سے داؤد نے آنکھیں کھولیں

کشوہ کا دل حلق میں آیا اور آنکھیں پھٹیں

مگر داؤد پھر آنکھیں بند کر کے سو گیا۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔اس نے چکر کا سانس لے کر منہ تکیے میں چھپا لیا۔۔۔۔۔

اگلی صبح کشوہ کی آنکھ اپنے ہاتھ پر دباؤ محسوس کر کے کھلی

داؤد نے اس کا ہاتھ زور سے اپنی مٹھی میں قید کیا ہوا تھا جیسے کوئی بچہ اپنے من پسند کھلونے کو سختی سے پکڑ لیتا ہے

یہ بات ایک عجب سا احساس اس کے من جگا گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر وہ سر جھٹک کر اٹھی۔۔۔۔۔

کپڑے بدل کر اپنے ازلی حلیے میں آئی چہرے کو مکمل ڈھکے اس کا رخ سب سے نچلی منزل یعنی ڈائنگ روم کی طرف تھا جہاں اس وقت سب اکٹھے ہوتے تھے

ابھی وہ دوسری منزل سے نیچے سیڑھیوں پر پہنچی تھی جب تمنا اسے راستے میں ملی

ارے کزن میں تمہیں ہی بلانے آ رہی تھی اور یہ دیکھنے بھی کہ زندہ ہو کہ اس پاگل نے اوپر پہنچا دیا۔۔۔۔ کہیں مار اوارا تو نہیں معنی خیزی انداز میں کہتی اسے سلگا گئی

۔۔۔۔

اپنی حدود میں رہو تمنا میں نے تمہیں یہ حق نہیں دیا کہ تم منہ اٹھا کر میرے شوہر کے بارے میں کچھ بھی بولتی پھرو۔۔۔۔۔

یہ حق تو مجھے بچپن سے ملا ہوا ہے ہمیشہ والا جملہ وہ اپنے غرور کے زعم میں بولی

۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں یہ حق تم سے بہت جلد چھین لیا جائے گا۔۔۔۔۔

اوپس لگتا ہے سہی جلی بھنی ہو

آخر کو جو ہوا ہے۔۔۔۔۔اتنا ری ایکشن تو بنتا ہے نہ ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈائننگ روم میں آکر سب سے سلام کے کر بیٹھی تھی

وعلیکم السلام میرا بچہ دادجی تو اس کے صدقے واری جارہے تھے غفور سے کہہ کر صدقے کے بکرے بھی منگوائے تھے۔۔۔۔۔۔

تمنا کو کہاں پسند تھا دادجی کا اس کے سواہ کسی اور کو اتنی امپورٹنس دینا مگر وہ اس وقت بس کشوہ کے چہرے کی بے بسی سے محظوظ ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

دادجی وہ ایک رسم ہوتی ہے نہ دلہن کے گھر والے ناشتہ لاتے ہیں

حسنہ نے اشتیاق سے کہا

ہاہاہا حسنہ ایسے رسمیں کرنے کے لیے دلہن کا سسرال ہونا بھی تو ضروری ہے

مزاحیہ انداز میں کہتی وہ اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔

تمنا دادجی نے پہلی دفعہ اسے ڈبٹا تھا

نہیں دادجی بالکل سہی کہہ رہی ہے میری پیاری کزن ناشتہ تو ہونا چاہیے اور سسرال تو شوہر سے ہوتا ہے تو آج میں ناشتہ اپنے پورشن میں کروں گی۔۔۔۔۔

ناشتے کی پلیٹ سجا کر وہ جاتے ہوئے مڑی۔۔۔۔

اور تمنا تم بالکل فکر مت کرو تمہاری شادی خاندان سے دور کریں گے تاکہ تمہارا سسرال اور میکہ دور دور رہے اور سارے چونچلے بھی پورے ہو جائے گے معنی خیزی سا انداز سیڑھیوں والی بات کا حساب برابر کر لیا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے خون آشام نظروں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

اوپر تیسری منزل کے کمرے میں آئی داؤد۔۔۔۔؟؟؟

مگر نہ وہ بیڈ میں تھا اور نہ ہی کمرے میں کہیں نظر آ رہا تھا

کشوہ کو پریشانی ہوئی اس نے ناشتے کی پلیٹ بیڈ پر رکھی جب اپنے دونوں بازوؤں پر سخت گرفت محسوس کر کے اسکی دباتی آنکھیں بند کر گئی

داؤد ڈرتے ڈرتے مڑی تو وہ آنکھوں میں ہمیشہ والی وحشت لئیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

د۔داؤد۔۔۔رات والے داؤد کی کوئی پرچھائی نہیں تھی اس میں۔۔۔۔

داؤد کی گرفت سخت ہوئی تو کشوہ کو لگا داود کی انگلیاں اس کے بازوؤں میں دھنس جائیں گی۔۔۔۔۔

یک دم سب ساکت ہوا تھا کشوہ کی آنکھیں بڑی ہوئی جب داؤد نے ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب ہٹانے کے ساتھ اسے خود سے لگا لیا۔۔۔۔

ن۔نہی۔۔نہیں ج۔جانا۔۔۔۔۔

ٹوٹے پھوٹے الفاظ

کشوہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا۔۔۔۔۔

اپنے کندھے پر آنسو محسوس کر کے کشوہ تڑپ اٹھی۔۔۔۔۔

نہیں داؤد میں کہیں نہیں جاتی

سیدھی ہو کر کانپتے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کیئے۔۔۔۔۔۔

دل میں عجیب سے سرشاری بھری۔۔۔۔

کھانا۔۔۔۔۔ کھانا کھائیں بیڈ پر موجود ناشتے کی پلیٹ پر اشارہ کر کے بولی۔۔۔۔

ہم۔۔ سر ہلا کر بیٹھ گیا کشوہ خود ہی اسے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کر کھلانے لگی

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ کا طنز اسے بری طرح کھلا تھا پھر چند دنوں کا واقع یاد کرتے اس کے ہونٹوں پر

بے ساختہ دل نشین مسکراہٹ نے بسیرا کیا۔۔۔۔۔

دادجی آپ اتنے خاموش سے کیوں ہیں کوئی پریشانی ہے۔۔۔۔۔

آج دادجی کی لاڈلی اپنا وقت دادجی کے ساتھ گزارنے آئی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بچے ہمیشہ والی مخصوص مسکراہٹ شفقت سے لبریز جو صرف تمنا کے لیے تھی۔۔۔۔۔

نہیں دادجی کوئی تو بات ہے ان کے ہاتھ سے کتاب پکڑ کر بند کرتی اپنی بات پر باضد تھی۔۔۔

مجھے داؤد کی فکر ہے مجھے لگتا ہے میں نے بہت غلط کیا اپنے بچے کے ساتھ رانیہ کے بعد میں داؤد کو وقت نہیں دے سکا۔۔۔بلآخر دادجی نے اپنے دل کی بات اس کے سامنے رکھی تھی۔۔۔۔

تو اس میں ٹینشن کی کیا بات ہے دادجی آپ داؤد میرا مطلب داود بھائی کی شادی کروادیں اس طرح ان کو سنبھالنے والی کوئی آجائے گی تو آپ کی فکر بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون۔۔۔۔مطلب کون کرے گا داؤد سے شادی کس پر اعتبار کر وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

!!!!کشوہ۔۔۔۔۔

داد جی چونک گئے۔۔۔۔۔

کشوہ؟؟؟

جی داد جی آپ بھول گئے کشوہ آپی اور پھوپھو کا آپس میں کتنا پیار تھا مجھے پورا یقین ہے اگر پھوپھو آج زندہ ہوتی تو کشوہ آپی سے ہی داود بھائی کی شادی کرواتی اور ویسے بھی داد جی کشوہ آپی خاندان کی سب لڑکیوں سے بڑی ہیں اور چھوٹے تایا جی کے بعد ان کی زمہ داری بھی آپ پر ہی آتی ہے تو آپ ان سے بات کریں نہ مجھے پورا یقین ہے وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالیں گی۔۔۔۔

داد جی کے دماغ میں اپنی مرضی کی بات ڈال کر وہ اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ وہ کیچن کی طرف بڑھی جب وہاں کھڑے عنصر کو دیکھ کر ماتھے پر بے ساختہ بل پڑے۔۔۔۔۔

ہائے کزن۔۔۔۔۔ عنصر نے عام سے لہجے میں کہا

ہائے عنصر۔۔۔۔۔ فریج سے پانی نکال کر گلاس میں ڈال کر میٹھے سے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔۔؟؟؟

عنصر نے خاموشی محسوس کر کے سوال کیا۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس کچھ بگڑے کام ہیں انہیں سنوار رہی ہوں پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ کہتی وہاں سے۔ نکلی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کہاں کھو گئی تمنا اسے پلیٹ پر مسلسل چمچ چلاتے دیکھ حسنہ نے ٹوکا تو وہ ہوش میں آئی ارد گرد سے تقریباً سب ہی ناشتہ کر کے اٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

آہ ہمم میرا ناشتہ ہو گیا مجھے آج ضروری کام سے نکلنا ہے چلو گی میرے ساتھ شوپنگ کرنے۔۔۔؟؟؟

آنکھ دبا کر کہا کچھ سوچ رکھا تھا اس نے۔۔۔

تمنا اور حسنہ کو آفر کر وار ہی تھی نا قابلِ یقین تھا مگر آج کل سب کچھ نا قابل یقین ہی تو ہو رہا تھا ایک اور کام سہی۔۔۔۔۔میں چینج کر کے آئی۔۔۔۔۔۔

تمنا یہ تو کشوہ کی گاڑی کی چابی ہے نہ۔۔۔۔

بے یقینی سے اس کی نازک انگلیوں کے گرد گھومتی چابی کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

تمنا تم کیا کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ششش بے بی ویٹ اینڈ واچ آنکھ دبا کر تیکھی مسکراہٹ سے بولی۔۔

****

تمنا یہ تو کشوہ کی گاڑی کی چابی ہے نہ۔۔۔۔

بے یقینی سے اس کی نازک انگلیوں کے گرد گھومتی چابی کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔۔

تمنا تم کیا کرنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ششش بے بی ویٹ اینڈ واچ آنکھ دبا کر تیکھی مسکراہٹ سے بولی۔۔۔۔۔۔

تمنا کیا کرنے لگی ہو۔۔۔۔؟؟؟

تم نے شاپنگ پر جانا ہے کہ نہیں۔۔؟؟

اچھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ ہو گیا تھا آخری پیپر بھی کشوہ نے چھوڑ دیا اور آج بھی وہ یونیورسٹی نہیں آئی زینب جو اس کی فکر میں ہلکان سی ہو رہی تھی خود پر شدید غصہ بھی تھی کہ کبھی اس نے کوشش کی نہیں کی کشوہ کے گھر کا ایڈریس لینے کی کبھی کشوہ نے بیماری میں بھی

ایسے چھٹیاں نہیں کی تھی اور تین دن پہلے تو پیپر بھی تھا۔۔۔اسی فکر میں وہ کینٹین میں بیٹھی ابھی بھی مسلسل اس کا نمبر ملا رہی تھی جو کل سے بند تھا جب اسے پاس سے مردہ کھنکار کی آواز آئی

سر عمر اس کے پاس ہاتھ پیچھے باندھے کھڑے تھے۔۔

سر۔۔۔زینب فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔۔

بیٹھ جائیں زینب مجھے بس آپ کے دو منٹ ہی درکار ہیں۔۔۔

جی۔۔۔سر سوالیہ نظروں سے سر عمر کو دیکھا۔۔۔

آپ کی۔۔۔۔مطلب آپ کی دوست کشوہ کافی دنوں سے نظر نہیں آئی مطلب مجھے غلط مت سمجھیے گا مگر کبھی وہ اتنے دن غیر حاضر نہیں ہوئی۔۔۔

نہیں مجھے بھی نہیں معلوم وہ کہاں ہے کیسی ہے آیون اس کا نمبر تک بند ہے

www.novelsclubb.com

وہ پریشانی میں محسوس نہیں کر پائی وہ اپنی دوست کی ذاتی معلومات کسی غیر کو دے رہی تھی غیر بھی مرد۔۔۔۔

عمر بھی پریشان ہو گیا۔۔۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا داؤد حسب معمول سویا ہوا تھا کشوہ بیڈ پر بیٹھی آس پاس کی دیواروں کے اڑے رنگ کو دیکھ رہی تھی ڈریسنگ ٹیبل موجود تھا مگر اس کے ساتھ کا شیشا اترا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

شدید دکھ ہوا تھا اسے داؤد کے حال پر اور اس سے بھی زیادہ افسوس اسے دادجی کی لاپرواہی پر ہوا تھا کیسے وہ اپنی سگی اولاد کی اولاد سے لاپرواہ ہوئے بیٹھے تھے

۔۔۔۔۔۔

کل داؤد کا رویہ اس کا ڈر کے گلے لگانا رونا معصوم حرکتیں کہیں نہ کہیں کشوہ کے دل موم کر گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ مشرق لڑکی جس نے لفظ محبت کو سختی سے محرم کے ساتھ جوڑ دیا تھا اس کا دل اپنے محرم کی طرف سے نرم ہونا فرضی تھا۔۔۔۔۔

کشوہ پہلے تو اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف رہی پھر خود ہی اٹھ کر داود کے کمرے کی الماری صحیح کرنے کی غرض سے سلیپر پہنتی لکڑی کی الماری کے سامنے کھڑی ہوئی ایک پٹ کھولتے ہی وہ کھانستے ہوئے پیچھے ہوئی ماتھے پر بے شمار بل پڑے اس کی نفاست پسند طبیعت پر غفور کی لاپرواہی بہت ناگوار گزری تھی ساری شرٹ پینٹ بکھری الجھی پڑی ہوئی تھی ایک بھی استری شدہ نہیں تھی سب سلوٹ سے اٹھی ہوئی تھی

سارے کپڑے نکال کر ٹو سیٹر پر رکھ کر انہیں تہہ کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔

تقریباً سارے ہی پینٹس اور شرٹس ہی تھی کچھ ٹراؤزر بھی تھے۔۔۔۔۔

کشوہ نے اس کے کپڑے تہہ کرنے کے بعد صحیح سے انہیں رکھا اب وہ اپنے شادی سے پہلے والے کمرے کی طرف بڑھی تاکہ اپنے کپڑے لا کر داؤد کی الماری میں سیٹ کر سکے۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تمنا۔۔۔۔۔۔حسنہ بری طرح چیخی تھی سامنے کھمبے سے گاڑی کو مارتے تمنا بہت ریلیکس تھی کچھ خاص نہیں ایک تیر سے دو شکار۔۔۔۔۔۔

گائز پتا نہیں کیسے یہ ایکسیڈینٹ ہو گیا بریک بھی نہیں لگی اللہ کا شکر ہمارا بڑا ایکسیڈنٹ ہونے سے بچ گیا

www.novelsclubb.com

موبائل کے کیمرے کا رخ اپنی طرف کرتی وہ نم آنکھوں سے بولی

جی حسنہ اور میں بالکل ٹھیک ہیں آپ لوگوں کی دعائیں۔۔۔۔۔

کہا جا رہے ہیں آپ غفور بھائی سیڑھیاں اترتے ہوئے راستے میں غفور کو دیکھ کر کشوہ نے پکارا تھا

وہ بی بی جی میں چھوٹے صاحب کو دوائی دینے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

آج دو دن بعد آپ کو یاد آیا کہ دوائی دینی ہے۔۔۔۔

سخت سی آواز پر غفور ہڑ بڑایا۔۔۔۔

نہیں بی بی جی وہ آپ تھی تو۔۔۔۔۔

تو کیا اب میں انہیں چھوڑ کر جا رہی ہوں جو آپ کر اندر ہمدردی جاگ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نہیں جی غفور سٹپٹا گیا

کمرے کی حالت کا غصہ بھی اسی وقت نکلا تھا

مجھے دوائی والی پرچی دے دیجئیے گا میں خود دیکھ لوں گی کب کونسی دوائی انہیں دینی ہے۔۔۔۔۔لہجہ ہنوز سخت تھا۔۔

نقاب کے باوجود اس کی آواز کا رعب محسوس ہوتا تھا۔۔۔

بی بی جی یہ چھوٹے صاحب کی دوائی آج آنی تھی میں لے آیا تھا اپنے پرانے پورشن کی طرف جاتے اس کے قدم غفور کی پکار پر پھر سے رکے تھے۔۔۔۔۔

ہمم ادھر رکھ کر جائیں میں لے لوں گی۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں قدم رکھا تو اس کی آنکھیں نم ہوئی سُریہ بیگم اسے کے ڈریسنگ ٹیبل پر موجود فیملی فریم کو سینے سے لگائے کھڑی تھی جس میں اس کی اور فرید صاحب کی کھلکھلاتی تصویر موجود تھی۔۔۔۔

مما پیچھے سے جا کر ان کے گلے لگ گئی۔۔۔

وہ بھی ماں تھی جب تک ناراض رہتی

ناراضگی بھی تو اس کی بھلائی کی وجہ سے ہی قائم رکھی ہوئی تھی۔۔۔

مگر اب کیا کر سکتے تھے جو قسمت میں لکھا ہوا تھا وہ ہو گیا

مما مجھے معاف کر دیں پلیز میں بے بس تھی ماں کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرے ملتجی لہجے میں بولی۔۔۔۔

میری جان تم ہی تو میرا کل اثاثہ ہو اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ اسے یقین دلا گئی تھی کہ اب وہ اس سے ناراض نہیں ہیں

آئی لو یو مما یو آر دا بیسٹ مما ان کا ہول ورلڈ۔۔۔

۔مکھن مت لگاؤ یہ بتاو اس پاگل نے کوئی۔۔۔

مما پلیز آپ داؤد کو ایسے مت پکاریں

وہ خفا ہوئی

کشوہ۔۔۔۔۔سیریسلی۔۔۔

اچھا بتاؤ مجھے میرا تو ٹینشن سے برا حال تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مماداود بہت معصوم ہیں آپ یقین کریں آپ سے زیادہ ڈر تو مجھے لگ رہا تھا مگر مما ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا سب سمجھتے ہیں۔۔۔۔

مماداد جی کو کچھ مت کہیے گا۔۔۔۔۔یہ سب انھوں نے اپنے نواسے کی محبت میں کیا ہے۔۔۔

کشوہ نے سیریس انداز میں کہا۔۔۔۔

انہیں تو شروع سے ہی عادت ہے ایک بندے کی وجہ سے وہ دوسرے کا نہ صرف دل دکھاتے بلکہ اس ہے ساتھ زیادتی بھی کر جاتے تھے

وہ کبھی اعتدال یا انصاف نہ کر پائے ہمیشہ اپنی پسند کو آگے رکھا۔۔۔۔

وہ افسوس سے کہتے کشوہ کو خود کے ساتھ لگا گئی۔۔۔۔

میری جان مجھے معلوم ہے میری بیٹی بہت فرمابردار ہے مگر میں بھی ماں ہوں اور تم میری اکلوتی اولاد میرے کتنے ارمان تھے۔۔۔۔

مما جب داؤد صحیح ہو جائے گے نہ تو آپ اپنے سارے ارماں پورے کر لیجئے گا

کتنا یقین تھا اس کے لہجے میں۔۔۔۔

سُریہ بیگم لب بھینچ گئی۔۔۔۔۔

میری جان سراب کے پیچھے دوڑتے دوڑتے اصل سے ہاتھ نہ دھو بیٹھنا اس کا گال تھپتھپا کر اسے بہت کچھ سمجھانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

مما آپ گھر والے داؤد کے بارے میں وہ سب کیوں کہتے ہیں آخر اس سب کے پیچھے کی وجہ تو بتائیں۔۔۔۔۔

بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کی بات نیچے سے آتے شور کی آوازوں پر کٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داد جی کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے تمنا کے ایکسیڈنٹ کی بابت سن کر نوید جتوئی بھی اپنا کام شام چھوڑ کر جتوئی ہاؤس میں موجود تھے آخر کو سگی بیٹی تھی

سعید صاحب نے بھی جب حسنہ کی ساتھ موجودگی کا سنا تو وہ بھی فوراً چھوٹے بھائی کے ساتھ ہی آ گئے۔۔۔۔۔

عنصر بھی چھوٹی بہن کا سن کر پریشان ہوا۔۔۔۔

داد جی مجھے سمجھ نہیں آئی کیسے داد جی گاڑی کی بریکس کام نہیں کی میں نے بہت کوشش کی میرے ساتھ حسنہ بھی تھی آنکھوں میں بے تحاشہ نمی سموئے وہ داد جی کے ساتھ لگی حادثے کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کا ایکسیڈنٹ سن کر تو سُریہ بیگم بھی دہل گئی پرانے زخم جو ہرے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔

داد جی گاڑی کا اتنا نقصان ہو گیا۔۔۔۔۔

ارے بھاڑ میں جائے گاڑی

جان سے بڑھ کر کیا

چھوٹی بہو بڑی بہو میری بچیوں کا صدقہ دو عائذ صدقے کے پکڑے منگواو اللہ نے

خیر کی میری بچیاں سلامت ہیں۔۔۔۔۔۔

متفکر تو کشوہ بھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

کھڑے کیا ہو عائذ زید ابھی تک گئے نہیں داد کی کرخت آواز پر وہ دونوں غائب

ہوئے

حسنہ کے چہرے کی تو ابھی تک ہوائیاں اُڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

حسنہ تمنا ٹھیک ہو نہ تم دونوں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں ہم ٹھیک۔۔۔۔۔۔ہیں

حسنہ کے اٹکنے پر تمنا نے اسے کہنی ماری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ ہے ہم ٹھیک ہیں تمنا میٹھے لہجے میں بولی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔اللہ کا شکر۔۔۔

عنصر حسنہ کے پاس اسے اپنے حصار میں لئیے بیٹھ گیا۔۔۔۔

ٹھیک ہو نہ بچے۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

میں بھی کزن لگتی ہوں۔۔۔تمنا نے خفگی سے کہا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔تمہارے فین کافی نہیں تمہاری عیادت کے لیے خیر پھر بھی کیسی

www.novelsclubb.com

ہو۔۔۔۔۔

جیلیسی بھی پائی جاتی ہے عنصر سعید جتوئی

نائس۔۔۔۔۔

ناٹ ایٹ آل بلکہ مجھے خوشی ہے تم اپنی اکلوتی رسپونس بیلیٹی اچھے سے نبھا رہی ہو

تمنا مسکرائی زبردستی سا۔۔۔۔

فرضی سا۔۔۔۔۔

اچھا چلو تم لوگ ریسٹ کرو میں مما اور چاچی کو بھیجتا ہوں۔۔۔۔۔

ایک بے دھیان سی نظر اندر آتی کشوہ کے چھپے وجود پر ڈالی تھی اور پھر باہر نکلتا گیا

ارے کشوہ تمنا ایک دم سیدھی کھڑی ہوئی تو حسنہ زبان دانتوں تلے دبا گئی کیونکہ بقول ان دونوں کے تمنا کے پاؤں پر زور لگا ہے جبکہ حسنہ کے بازو پر۔۔۔۔

کشوہ نے سپاٹ آنکھوں سے پہلے تمنا کی صحیح سلامت ٹانگ کو دیکھا پھر تمسخر سے مسکراتے چہرے کو۔۔۔۔

ایسی بھی کیا ضرورت پر گئی جھوٹ بولنے کی جو سب گھر والوں کے جزبات سے کھیل رہی تھی دونوں۔۔۔۔

وہ ایکچولی ڈیئر سویٹ کزن میں نے تمہیں تمہاری گاڑی کی چابی پکڑانی تھی ان دو چونیٹلی اپس لکیلی یہ بچ گئی۔۔۔۔۔

گاڑی کی چابی اسے تھما کر چلتی واپس اپنے بستر پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔۔

کشوہ نے چابی مٹھی میں بھینچی۔۔۔۔

بزدل ہوتے ہیں وہ لوگ جو دوسروں کی چیزوں سے حسد کر کے ان کی چیزوں کو برباد کر کے جشن مناتے ہیں

www.novelsclubb.com

اگر گاڑی خراب ہو سکتی ہے تو دوبارہ ٹھیک بھی ہو سکتی مگر اس گاڑی کی مالک میں ہی رہو گی کل بھی اور آج بھی۔۔۔۔۔۔۔

صحیح دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا۔۔۔۔

بات گاڑی کی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔وہ دونوں ایک چھوڑ کتنی گاڑیاں خرید سکتی تھیں بات تو دادجی کی طرف سے ملنے والی گاڑی تھی جو اسے نہیں بلکہ کشوہ کو ملی تھی

۔۔۔۔۔۔

سوری کشوہ میں نے جان کر نہیں کیا اگر مجھے پتا تو ایسا کچھ ہو جائے گا تو میں ہر گز بھی تمہاری گاڑی نہ لے کر جاتی۔۔۔۔۔۔

دادجی کو آتے دیکھ آواز شہد میں ڈوبی۔۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں تمنا تم سے بڑھ کر گاڑی تو نہیں ہے نہ اچھا ہوا پتا لگ گیا گاڑی کی بریکس کے بارے میں دادجی آپ اسے چیک ضرور کروایئے گا۔۔۔۔۔۔

جوش کی بجائے ہوش سے کام لینا کشوہ فرید کو آتا تھا۔۔۔۔

کشوہ اپنے ہاتھ میں اپنے استری شدہ کپڑے تھامے کمرے میں آئی کمرے میں گھنگور سناٹا تھا داؤد بھی بیڈ پر موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔

شاہد واشروم میں ہو۔۔۔۔

سر جھٹک کے الماری کے پٹ کو کھولا

جب کسی نے سختی سے اسے شانوں سے تھام کر سیدھا کیا اس سے پہلے وہ چیختی بھاری کھردرہ ہاتھ اس کے نازک ہونٹوں کو دبا گیا۔۔

کشوہ اپنے ہاتھ میں اپنے استری شدہ کپڑے تھامے کمرے میں آئی کمرے میں گھنگور سناٹا تھا داؤد بھی بیڈ پر موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔

شاہد واشروم میں ہو۔۔۔۔

سر جھٹک کے الماری کے پٹ کو کھولا

جب کسی نے سختی سے اسے شانوں سے تھام کر سیدھا کیا اس سے پہلے وہ چیختی بھاری کھردرہ ہاتھ اس کے نازک ہونٹوں کو دبا گیا۔۔۔۔۔

کشوہ کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھٹی مگر سامنے داؤد کو دیکھ کر دل کے یک گونہ سکون بھی آیا۔۔۔۔۔

داؤد ہاتھ۔۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔

داؤد نے اس کے ہاتھ میں پکڑے سوٹوں کو بیڈ پر اچھالا

داؤد کیا ہوا۔۔۔۔۔۔

کہاں تھی

کشوہ نے چونک کر اسے دیکھا انکھوں میں بے تحاشہ حیرانگی

اس کا انداز کہیں سے بھی ابنارمل نہیں تھا۔۔۔۔۔

د۔۔داود۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہ آیا وہ کیا کہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھا۔۔۔کہا۔۔۔ن۔۔۔نہیں۔۔۔۔جانا

ایک دم بے ربط ٹوٹے پھوٹے جملے بولتا گہرے گہرے سانس لینے لگا

داؤد داؤد کیا ہوا کشوہ کے ہاتھ پاؤں پھولے کمرے میں موجود پانی کی بوتل خالی تھی اور جگ بھی موجود نہیں تھا باہر پڑی پرانی بوسیدہ فریج وہ بھی برسوں سے بند پڑی تھی کشوہ بھاگتے ہوئے نچلی منزل سے پانی لے کر آئی

پانی کا گلاس اس کے منہ کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

داؤد اب ٹھیک تھا مگر کشوہ کی ٹانگیں ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

داؤد نے اس کی کلائی مضبوطی سے تھام لی جیسے اس اب کہیں نہیں جانے دے گا کشوہ بھی کتنی دیر اس کے پاس اس کے ساتھ بیٹھی رہی۔۔۔۔

داؤد کھانا۔۔؟؟ تھوری دیر بعد خاموش کمرے میں کشوہ کی آواز گونجی مگر داؤد نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

دونوں بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکا کر نکر پر بیٹھے ہوئے تھے

کتنی دیر ویسے ہی بیٹھے رہنے سے اس کی کمر اکڑی تھی

جب داؤد کا سر ڈھلکتا اس کے کندھے پر آ گرا

کشوہ نے چونک کر اسے دیکھا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ جاگا تھا پھر غنودگی میں چلا گیا

یہ بات اس کے لیے باعثِ تشویش تھی

کشوہ نے دھیرے سے تکیہ بیڈ کے درمیان میں کیا اور داؤد کا سر وہاں رکھ دیا

خود ڈوبٹہ صحیح کرنے کے لیے اس نے شیشا تالاشنا چاہا مگر کمرے میں کہیں بھی ایسی چیز موجود نہیں تھی جس پر وہ اپنے عکس کو دیکھ سکے۔۔۔۔

یہ اتفاق تھا۔۔۔۔ کشوہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے بیگ سے چھوٹا سا شیشا نکال کر کمرے میں موجود کیل کے ساتھ لٹکایا یہ شیشا اسے بچپن میں فرید صاحب نے دلوایا تھا جسے اس نے خود اپنے ہاتھوں سے ڈیکوریٹ کیا تھا چھوٹے چھوٹے کاغذ کے پھولوں کے ساتھ موتی جوڑے تھے

۔۔۔۔۔۔

شیشا لگانے کے ساتھ اس پر اپنا عکس دیکھا تو بڑی طرح چونک کر رہ گئی اس کے گال پر جبڑے سے تھوڑا اوپر سرخ لکیریں تھی۔۔۔۔۔۔

ناخن سے کھرچنے والی لکیریں

سسس۔انہیں چھوتے اس کی سسکی نکلی۔۔۔

کشوہ سوئے ہوئے داؤد کے قریب گئی اس نے داؤد کے ہاتھوں کی طرف دیکھا جہاں ناخن عجیب ٹیڑے میڑھے سے بڑے ہوئے تھے ہاتھوں کی جلد سخت کھردری سی ہوئی ہوئی تھی اور پاؤں کا حال بھی عجیب ہی تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

غفور کی ایک اور غلطی۔۔۔۔۔۔۔

ویسے میں تو مان گئی تمنا تمہیں تم نے کیسے سب گھر والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ساتھ ساتھ کشوہ کی گاڑی کا نقصان بھی کروا دیا۔۔۔۔۔

اعلان کروا دو اس کی قدر سے اونچی آواز پر تپ کر تمنا نے کہا۔۔۔۔

شش حسنہ نے زبان ہونٹوں تلے دبائی۔۔۔۔۔

جب میسج کی بپ نے اس کا دھیان اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔۔۔

میری جان آج یونیورسٹی کیوں نہیں آئی"؟؟؟"

شہریار کا میسج تھا

اتنی سا میسج اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لانے کی وجہ بنا۔۔۔۔

کیوں مس کیا مجھے۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

لکھ کر فون بند کیا کیونکہ تمنا اس کے پاس ہی موجود تھی

اور اس کی نظروں سے بچنا مشکل تھا اگر تمنا کو شک پڑ جاتا تو اس سے کیا بعید وہ اس کا لحاظ کیئے بغیر اس کا فون چھین لیتی۔۔۔۔۔

کیا ہوا اتنا مسکرایا کس خوشی میں جا رہا ہے

نیل فائلر سے سے اپنے ناخن تراشتے تمنا نے آنکھوں کو قدرے چھوٹا کر کے تفتیشی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

ک۔ کچھ نہیں تم کیوں میری مسکراہٹ سے جل رہی ہو۔۔۔۔حسنہ نے تمنا کا دھیان ہٹانا چاہا۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔اتنی تم بازارِ حسن کی حسنہ جو تمہاری مسکراہٹ سے جلوں گی میں

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بازارِ حسن ہاؤ۔۔۔چیپ اور جیلیس تو تمہیں ہوتی ہے معنی خیزی انداز میں کہتی اسے تپانے میں کوئی کثر نہ چھوڑی تھی۔۔۔

فون پر آتی کال پر حسنہ اپنا فون تھامے شرارت سے آنکھ دباتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

۔۔۔۔۔

پیچھے تمنا اپنے تراشے ناخنوں والی انگلیوں کو تھوڑی تلے رکھے گہرے سوچ میں ڈوبی۔۔۔۔۔

کشوہ جانے کتنی دیر داؤد کو دیکھتی رہی پھر واش روم سے نیم گرم پانی کا ٹب بھر لائی بیڈ پر پائینے کے پاس ٹب رکھ کر داود کے پاؤں اس میں ڈلوائے ایک سکون کی لہر داؤد کے بند آنکھوں والے چہرے پر دوڑ گئی۔۔۔۔

کشوہ نے اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے جھاگ والے پانی کے ساتھ داؤد کے پاؤں صاف کرنا شروع کیئے پھر ہاتھ میں پکڑے نیل کٹر سے آہستہ آہستہ اس کے سارے غیر ضروری ناخن تراشتی گئی۔۔۔۔۔۔

داؤد کے پیروں میں بیٹھ کر اس کے پاؤں دھونے میں اسے زرا بھی شرم، آریاں کراہیت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ اس کے مطابق یہ اس کا فرض تھا اور وہ ایک وفا دار اور محبت کرنے والی بیوی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے پاؤں صاف کرنے کے بعد اب ہاتھوں کے ناخن کاٹ رہی رہی تھی جب غلطی سے داؤد کی انگلی کا ماس کٹر کے اندر آیا کشوہ تڑپ کے مارے سسکی اور بے ساختہ ہی انگلی ہونٹوں تلے دبا گئی۔۔۔۔۔

رخصتی کے بعد سے دن بہ دن اس کی کیفیت داؤد کے لیے عجیب سی ہوتی جا رہی تھی داؤد کے لیے جزبہ ہمدردی، فکر اور فکر سے فرض میں ڈھل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو ابھی شروعات تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر فون پر مما سے بات کرنے کے بعد اس کا ارادہ داؤد کے ساتھ اپنے کپڑے استری کرنے کا تھا۔۔۔

مگر کمرے میں سٹینڈ ہوتا تو پھر ہی نہ وہ اب اتنا سا کام کرنے کے لیے بھی اتنی سیڑھیاں اتر کر جاتی

اسے کمرے کے خالی پن کا شدت سے اندازہ ہوا

اگر وہ دماغی طور پر صحیح نہیں تھا اور اسے صحیح کرنے کی کوئی خاطر خواہ کوشش بھی تو نہیں کی گئی۔۔۔۔

اگر وہ بکھرا ہوا تھا تو کسی نے سمیٹنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہ اس کے کھانے کا وقت پر دھیان رکھا گیا نہ دوائیوں کا نہ پکڑے لتے کا نہ ہی اِرد گرد کے ماحول کا تو کیا ہی اثر پڑتا اس کے دماغ پر جو ماں کے بغیر وہ صدمہ لئیے بیٹھا تھا کسی نہ آگے بڑھ کر گلے نہیں لگایا

دادھیال نے تو سالوں پہلے ہی چھوڑ دیا تھا ماں کے بعد ننھیال بھی کچھ نہ رہا

۔۔۔۔۔۔

مما سے بات کرو۔۔۔۔۔

مما سے کیوں دادجی سے کیوں نہیں دل سے آواز آئی تھی اور اس کے قدم نیچے کی جانب چل دیئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی۔۔۔ مگر دادجی اپنے کمرے میں نہیں تھے

یقیناً اپنی چہیتی کے کمرے میں ہوں گے۔۔۔۔۔

داد جی تمنا سے ہی اتنی محبت کیوں؟؟؟ہم بھی تو آپ ہی کے بچوں کی سگی اولاد ہیں مگر ہو تمنا کے سامنے یہ کہہ کر اسے خود پر ہنسنے کا موقع نہیں دے سکتی تھی۔۔۔۔

کشوہ کا رخ تمنا کے کمرے کی طرف تھا وہاں بس داد جی ہی موجود نہیں تھے گھر کے بڑے بھی موجود تھے۔۔۔۔

اچھا تھا کشوہ کے پاس بات کرنے کا صحیح موقع تھا۔۔۔۔۔

داد جی میں آجاو۔۔۔

ارے آجاو بچے۔۔۔یہ آواز تایا جی کی تھی۔۔۔۔

گھر کے سب بڑے اس کی داؤد سے شادی کے بعد سے کچھ زیادہ ہی مہربان ہو چکے تھے

اسلام علیکم

سب کو سلام کیا۔۔۔۔۔

دادجی مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔۔۔۔

سنجیدہ لہجہ ہمیشہ کی طرح تواس لیے کوئی بھی چونکہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

آپ اپنے دوسرے ہوتی پوتیوں کی شادی ایسے کریں گے۔۔۔۔۔۔

بہت ہی عجیب سوال تھااب کہ سب ہی چونک گئے۔۔۔۔۔

کیا مطلب کشوہ بیٹا؟؟دادجی نے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔

میں جہیز کے سخت خلاف ہوں دادجی

سوال گندم جواب چنا کے مترادف آیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا۔۔؟؟؟ہوا بچے خمسہ جتوئی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

میں جہیز کے سخت خلاف ہوں دادجی مجھے تو آپ نے بوجھ سمجھ کر سر سے اتاڑ دیا مگر آپ کے نواسے کے ساتھ تو ایک اور زندگی جڑ گئی ہے جو عقل بھی رکھتی ہے جسے زندگی گزارنے کے لیے ضروریات زندگی کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔

داد جی سمیت بڑے تایا اور چاچو شرمندہ ہو گئے تائی اور چاچی بھی نظریں چرا گئی

۔۔۔۔۔

کشوہ آپی اتنا ایشو کرنے والی کوئی بات نہیں آپ آج ہی آرڈر کر لیں جو سامان منگوانا اگر کوئی مدد چاہیئے ہو تو بتایئے گا۔۔۔۔

میٹھا لہجہ۔۔۔دیکھاوے والا۔۔۔۔

شکریہ تمنا ضرورت نہیں تم اپنے ہاتھ کا دھیان رکھو اس کا صحیح ہونا سب کے لیے زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔

کشوہ بچے آپ کو جو جو سامان چاہیئے آپ سب بتا دو کل تک سب آپ کو مل جائے گا

داد جی نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔

جی ضرور گاڑی بھی صحیح کروا دیجئے گا داد جی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

تمنا بیٹا یہ بڑوں کا معاملہ ہے آپ کو بولنے کی ضرورت نہیں۔ تھی گو کہ دادجی نے تمنا کو نرمی سے کہا تھا مگر وہ پھر بھی اس بات پر دانت پیس گئی۔۔۔۔۔

کاش وہ کشوہ کے سامنے تمنا کو ٹوکتے تاکہ وہ بدگمان نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کو مس زینب آپ کی تو سائیکالوجی کا لیکچر ہے نہ؟؟؟

اداس اداس سی آنکھیں چہرے کی شادابی کچھ غائب تھی۔۔۔۔

سر عمر نے اسے وہاں اکیلی بیٹھی دیکھ کر استفسار کیا

www.novelsclubb.com

کشوہ پتا نہیں کیوں نہیں آرہی۔۔۔۔۔

فون بھی بند ہے۔۔۔۔۔۔

جانے وہ کیوں یہ بات سر عمر کے سامنے بول گئی۔۔۔۔۔

آپ اپنی دوست کے گھر جا کر پتا کر لیتی۔۔۔

مجھے اس کے گھر کا ایڈریس نہیں معلوم وہ شرمندہ ہوئی۔۔۔۔۔

اوو کوئی بات نہیں دوبارہ کال کر لیں کیا پتا لگ جائے۔۔۔۔۔

ہمم نہیں لگے گا زینب نے ناامیدی سے دوبارہ کشوہ کا نمبر ملایا

ہیلو دوسری جانب کشوہ کی آواز سن کر زینب کے گال کھل اٹھے

ہیلو ہیلو کشوہ۔۔۔۔۔وہ خوشی سے اچھلتی فون کان سے لگائے گراؤنڈ کی جانب چل پڑی پیچھے

سر عمر سر جھٹکتے اس کی بچوں جیسی حرکت دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آدھی رات کو نہ جانے کیوں اچانک اس کی آنکھ کھلی تھی اس نے آگے پیچھے دیکھا تو ہر طرف صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا بس نائٹ بلب کی روشنی میں اس نے داؤد کو دوسری طرف کروٹ لئے دیکھا۔۔۔۔

شام کو کھانا اور دوائی کھانے کے بعد وہ تھوڑی دیر جاگتا رہا جب تک جاگتا رہا اسے وہاں سے ہلنے نہیں دیا۔۔۔۔۔

پھر اس پر نیند تاری ہوئی کشوہ اس کے لیے دودھ لینے گئی تھی مگر اس کے آنے تک وہ سو یا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

داؤد نیند میں اکثر ڈر کے باعث اس کا ہاتھ یا ڈوبٹہ پکڑ لیا کرتا تھا مگر آج وہ رخ موڑے گہری نیند میں تھا

وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی بے مطلب اس کی پشت دیکھتی رہی اور پھر اس کے پاس آئی وہ گہری نیند میں تھا۔۔۔۔۔

بائیں آنکھ کی آئی برو سے لے کر آنکھ کے تھوڑے نیچے گال تک وہ نشان اسے صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ہی پر کشش نشان۔۔۔۔۔۔۔داغ بھی پر کشش ہوتے ہیں؟؟حیرت کی بات تھی

مگر کشوہ اور داؤد کے معاملے میں ساری حیرتیں دھری کی دھری رہ جاتی تھی

۔۔۔۔

اس پہر آنکھ کھلی تھی تو اب کشوہ کا ارادہ تہجد ادا

کرنے کا تھا کم ہی اس وقت اس کی آنکھ کھلتی تھی

مگر جب بھی کھلتی اس کی کوشش ہوتی وہ تہجد ادا کر لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چہرے سے ٹپکتے ہوئے پانی کے قطرے نائٹ بلب کی روشنی میں شبنمی قطرے محسوس ہو رہے تھے

ان شاءاللہ داؤدا گر اللہ نے چاہا تو میں تہجد بھی آپ کی امامت میں پڑھو گی

ایک آس اور مان سے گہری نیند میں سوئے وجود کو دیکھ کر کشوہ سرگوشیانہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

پھر نیت باندھتی اپنی عبادت میں مشغول ہو گئی۔۔۔۔۔

سلام پھیر کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی داؤد کے قریب گئی

لبوں پر ورد جاری تھا داؤد کی پیشانی پر اپنا ٹھنڈہ نازک ہاتھ رکھ کر دعا مانگتی اس پر پھونک مار گئی۔۔۔۔۔

یہ کیسا رشتہ تھا ان کا جس میں ایک طرف ہمدردی عزت تھی تو دوسری طرف جزبانیت۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

سر بسر یار کی مرضی پہ فدا ہو جانا۔۔۔۔۔۔

کیا غضب کام ہے راضی بہ رضا ہو جانا۔۔۔۔۔۔۔

صبح کے وقت بجتے ہوئے آلارم کے سبب کشوہ نے خمار آلود آنکھوں کو کھولا نیند سے بھری بھوری آنکھیں بند ہو رہی تھی جب داؤد کا خیال آتے کشوہ نے اپنا ہاتھ بیڈ کے دائیں جانب رکھا مگر جگہ خالی محسوس کر کے وہ جھٹکے سے اٹھی۔۔۔۔۔

واش روم سے پانی گرنے کی آواز سن کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

دو انگلیوں سے ہلکا سا دروازہ بجایا۔۔۔

آج کا سارا دن مصروف گزرنے والا تھا سارا پلین وہ پہلے ہی کر چکی تھی۔۔۔۔اب بس داؤد کو بتا کر نکلنا تھا مگر پہلے داؤد اور اپنے لیے ناشتہ بنانے جانا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گراؤنڈ سے تھوڑا دور ان قدرے خالی جگہ میں سرخ رنگ کے ٹوپ اور سفید رنگ کی جینز پہنے ہاتھ پیچھے باندھے اپنے سامنے کھڑے خوبرو شہریار سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

مس کی بات کرتی ہیں میڈیم ہمارا کل کا سارا دن بیکار گزرا۔۔۔۔۔۔

چھٹی کرنے سے پہلے کم از کم مجھے بتا تو دیتی ناراضگی سے اپنے بازو پر دھرے حسنہ کے نازک ہاتھ کو جھٹک کر بولا۔۔۔۔۔

شیری۔۔۔۔۔لب کاٹتے دوبارہ اپنا ہاتھ اُدھر ہی رکھ کر اسے پکارا۔۔۔۔

نہیں ہنی تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے نہ اس لیے تم نے مجھے نہیں بتایا کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔

نہیں شیری ایسے مت کہو میں تمہاری لیے کس حد تک

جا سکتی ہوں تم بھی اچھے طریقے سے جانتے ہو پلیز یوں مت کرو وہ تڑپتی اس کے ساتھ لگی تھی۔۔۔۔۔

آخری دفعہ ہاں۔۔۔۔۔۔۔اپنے بازوؤں تنگ کرتا ہنوز خفگی سے بولا

پکا۔۔۔۔وہ اسے منا کر پر سکون ہوئی۔۔۔۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيدٍ؛ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ

ترجمہ:

تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی چبھوئی جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ نامحرم عورت کو چھوئے۔

(المعجم الكبير للطبراني: 20/212، وسندهُ صحيحٌ)

(الألباني صحيح الترغيب 1910 • حسن صحيح)

www.novelsclubb.com

ناشتہ لے کر کشوہ کا رُخ کمرے کی طرف تھا جب اس کا موبائل فون رنگ ہوا

زینب کی کال تھی

کل تو اس نے زینب کا آدھی ادھوری بات بتا کر ٹال دیا تھا مگر اب لگتا تھا اسے پوری بات بتانی ہو گی۔۔۔۔۔۔

نفی میں سر ہلاتے وہ فون کان سے لگاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب سے کل یونیورسٹی آنے کا وعدہ کر کے اسے گھر کا ایڈریس بھی بتا چکی تھی کشوہ اب خود کو کافی ریلیکس محسوس کر رہی تھی

داؤد۔۔۔۔۔۔۔واش روم کا بند دروازہ پھر سے کھٹکایا

جب ایک دفعہ پھر فون کے رنگ ہونے پر کشوہ چونکی تھی

زید کی کال۔۔؟؟

وہ سگنلز کی وجہ سے کمرے سے تھوڑا باہر نکلی۔۔۔۔

اسلام علیکم زید بچے۔۔؟؟

اچھا ہو گئی بات کب تک آئیں گے پینٹر۔۔۔۔۔

اچھا بیٹا تم اور عائذا گر فری ہو تو تب تم لوگ اوپر آ جانا۔۔۔ جزاک اللہ

چھن۔۔۔۔۔

چھنا کے سے کچھ ٹوٹا تھا کمرے میں کشوہ اندر بھاگی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا شیشا اس کے بابا کی طرف سے ملا تحفہ وہ فرش پر گرا چکنا چور ہوا پڑا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے داؤد آواز بے ساختہ بلند ہوئی تھی کشوہ بھاگ کر شیشے کی کِرچیاں سمیٹنے لگ گئی

چند ٹکڑے انگلیوں میں بھی چبے تھے

مگر یہ چبن آنکھوں کی چبن سے کم تھی

داؤد اس کی بلند آواز پر سہم کر پہلے دور ہوا مگر کشوہ کو روتے دیکھ سب کچھ بھول اس کے قریب گیا۔۔۔۔

لگ گئی زیادہ۔۔۔۔۔اس کے ہاتھوں کو تھامے تڑپ کر بولا۔۔۔۔

کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔۔داود دکھ اور غم کی ملی جلی کیفیت میں بولی کوئی اور چیز ہوتی تو اسے داؤد کی فکر زیادہ ہوتی۔۔۔۔۔

نہیں شیشا نہیں اچھا۔۔۔۔۔گندہ چہرہ ہے صاف نہیں عکس۔۔۔۔اپنے بالوں کو مٹھیوں میں بھیجے بے بسی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا

کشوہ کو اپنے شکوے پر افسوس کوئی بات نہیں کچھ نہیں ہوا اپنے آنسو صاف کر کے اپنی زخمی انگلیوں کی پروا کیئے بغیر وہ داؤد کی سختی سی بھینچی مٹھیاں کھلوا رہی تھی

۔۔۔۔۔

سو۔۔سوری۔۔۔نہیں کرتا سوری۔۔۔۔

ششش داؤد۔۔۔۔

داؤد اسے مسلسل اور سوری کی رٹ لگائے دیکھ چہرہ ہاتھوں میں بھرے اسے پر سکون کر رہی تھی۔۔۔۔۔

جو شرمندہ سا چپ ہو گیا۔۔۔۔۔

پھر اس کی انگلیوں سے نکلتے قطروں کی صورت میں خون کو دیکھ کر اوپر اسی کا دوبٹہ رکھ کر اسے لب سے لگا لیا۔۔

وہ کشوہ کے ہی انداز میں اس کے زخم پر مرحم رکھ رہا تھا کشوہ کا دل بری طرح دھڑکا

۔۔۔۔۔

گال حیا کی تمازت سے سرخ ہوئے شاداب ہوئے

آنکھوں میں عجیب احساس چمکا۔۔۔۔۔۔

کھانا کھالیں داؤد۔۔۔فسوں خیز لمحوں کے اثر کو اپنی بات کے ذریعے زائل کیئے کشوہ نے داؤد سے استفسار کیا جواب قدرے بہتر ہوتا اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

درد۔۔۔کشوہ کو نوالہ بناتے دیکھ اُس کی توجہ اُس کی انگلیوں کے زخم کی جانب کروائی

پھر خود ہی چھوٹے بڑے نوالے بنا کر اسے کھلانے لگا جسے بغیر کسی مزاحمت کے کشوہ نے کھا لیئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوائی کھاتے حسب توقع داؤد پھر سے غنودگی میں چلا گیا کشوہ ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھی تھی جب عائذ اور زید کے ساتھ تین پینٹرز ہاتھ میں مختلف رنگ تھامے وہاں موجود تھے۔۔۔۔۔

کشوہ نے اپنی پسند کی تھیم بتادی تھی کام شروع کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

شکریہ بچوں میرے لیے ادھر آنے کے لیے دونوں کے لیے جوس کے آکر آتی کشوہ نے ممنون لہجے میں کہا۔۔۔۔

آپیا کیسی بات کر رہی ہیں آپ بھی ہماری بڑی بہن ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے

۔۔۔۔۔

جزاک اللہ۔۔۔۔۔

کشوہ کا ارادہ داؤد کو لے کر دوسرے کمرے میں شفٹ ہونے کا تھا تاکہ داؤد کے اِرد گرد کے ماحول کا آچھا اثر اس کی صحت پر پڑے۔۔۔۔تو اس لیے تیاری منزل کے اچھے سے کمرے پر اس نے کام شروع کروا دیا تھا۔۔۔۔۔

پورے دو گھنٹوں بعد داؤد کی روز کی طرح نیند کُھلنی تھی اس کی روٹین تو کشوہ کو جیسے ازبر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔کشوہ کے پاس دو گھنٹے تھے پینٹ کا کام جاری تھا وہ دوسرا ضروری سامان لینے ڈرائیور کے ساتھ مارکیٹ چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

عنصر بچے کدھر جا رہے ہو۔۔۔۔۔

لاونج میں بیٹھے دادجی نے عنصر کو کہیں جاتے دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔۔سامنے ہی بڑی ایل سی ڈی پر مووی دیکھتی تمنا بھی دونوں کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

بس دادجی بینک جانا تھا میں نے اپنا یو ایس اکاونٹ ٹرانسفر کروانے آپ کو کوئی کام تھا

دادجی کے پاس آتے بتایا۔۔۔۔

ہاں بچے یہ چیک کشوہ کے اکاؤنٹ میں زرا پیسے تو جمع کروا دینا غفور پتا نہیں کہاں غائب ہے

رفاقت (ڈرائیور) بھی کشوہ کے ضروری کام سے مارکیٹ گیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

ارے کوئی بات نہیں۔دادجی میں کروا دیتا ہوں جمع۔۔۔۔

چلو سہی۔۔۔۔۔

تمنا کا پورا دھیان اب مووی سے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

دادجی کشوہ آپی کا بھی کوئی ذاتی اکاؤنٹ ہے۔۔۔؟؟؟

www.novelsclubb.com

گہرے تجسس سے پوچھا۔۔۔۔

ہاں فرید اپنی زندگی میں ہی کشوہ کا ذاتی اکاؤنٹ بنوا گیا تھا جس میں فرید کے حصے کی زمینوں سے ملنے والے پیسے وہاں ہی جمع ہوتے ہیں

اچھا۔۔۔۔۔۔

داد جی آپ نے مجھے اس بار کی پاکٹ منی نہیں دی۔۔۔۔۔

یاد آنے پر وہ ایک دم مڑی۔۔۔۔۔

اللہ تمنا بچے جو پچھلے ہفتے شاپنگ کے لیے پچاس ہزار لیا تھا وہ کیا تھا۔۔۔۔۔

حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

وہ تو آپ کا پیار تھا نہ داد جی میں نے تو خرچہ مانگا ہے کھلکھلا کر کہتی انہیں مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

عائذ زید۔۔۔۔۔عائذ زید۔۔۔۔ کہاں ہیں میرے بھائی تمنا سیڑھیاں چڑھتی کشوہ کو بازو سے تھام کر روکتے ہوئے بد تمیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔۔۔۔

حرکت۔۔۔؟ حرکتیں تو تم کر رہی ہو میرے بھائیوں کو اپنا ملازم سمجھا ہوا ہے جو ان سے کام کرواتی پھر رہی ہو۔۔۔۔

تمیز سے تمنا۔۔۔۔

کشوہ نے جھٹک کر اس کا ہاتھ پیچھے کیا اسے اس وقت بس داؤد کی فکر تھی پندرہ منٹ ہی رہ گئے تھے داؤد کی آنکھ کھل جانی تھی اور پھر اگر وہ وہاں نہ موجود ہوئی تو داود نے واویلا مچانا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمنا آپی ہم خود کشوہ اپیا کی مدد کرنے گئے تھے

اتنا سا کام کرنے سے ہمیں کچھ ہو نہیں گیا۔۔۔۔۔

اوپر پورشن میں مرد کام کر رہے تھے اس لیے بلایا تھا میں نے دونوں کو۔۔۔۔۔

صفائی دینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر اوپر جانے کی جلدی تھی۔۔۔۔۔

اتنی تو پردہ دار بابا یا چاچو کی موجودگی میں کیوں نہیں بلایا کام والوں کو بچوں کو بے وقوف بنا سکتی ہو ہمیں نہیں

حسنہ نے زہر اگلا۔۔۔۔۔۔۔

بڑی حیرت تھی ہاتھ میں تھامے فون کر اپنے بوائے فرینڈ شہریار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وہ سامنے والی کے کردار پر داغ اچھال رہی تھی۔۔۔۔

مجھے کسی کی موجودگی کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں میں یہ کام خود بھی کروا سکتی ہوں

انسان کو پہلے خود میں جھانک لینا چاہیئے

اور آئندہ۔۔۔غلاظت بولنے سے پہلے یاد رکھنا میں لحاظ نہیں کروں گی حسنہ سعید جتوئی۔۔۔۔۔۔

سخت قسم کی گھوری نواز کر کشوہ وہاں سے چلتی بنی۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں آئی تو داؤد سو رہا تھا اس نے شکر کا سانس لیا۔۔۔۔۔۔

دوسرا کمرہ جا کر دیکھا وہاں آدھے سے زیادہ کام ہو چکا تھا

کشوہ خاصی مطمئن بھی ہو گئی تھی

اس نے سوچ لیا تھا وہ اب کیچن وغیرہ سب کچھ اوپر ہی سیٹ کرے گی۔۔۔۔۔

اونو مغرب کا وقت نکل جانا ہے۔۔۔۔

آرپیٹتی وہاں سے ہلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

طوفانی بارش میں گرجتے بادل کشوہ کا ضبط آزما رہے تھے

کڑکتی بجلی میں دل ہول رہا تھا جبکہ داؤد پر سکون سا اس کا ہاتھ تھامے سویا ہوا تھا

۔۔۔کشوہ کو سمجھ نہ آئی وہ کیا کرے جب لائٹ بند ہوئی تھی

اور کشوہ کی بس

داؤد داؤد۔۔۔۔

کشف۔۔۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھیں کھولی مگر اندھیرا دیکھ کر اور وہ بھی سہم گیا

کشف۔۔۔ سہمی سی آواز سن کر کشوہ نے اپنا ہاتھ کو مضبوطی سے اس کے بازو کے گرد باندھا۔۔۔۔

جانا نہیں۔۔۔

نہیں جاتی داؤد آپ کے پاس ہی ہوں میں اسے یقین دلا رہی تھی

نہ یہ کہ وہ چلے تو کہکشاں سی رہ گزر لگے۔۔۔۔۔۔

مگر وہ ساتھ ہو تو پھر بھلا بھلا سفر لگے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج اتنے دن ہو گئے تھے کشوہ اور داؤد کے درمیان حائل لاتعلقی کی دیوار ٹوٹ چکی تھی داؤد اس کا کہنا آرام سے ہی مان لیتا تھا اور کشوہ اس کے لیے بھی داؤد کی ذات لازم ملزوم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

کشوہ نے اپنی محنت سے نہ صرف داؤد کے اِرد گرد کے ماحول کو بدلا تھا بلکہ اس کی پوری پوری کوشش تھی کہ وہ اندھیروں سے ڈرنے والے داؤد کو بھی بدل لے گی اپنی محبت لگن اور وفا سے۔۔۔۔۔۔

آج اس کا ارادہ داؤد کو مارکیٹ لے کر جانا تھا تاکہ وہ بھی باہر نکلے اس لیے صبح سے اس کی منتیں کر رہی تھی مگر وہ اس معاملے میں ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ نکلا۔۔۔۔۔

داؤد چلیں نہ میرے ساتھ صبح کا وقت تھا کشوہ داؤد کے ساتھ باہر جانے کے لیے منت کر رہی تھی مگر وہ منع کیئے خود پر لحاف اوڑھے لیٹ گیا۔۔۔۔۔

داؤد کشوہ نے چادر کھینچی۔۔۔۔

نہیں نہ۔۔۔۔ معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔

کشوہ نے نظریں چُرائیں داؤد میں یونیورسٹی چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ ہنوز ویسے ہی منہ چھپا کر لیٹا رہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں پھر یونیورسٹی جا رہی ہوں آپ لیٹے رہیں

داؤد۔۔۔۔!!!! ٹھیک ہے لیٹے رہیں آپ۔۔۔۔

پاؤں پٹکتی وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔ داود کو کیسے مناؤں اسی سوچ میں تھی جب اس نے دھیان نہیں دیا اس کے پاؤں پر ٹھوکر لگی تھی اور وہ سیڑھیوں کے جنگلے کا سہارا لے کر وہ گرتے گرتے بچی تھی

"جب سہارے کمزور ہوں تو بندہ اکثر ہلکی سی ٹھوکر سے گر جاتا ہے"

اس کے پاس آ کر ہاتھ بڑھاتے عنصر سعید نے زو معنی انداز میں کہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

الحمدللہ۔۔۔"اللہ نے اتنا مضبوط بنایا ہے کہ سہارا دینے والوں میں سے ہوں لینے والوں میں سے نہیں "

اپنے ہاتھ کے سہارے کھڑے ہوتے اپنے نقاب کو سختی سے تھامے سرد لہجے میں بولتی اس کے پاس سے ہوتے گزر گئ۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح عنصر اس کے بعد خالی ہونے والی جگہ دیکھتا رہ گیا۔۔۔

وہ ہوتی تھی تو سب منظر۔منظر لگتے تھے اس کے جانے کے بعد حسین سے حسین منظر بھی عام ہو جایا کرتے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی سے گاڑی کی چابی لے کر اب اس کا ارادہ یونیورسٹی جانے کا تھا ویسے بھی داؤد نے دوائی کھا کر سو جانا تھا اور ویسے بھی آج اس کا دل داؤد کو نخرے دکھانے کا تھا

نخرے۔۔۔ہاہاہا اپنی ہی سوچ پر وہ بے تحاشا ہنسی تھی۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو گیا ہے کشوہ۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔۔

محبت من محرم ہوئی ہے۔۔۔۔۔

نقاب کے اندر گال سرخ پڑے تھے۔۔۔۔۔۔

اس نے پہلے گاڑی فارمیسی کے پاس روک کر داؤد کی دوا لی اب اس نے یونیورسٹی کے راستے گاڑی ڈال دی تھی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مس زینب آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں۔۔؟؟؟

آپ نے آج پھر لیکچر مس کرنا ہے۔۔؟؟؟ رعب دار لہجے میں سر عمر نے پوچھا تو وہ اچھلی۔۔۔۔

ن۔ نہیں سر وہ۔۔وہ کشوہ آرہی ہے اس کا انتظار کر رہی تھی میں۔۔۔۔

چھٹیوں کے بعد آرہی ہے آپ کی دوست حج کر کے نہیں جو اسے سی آف کرنے آپ یہاں کھڑی ہیں۔۔۔۔

چہرے کے نقوش سپاٹ تھے تو اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ مزاق کر رہے ہیں یہ بے عزتی۔۔۔۔

نہیں۔۔وہ سر اس کی شادی کے بعد وہ پہلی بار آرہی ہے۔۔۔۔۔فٹافٹ بول کر زبان دانتوں تلے دے گئی کشوہ نے سختی سے منع کیا تھا اسے کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائے گی مگر ہائے اس کا ہلکا پیٹ !!!!

داؤد کو سوچتے اسے گزشتہ رات یاد آئی جب اچانک ہی موسم نے کروٹ بدلی تھی اور کشوہ عرف بہادر ملکہ بجلی اور بادلوں کی آوازوں سے ڈرنے والی

طوفانی بارش میں گرجتے بادل کشوہ کا ضبط آزما رہے تھے

کڑکتی بجلی میں دل ہول رہا تھا جبکہ داؤد پر سکون سا اس کا ہاتھ تھامے سویا ہوا تھا

۔۔۔کشوہ کو سمجھ نہ آئی وہ کیا کرے جب لائٹ بند ہوئی تھی

اور کشوہ کی بس

داؤد داؤد۔۔۔۔

کشف۔۔۔۔اس نے مندی مندی آنکھیں کھولی مگر اندھیرا دیکھ کر اور وہ بھی سہم گیا

کشف۔۔۔ سہمی سی آواز سن کر کشوہ نے اپنا ہاتھ کو مضبوطی سے اس کے بازو کے گرد باندھا۔۔۔

جانا نہیں۔۔۔

نہیں جاتی داؤد آپ کے پاس ہی ہوں میں اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔

اپنے خوف کو پس پشت ڈال کر اسے داؤد کی فکر ہوئی تھی

جب اچانک لائٹ آئی اور کمرہ روشن ہوا تھا۔۔۔

داؤد کا سر اس کے بازو کے سہارے تھا اور وہ بڑے آرام سے سو رہا تھا

داؤد آپ بھی نہ اس کا سر دھیان سے تکیے پر رکھا تھا۔۔

جب پھر بادل گرجے۔۔۔

افففف۔۔۔۔۔

یونیورسٹی کے اندر داخل ہوتے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر سجی ہوئی تھی جس کا عکس آنکھوں سے صاف نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

شادی۔۔۔۔۔عمر کے گرد سناٹے چھائے تھے۔۔۔

جی سر پلیز اسے مت بتایئے گا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں پاگل ہوں جو کسی کی بھی ذاتی زندگی کو لے کر بحث کروں گا وہ بھڑکے تھے

اس کے بھڑکنے پر زینب ڈر گئی

خود تو آپ کی دوست نے پڑھنا نہیں شاہد آپ کا بھی دل نہیں ہے پڑھنے کا

تب ہی وہاں کشوہ آئی تھی اس کا دھیان صرف زینب کی طرف تھا

عمر ایک ناگوار نظر کشوہ کے چھپے وجود پر ڈال کر وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔۔

سر کو کیا ہوا ہے؟؟

www.novelsclubb.com

کشوہ نے ناسمجھی سے زینب کو دیکھا

جو غائب دماغی سے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

زینی۔۔۔۔ کشوہ نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا

ہاں۔۔۔۔

زینی اس کی غالب دماغی نوٹ کرتے زینب کو بازوؤں سے پکڑ کر ہلایا۔۔۔

تو زینب چیختے ہوئے اس کے گلے لگی۔۔۔۔۔

اب کشوہ کو معلوم تھا دو تین گھنٹے کہیں نہیں جانے اسے اب کچھ زینب کو بتانا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔

کشوہ تھوڑی دیر پہلے گھر پہنچی تھی سب سے پہلے کمرے میں آئی داؤد بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھتے ہی روٹھے بچے کی طرح کمبل میں چھپ کر لیٹ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ یوں ملا کہ بظاہر خفا خفا سا لگا۔۔۔۔۔۔۔

نہ جانے کیوں وہ مجھے پھر بھی باوفا سا لگا۔۔۔۔۔۔

داؤد ناراض ہیں۔۔؟؟؟

مگر جواب نادار

داؤد۔۔۔۔ایک دفعہ پھر سے پکارا مگر مقابل بھی اپنے نام کا ایک تھا بغیر سنے ویسے ہی لیٹا رہا۔۔۔۔۔

داؤد کشوہ نے بازو سے ہلایا مگر بچوں کی طرح آنکھیں زور سے مینچ گیا۔۔۔۔

داؤد بال سہلائے۔۔۔۔ہنوز لاتعلقی برتی گئی

داؤد کی بے تعلقی پر کشوہ کی آنکھیں نم ہوئی

داؤد۔۔۔۔ بھیگیں آواز محسوس کیئے داد و فور اًسیدھا

کشف۔۔۔۔۔کشوہ جو اس پر جھکی ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

دونوں کے سر بڑی زور سے ایک دوسرے کے ساتھ لگے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔۔

اپنے درد کو فراموش کیئے داؤد نے کشوہ کا سر سہلایا۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔

کشف۔۔۔۔۔۔

!!!سوری!!!سوری

دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ کر کھلکھائے۔۔۔

آپ مجھے چھوڑ کر یونیورسٹی چلی گئی۔۔۔۔داود کو اپنا شکوہ یاد آیا۔۔۔۔

آپ بھی تو میرے ساتھ باہر نہیں گئے۔۔۔۔۔

ایک سیاہ لہر داؤد کے چہرے پر دوڑی جو اس کی مسکراہٹ سمیٹ کر لے گئی

۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ نے شدت سے اس کے چہرے پر پھیلے کرب کو محسوس کیا اب وہ یہاں تک پہنچی تھی تو داؤد کے دکھوں پر بھی مرحم رکھ ہی دے گی۔۔۔۔۔۔

اچھا اب آخر سر تاج مان گئے ہیں تو بتائیں دوائی کھائی تھی آپ نے۔۔۔۔

نہیں داؤد نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔کیوں داؤد۔۔۔؟؟؟

کشوہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

نہیں کھانی۔۔۔۔۔۔دو لفظوں میں ضد کی آمیزش تھی۔۔۔۔

کیوں داؤد۔؟؟

کڑوی ہے منہ بسور کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے آج مت کھائیں مگر بس آج کے دن کل سے کوئی رعایت نہیں۔۔۔۔۔

پکا۔۔۔داود اتنے میں ہی خوش ہو گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ نے نامحسوس انداز میں ایک پتہ کمرے میں موجود ڈسٹ بین میں ڈالا باقی کے دو پتے اپنی ہینڈ پرس میں ڈال لیئے۔۔۔۔۔

ہاتھ میں تھامے داؤد کی دوائیوں کو غور سے دیکھنے کے ساتھ ساتھ کشوہ انہیں گوگل میں بھی سرچ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اسے یونیورسٹی کا منظر یاد آیا۔۔۔۔۔

جب وہ زینب کو ڈیپارٹمنٹ کے روم میں بیٹھ کر گزشتہ دنوں کا واقع سنا رہی تھی

۔۔۔۔

تو کیا تمہارے دادجی نے تمہاری شادی تمہارے پھوپھو کے پاگل بیٹے میرا مطلب مینٹلی ان سٹیبل بیٹے سے کروادیا

کشوہ کے گھورنے پر اپنے الفاظ میں ردوبدل کیا۔۔۔۔۔

لہجے میں دکھ سے زیادہ حیرت تھی۔۔۔۔۔

داؤد پاگل نہیں ہیں زینی وہ تنہائی کے مارے ہیں

اسلام علیکم کشوہ کیسی ہیں آپ جب وہاں سے گزرتی میڈیم رخسانہ کشوہ کو دیکھ کر رکی تھی

الحمدللہ میم میں بالکل ٹھیک۔۔۔

کشوہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نہ آپ کافی چھٹیوں کے بعد آئی ہیں میڈیم رخسانہ نے پوچھا کشوہ ان کی پسندیدہ سٹوڈنٹ تھی

جی میڈیم میں بالکل ٹھیک ہوں بس کچھ مسائل پیش آ گئے تھے اس لیے غیر حاضر ہونا پڑا۔۔۔۔

آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی ایچ او ڈی سے اس بارے میں بات کریئے گا آپ نے آخری دو پیپرز بھی نہیں دیئے۔۔۔۔۔

یہ دوائی۔۔۔؟؟؟ بات کرتے ان کی نظر کشوہ کے ہاتھ میں پکڑے دوائی کے پتے پر پڑی۔۔۔۔

جی میم۔۔۔۔

یہ دوائی آپ کے پاس کہاں سے آئی۔۔۔۔

آپ کو میڈیکل سٹور والوں نے کیسے دے دی

میڈیم رخسانہ نے پتہ تھام کے سختی سے پوچھا۔۔۔۔

مگر کیا ہوا ہے میم۔۔۔؟؟؟

یہ دوائی ہائی ڈپریشن میں گہری نیند سلانے کے لیے ہوتی ہے وہ بھی بہت سوئیر حالت ہو تو تب ہی

کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟ کشوہ بری طرح چونکی داؤد تو دن میں اس دوائی کی تین تین گولیاں کھاتا ہے۔۔۔۔۔۔

داد جی آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے داؤد کے متعلق۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام کے وقت کشوہ داد جی کے کمرے میں حاظر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

حسب توقع تمنا وہی پر موجود تھی دونوں چائے کے کپ سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ ساتھ ساتھ تمنا کا کیمرہ بھی اون تھا وہ شاید وی لاگ ہی بنا رہی تھی

۔۔۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں آو نہ بچے۔۔۔۔کیا بات ہے۔۔۔۔

داد جی مجھے یہ پوچھنا تھا غفور بھائی کہاں ہیں داؤد کی دوائی ختم ہو گئی ہے میں نے وہ ہی منگوانی ہے۔۔۔۔۔

کچھ سوچ کر کشوہ نے اپنا جملہ بدل لیا تھا۔۔۔۔

ارے ہاں بیٹا وہ کچھ دنوں کی چھٹیاں لے کر گیا ہے اس کی بہن کی شادی ہے تم کسی اور سے منگوالو۔۔۔

داد جی نے اسے کہہ کر رفاقت کو کال کرنے کے لیے فون نکالا۔۔۔۔

نہیں داد جی دوائیوں کی پرچی گم گئی ہے آپ رپورٹس دے دیں اس میں دوائیوں اور ان کے اوقات کار درج ہو گے۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چلو میں تمہیں دیتا ہوں رپورٹس داود کی۔۔۔

اپنی الماری سے نیلے رنگ کی فائل نکال کر کشوہ کو نہ صرف پکڑائی

بلکہ پر شفقت ہاتھ بھی اس کے سر پر رکھا

سدا سلامت رہو خوش میری بچی جیتی رہو۔۔۔۔ہمارا غرور ہو تم فرید ہوتا تو اپنی نیک اور فرمابردار اولاد سے بہت خوش ہوتا۔۔۔۔۔

جزاک اللہ داد جی بادعاؤں کی ہی ضرورت ہے۔۔۔۔

اس کے آنے سے کے کر جانے تک تمنا نے بولنا تو دور کی بات

نظر اٹھانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا مگر مقابل کو کب فکر تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیلے رنگ کی فائل کھولے بیٹھ کر توجہ سے پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

اس کے آخری ٹیسٹ کی تاریخ اکتوبر کی تھی یعنی آٹھ مہینے ہو گئے تھے داؤد کے آخری چیک اپ کو ہوئے۔۔۔۔

کشوہ کا دل کیا آرپیٹ کے یاں اس غفور کو سامنے کھڑا کر کے پوچھے یہ زمہ داری لی تھی اس نے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔گہری سانس لے کر اپنا فون نکال کر ایک نمبر ملایا

اور خود سیڑھیاں چڑھتی اپنے پورشن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شیری یہ ہم کہاں جا رہے ہیں گاڑی کا رخ سنسان علاقے کی طرف جاتا دیکھ کر حسنہ نے تشویش سے کہا۔۔۔۔۔۔

جان جب میں ساتھ ہوں تو کیا فرق پڑتا ہے جہاں بھی جائیں۔۔۔۔۔

شہریار نے آنکھ دبا کر شریر لہجے میں کہا۔۔۔

پر۔۔۔۔۔بولتے بلاتے حسنہ چپ ہوئی۔۔۔۔

ہاں اسے یقین تھا"اپنے شیری"پر۔۔۔

گاڑی قدرے سنسان جگہ پر رکھی اس طرف چھاؤں سی تھی

جب شہریار نے گاڑی سائڈ پر لگا کر جینٹل مین کی طرح حسنہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔۔

تھینک یو مائی پرنس۔۔۔حسنہ نے کھلکھلا کر کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مائی پلئیر مائی پرنسس۔۔۔۔

اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر نکالا اور اس کے دائیں ہاتھ کی پشت کو چھوا۔۔۔۔

حسنہ جھجکی مگر اسے شہریار پر یقین تھا۔۔۔۔۔

بنت ہوا کو نامحرم پر یقین ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

ظہر کی نماز پڑھ کر وہ فارغ ہوئی تھی جب اس کی نظر داؤد پر پڑی

داؤد کیا ہوا۔۔۔۔آپ کی طبیعت ٹھیک ہے اسے سر پکڑے دیکھ کشوہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔درد ہے دوائی۔۔۔۔دوائی دے دو۔۔۔۔۔سانس ردست کرتا ہلکی آواز میں بولا کشوہ نے گھڑی کی جانب دیکھا ابھی دو گھنٹے تھے دوائی میں۔۔۔۔۔

زیادہ درد ہے ہو رہا ہے میں دبا دوں آپ کا سر۔۔۔۔۔

دوائی ابھی وقت ہے پھر کھانا کھا کر دوا لینی ہے۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔وہ خاموش ہی رہا تو کشوہ نے اس کا سر گود میں رکھ کر دبانا شروع کر دیا۔۔۔۔

گرم ہتھیلیوں کا لمس ٹھنڈی پھوار کی طرح سر کی نسوں تک سکون دے گیا

اس کی کمیز کا کالر مٹھی میں دبائے وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے لمس کو خود میں اتار سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

میں اپنے آپ کو یوں بھی سنوار سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

اسلام علیکم جی میں نے تصویر بھیجی ہے آپ کو ڈیٹیلز مجھے اسی نمبر پر سینڈ کر دیجئیے گا

۔۔۔۔۔

جی جی مکمل ڈیٹیلز۔۔۔۔ ہمم اور کوشش کیجئے گا جتنی جلدی ہو سکے دیجئیے گا۔۔۔۔

جی کیس سٹڈی کر رہا ہے ہمارا گروپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سائیکالوجی سٹوڈنٹ لاسٹ سمیسٹر

آپ کو اسائنڈ پیپرز بھی سینڈ کر دیئے ہیں آپ مجھے اس دوائی کی مکمل انفورمیشن

بھیج دیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!جی جی اوکے اللہ حافظ

فون بند کر کے وہ داؤد کے پاس آئی جو ہاتھ لپیٹے بیٹھا ایک نقطے پر کھویا ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا داؤد کشوہ نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔۔

مگر وہ خاموش رہا۔۔۔

داؤد طبیعت ٹھیک ہے نہ اب اپنے ہاتھ کی پشت اس کی پیشانی پر لگا کر حرارت چیک کی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔داود نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ناراض ہو مجھ سے اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔

داؤد نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پھر کیا ہوا ہے دوبارہ سر میں درد۔۔؟؟

مگر اس بار وہ بنا کچھ بولے اس کے کندھے میں چہرہ چھپا گیا۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔ایک دفعہ پکارنے پر جب وہ سیدھا نہیں ہوا تو کشوہ خاموشی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی طبیعت کا تقاضا تھا وہ کبھی کبھی بہت زیادہ حساس ہو جاتا تھا

تو کبھی بالکل سرد برف کی مانند۔۔۔

فون پر ریپلائے پڑھتے ہی وہ لیپ ٹاپ نکال کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

لیپ ٹاپ نکال کر وہ ایک ایک علامات دیکھ رہی تھی داؤد کے دھپ سے بیٹھنے پر اس کے دھیان کے دھاگے بکھرے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس قدر مصروف تھی آج داؤد کا بدلا بدلا رویہ محسوس ہی کہ کر سکی۔۔۔

۔

داؤد پڑھنے دیں مجھے میرا پیپر ہے آپ کو معلوم تو ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیپ ٹاپ پر مگن سے کچھ پڑھتی وہ داؤد کے لیپ ٹاپ کے چھیرنے پر بگڑی

۔۔۔۔۔۔

داؤد نے ہاتھ بڑھا کر اس کے حجاب کو چھیڑا۔۔۔۔۔

تو کپڑا اڈھلکتا اس کی آنکھیں چھپا گیا۔۔۔۔۔

داؤد حد ہی کر دیتے ہیں آپ اتنی ضروری کام کر رہی ہوں میں غصے میں کہتی لیپ ٹاپ تھامے اٹھی تھی۔۔۔۔۔

داؤد نے بھی غصے سے لیپ ٹاپ بند کر دیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں برداشت تو میں چلی جاتی ہوں یونیورسٹی سر مارتے اپنا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔۔

داؤد کا دل بیٹھا نہیں۔۔۔ نہیں مت جایئے۔۔۔۔ نہیں پھر سے پینک ہو رہا تھا وہ ۔۔۔۔۔سانس پھولنا شروع ہوئی۔۔۔۔

داؤد میں نے آگے پڑھنا ہے میرا فائنل سمیسٹر ہے اگر آپ مجھے پڑھنے نہیں دے گے تو کیسے چلے۔۔۔۔۔

مگر داؤد بات کاٹ کر دھاڑا۔۔۔۔

چلی جاؤت۔۔ تم بھی سب چلے گئے۔۔۔ تم بھی جاؤ۔۔۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ سب ہی چلے جاتے۔۔۔۔۔۔۔ میں بھی ۔۔۔۔۔ چل۔ چلاا۔۔۔۔۔ جاوں گا۔۔۔۔۔ کانپتے ہاتھوں سے خود ہی پانی کا گلاس منہ کو لگا کر واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔۔۔

اندر سے چیزیں گرنے کی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔

مگر کشوہ سر جھٹک کر سامان لیتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شہریار۔۔۔۔۔اپنی آنکھوں پر مردانہ انگلیوں کا لمس محسوس کیئے حسنہ نے مسکرا کر شہریار کو پکارا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے کیوں کر رہے ہیں کیا کوئی سرپرائز دینے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

لہجے میں خوشی کی چھنکار تھی۔۔۔۔۔

اب آنکھوں پر انگلیوں کی بجائے مخمل کی پٹی کا بسیرا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے کان کے قریب شہریار کی سرگوشی سنائی دی۔۔۔

اس کا دل شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں کھول لو مائی پرنسس۔۔۔۔

" ویل یو میری می"

شش۔۔شہریار۔۔۔

وہ ایک گھٹنے کو زمین پر ٹکائے ہاتھ میں انگوٹھی لیئے اس کے جواب کا منتظر بیٹھا ہوا تھا

بتاؤ حسنہ تمہاری خاموشی میری جان لے رہی ہے۔۔۔

حسنہ نے نم آنکھوں سے اپنا بایاں ہاتھ آگے کیا تو شہریار نے انگوٹھی پہنا کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔

نہ صرف گلے لگایا وہ تھوڑا آگے بڑھا۔۔۔۔

شہری۔۔۔۔حسنہ نے ہلکی سی مزاحمت کی مگر شہریار کی طلسماتی گرفت میں اس کی مزاحمت زیادہ دیر نہ چلی۔۔۔

"بے شک گناہوں میں بہت کشش ہوتی ہے"

مگر چند لمحوں کی کشش کے بعد دنیا اور آخرت کے لیے خسارا ہی رہ جاتا ہے

عنصر۔۔۔۔۔تیرے جانے کے بعد سے غائب ہے وہ۔۔

ہاں میں اس کے اپارٹمنٹ میں بھی گیا مگر وہاں بھی کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

مجھے لگتا ہے اس نے فرار۔ کی راہ کو اپنایا ہے۔۔۔۔

ویسے تجھے اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟؟

عنصر اپنے کینیڈا والے دوست سے بات کر رہا تھا جب وہاں سعید اور خمسہ جتوئی آئے۔۔۔۔۔۔

ہائے ڈیڈ۔۔۔۔مام آپ لوگ یہاں مجھے بلا لیتے

فون کاٹ کر جینز کی جیب میں رکھتا ان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

عنصر بیٹا آپ سے ضروری بات کرنے آئے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی مما بولیں۔۔؟؟

انہیں صوفے پر بٹھاتا محبت سے بولا۔۔۔۔۔

یہ محبت اس نے اتنے سال دیار غیر میں کتنا مِس کیا تھا

عنصر بیٹا شادی کر لو اب تو کشوہ کی بھی شادی ہو گئی ہمیں تو اس سے بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر پھر دادجی کے فیصلے کی مخالفت بھی نہیں کر سکتے تھے ہم۔۔۔

زبردستی کی شادی مماوہ بھی ایک پاگل سائیکو انسان سے مجھے لگا ملک کے حالات بدل چکے ہیں مگر ابھی بھی وہ ہی سلوک ہوتا لڑکیوں کے ساتھ ان کی اجازت کے بغیر ان کو کسی کے ساتھ۔ بھی باندھ دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا خاصا بدگمان ہوا تھا عنصر اس واقعے کے بعد

عنصر!!!!خمسہ جتوئی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

جی مما کیا چاہتی ہیں آپ میں اس تمنا سے شادی کر لو۔۔۔۔۔۔۔

تو کیا کمی ہے میری بھتیجی میں۔۔۔۔۔

عنصر کے بار بار اس طرح بولنے پر اب سعید جتوئی کو بھی غصہ آیا۔۔۔۔

کوئی مسئلہ نہیں ہے ڈیڈ مگر وہ اس طرح کی نہیں ہے جس طرح کی لڑکی سے میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

تو کیا چاہیئے تمہیں ہاں کیا اب ایک شادی شدہ سے کر دیں شادی۔۔۔۔۔۔

جو مرضی کریں ڈیڈ وہ غصے سے کمرے سے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔۔

وہ سانس سانس میں گھلنے لگا ہے یوں میرے۔۔۔۔۔۔

میں پور پور سے اس کو پکار سکتا ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی اس کا دھیان داؤد کی ہی طرف تھا۔۔۔۔۔۔داؤد کے جملے کانوں میں گونج رہے تھے

آنکھیں دکھ کی کیفیت میں بند ہوئیں منظر دُھندلایا سا تھا۔۔۔۔۔

برداشت نہیں ہو رہا تھا دل کر رہا تھا سب کچھ چھوڑ کر اڑ کر داود کے پاس چلی جائے

اگر داؤد نے اپنے ساتھ۔۔۔دل دہل گیا۔۔۔۔

اللہ میرے داود کی حفاظت کریئے گا۔۔۔۔۔

اللہ میری مدد فرما۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی پرچی کو دیکھتے دماغ نے سرزنش کی تھی۔۔۔

مگر دل نے تھپکی دی تھی اور کندھوں سے جیسے سارا بوجھ اتر گیا تھا

آئی ایم سوری داؤد آئی ایم سووو۔۔۔۔۔

چڑا ککککک۔۔۔۔۔کی آواز سے اس کی گاڑی سامنے سے آتی گاڑی کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

*****

www.novelsclubb.com

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے بھی اس کا دھیان داؤد کی ہی طرف تھا۔۔۔۔۔داؤد کے جملے کانوں میں گونج رہے تھے

آنکھیں دکھ کی کیفیت میں بند ہوئیں منظر دُھندلایا سا تھا۔۔۔۔

برداشت نہیں ہو رہا تھا دل کر رہا تھا سب کچھ چھوڑ کر اڑ کر داود کے پاس چلی جائے

اگر داؤد نے اپنے ساتھ۔۔۔دل دہل گیا۔۔۔۔

اللہ میرے داود کی حفاظت کریئے گا۔۔۔۔۔

اللہ میری مدد فرما۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی پرچی کو دیکھتے دماغ نے سرزنش کی تھی۔۔۔

مگر دل نے تھپکی دی تھی اور کندھوں سے جیسے سارا بوجھ اتر گیا تھا

آئی ایم سوری داؤد آئی ایم سوو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چڑا ککککک۔۔۔۔۔۔کی آواز سے اس کی گاڑی سامنے سے آتی گاڑی کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

درد کی ایک شدید لہر تمنا کے جسم سے گزری۔۔۔۔۔

اللہ کا نام لے کر وہ گاڑی سے باہر نکلی تھی اس گاڑی کا تو کوئی خاص نقصان نہیں ہوا تھا مگر سامنے والی گاڑی کا فرنٹ حصّہ ڈیمج ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ کا دل خوف کی بدولت اچھل کے حلق میں آیا۔۔۔۔۔

وہ یہاں سے بغیر گاڑی سے نکلے جا سکتی تھی۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔۔وہ یہ دیکھنے کے لیے رکی تھی کہ دوسری گاڑی میں موجود نفوس کو اُس کی وجہ سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی

کانپتے قدموں کے ساتھ وہ دوسری گاڑی کے شیشے کے قریب گئی۔۔۔۔۔

!!!!!چٹاخ

شہریار بے یقینی سے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے حسنہ کو دیکھ رہا تھا جس نے اسے بہت زور کی تھپڑ مارا تھا۔۔۔

حسنہ۔۔۔۔لہجے میں بے یقینی لئیے وہ ابھی بھی روتی ہوئی حسنہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

سوری شیری میں نے جان کر نہیں مارا۔۔۔اس کے چہرے کو چھوتے کہا

۔۔۔۔۔۔مگر تم بھی سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا۔۔۔۔۔۔۔

تم پیچھے ہی نہیں ہٹ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا یہ سب کچھ

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بے بسی کے مارے کہا

کیا مطلب میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہو۔۔۔۔۔

اسے کھینچ کر اپنے پاس کرتا وہ دھڑا تھا۔۔۔

ن۔ نہی۔۔ نہیں شیری ایسی بات نہیں پلیز۔۔۔۔۔

تو پھر کیسی بات ہے سپاٹ لہجے میں انکھوں میں دیکھ کر کہتا اسے لرزنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

سوری شیری۔۔۔۔۔وہ بلا مطلب معافیاں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیز سوری شیری مجھے سمجھ نہیں آئی یہ لاشعوری طور پر ہوا تھا۔۔۔۔۔

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔۔

روتی ہوئی معافیاں مانگنے لگی۔۔۔

محبت اندھی ہوتی ہے اور جس پر حملہ کرتی ہے اسے بھی اندھا کر دیتی"

"ہے۔۔۔۔۔

شیری نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔

چلو..... سرد لہجے میں بول کر اسے اشارہ کرتا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا بیٹا کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

شاپنگ پر جانے کے لیے تیار شیار گھر سے نکلتی تمنا کے قدم خمسہ جتوئی کی آواز پر تھمے تھے۔۔۔۔

وہ رک کر مری۔۔۔۔

تائی جان میں شاپنگ پر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

کوئی کام تھا آپ کو۔۔۔۔۔؟؟

سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔۔۔۔

اکیلی جا رہی ہو۔۔؟؟

جی۔۔۔۔۔وہ ابھی بھی نا سمجھی کی کیفیت میں انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔؟

www.novelsclubb.com

اگر کہتی ہو تو عنصر کو بھیج دیتی ہوں ساتھ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تائی جان میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔انجوائے کرو پیار سے اس کی تھوڑی پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

جی۔۔۔۔تمنانا سمجھی سے کندھے اُچکا کر نکلی۔۔۔۔۔۔

ہیلو عنصر!!؟

www.novelsclubb.com

ہاں بات کر رہا ہوں بولو سیگرٹ کا کش لگا کر فون کان لگایا۔۔۔۔۔

عنصر خبر آئی ہے اس نے ٹکٹ بک کروائی تھی۔۔۔۔

کب کی۔۔؟؟

عنصر زرا چونک کر سیدھا ہوا۔۔۔۔۔۔

ایک ہفتے پہلے کی اب تک تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقابل نے بات ادھوری چھوڑ دی

۔۔۔۔۔

اسے ہلکا نہیں لینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

شٹ نہیں۔۔۔۔۔۔

فون کے اس طرف شخص پہلی بار اپنے دوست کے لہجے میں موجود پچھتاوے کو محسوس کیئے چونک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہیں تم اس سے محب۔۔۔۔

ٹون۔۔ٹون۔۔۔ٹون۔۔۔۔

فون کٹ گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حد ہوتی ہے ایک طلاق یافتہ عورت کے ساتھ اس کے بیٹے کو بھی پالنا پڑے گا

باپ کے پاس رہے گا یاں ماں کے پاس------

میں نے نہیں رکھنا چاہتا اسے-----

لے کر دفعہ ہو جاؤ----

بیٹا تمہارا اس کے سواہ کوئی بھی نہیں-------

میں جا رہی ہوں-------

www.novelsclubb.com

کچھ بھی نہیں بچے گا

داؤد میں جا رہی ہوں-----

نہیں----وہ رونے لگا ہاتھ میں پکڑا لال رنگ کا چھوٹا سا ڈبہ پوری شدت سے سامنے سنک کر اوپر بنے شیشے پر مارا جو چھناکے کی آواز سے ٹوٹا تھا------

سب چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

!!!! گھٹتی سسکیاں پھولتا ہوا سانس۔۔۔۔۔

سر عمر۔۔۔۔۔

کشوہ نے بے یقینی سے مقابل گاڑی پر براجمان سر عمر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔

عمر سر پکڑے باہر آیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔اس نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

یس سر آئی ایم فائن۔۔۔۔۔۔

اس نے شرمندگی سے عمر کی گاڑی کا حال دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ اکیلی یہاں پر کیا کر رہی ہیں اگر آپ کو ڈرائیو کرنی نہیں آتی تو گاڑی کے کر نکلتے کیوں ہو کہاں ہے آپ کے ہسبنڈ۔۔؟؟؟

لہجہ یک دم ہی تلخ ہوا تھا

کیا۔۔۔کیا مطلب سر یہاں میرے شوہر کی بات کہاں سے آگئی۔۔۔۔۔

کشوہ کو غصہ چڑھا اس کی غلطی تھی وہ مانتی تھی مگر یہاں داؤد کی بات کہاں سے آگئی ۔۔۔۔

ہاں تو اس نے ہی بھیجا ہو گا۔۔۔۔۔۔

وہ بے مطلب غصہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا میں شادی شدہ ہوں یا نہیں مجھے یہاں میرے ماں باپ نے بھی بھیجا ہو سکتا ہے

سرد لہجے میں بولا تھا کشوہ نے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سوچ رہی تھی داؤد بہت پوزیسو ہے اس کے لیے۔۔۔۔۔۔۔ مگر اسے بھی کہاں اب برداشت تھا کوئی داؤد کے خلاف کچھ بولے۔۔۔۔۔

عمر سٹپٹایا۔۔۔۔۔

نہیں وہ۔۔۔۔۔۔

سر آپ کا جو بھی نقصان ہوا کے بتادیں میں ہے کروں گی ابھی مجھے یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔۔۔۔

نقصان ہی تو نہیں بڑھا جا سکتا۔۔۔وہ اس کی نقاب سے جھانکتی آنکھوں میں دیکھ کر دھیما سا بڑبڑایا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔!؟؟

نہیں کوئی بات نہیں نیکسٹ ٹائم گاڑی آرام سے چلایئے گا۔۔۔آپ جائیں یونیورسٹی آپ کو دیر ہو رہی ہو گی

www.novelsclubb.com

مجھے بھی اسے ٹھیک کروا کر یونیورسٹی جانا ہے۔۔۔۔۔

کشوہ دو منٹ ادھر کھڑی رہی۔۔۔۔۔

آجائیں سر میں آپ کو یونیورسٹی چھوڑ دیتی ہوں

اتنا کہہ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی

عمر نے چونک کر اس کے پر وقار وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

مکینک کو آنے میں دیر تھی اور تھوڑی دیر بعد عمر کی کلاس وہ سر جھٹک کر گاڑی کی طرف بڑھا ابھی وہ پرنٹ دور کھولتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گاڑی سے کشوہ کی آواز گونجی۔۔۔۔

سر اگر آپ پیچھے بیٹھ جائیں تو زیادہ مناسب ہو گا۔۔۔۔۔۔

عمر خاموشی سے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

بلاشبہ اس لڑکی کی ذات میں کشش تھی جو اسے بری طرح اپنی گرفت میں لیتی تھی مگر وہ اس کے لیے لاحاصل تھی۔۔۔۔

اور نہ محرم بھی۔۔۔۔۔۔

کہتے ہیں اگر عورت اپنے کردار کے لیے بہت مضبوط ہو تو کسی میں اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

اپ یونیورسٹی کیوں جارہی تھیں۔۔۔۔۔

گاڑی کی خاموش فضاء میں عمر کا عجیب سوال گونجا۔۔۔۔

سر یونیورسٹی کیوں جایا جاتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں اب تو آپ کی شادی ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ نہیں روک پارہا تھا خود کو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر آپ میری شادی کو ے کرا تنے ابسیسڈ کیوں ہے گاڑی یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس روک کر کشوہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔

نہیں ویسے ہی پوچھا تھا۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔لاحاصل شہ کے پیچھے دوڑنا فقت بے وقوفی کے سواہ کچھ نہیں ۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلتی۔۔۔۔۔۔

ایڈمنسٹریٹو آفس کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!!شیری۔۔۔

مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔۔

!!!شیری۔

حسنہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جسے شہریار نے جھٹک دیا

سوری شیری میری وہ آٹینشن نہیں تھی۔۔۔۔پلیز خفامت ہو میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر پلیز خفامت ہو مجھ سے ہاتھ زور سے تھامے وہ رونے کے در پر تھی

۔۔۔۔۔

مگر مس جتوئی یہ آپ کا آخری سمسٹر ہے اور چند ہی دنوں میں آپ کے فائینلز ہیں

۔۔۔۔۔

یس میم مجھے معلوم ہے میں پھر بھی سمیسٹر فریز کروانا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

ایک دفعہ سوچ لیں ایک سال کے لیے بات ٹل جائے گی آپ نیکسٹ ائیر سے جوئن کر پائیں گی۔۔۔۔

سوچ لیا میم۔۔۔۔۔

آپ کے کریئر کا سوال ہے۔۔۔۔

میری زندگی کا سوال ہے میڈیم۔۔۔۔۔

آنکھیں پرامید تھیں۔۔۔۔۔

اس نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔۔۔۔۔

وش یو بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔

سائن کر کے پیپر اس کی جانب بڑھاتے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مال کی ایک دکان میں کھڑی اپنے لیے ٹوپ بسند کر رہی تھی جب اپنے پیچھے سے آواز آئی۔۔۔۔

وہ دیکھو تمنا جتوئی یوٹیوبر

افففف میں بندی کی کیوٹنیس کی فین ہوں یار۔۔۔۔۔کیا بولتی ہے۔۔۔۔۔

اس کے کپڑے اتنے پیارے ہوتے ہیں

میم۔۔۔میم آپ تمنا جتوئی ہیں نہ دم سے اس دکان میں رش لگ گیا۔۔۔۔

سکیورٹی گارڈ فوراً الرٹ ہوئے

تمنا ایک پل کو ہڑبڑائی پھر کمال اعتمادی کے ساتھ ان کے ساتھ سیلفی لینے لگی

جب تھوڑے دور فورڈ کارٹ میں تمنا کی نظریں تھمی تھی۔۔۔۔۔

!!!!حسنہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم ڈاکٹر۔۔۔

وعلیکم السلام مسسز جتوئی۔۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟

.... الحمدللہ ڈاکٹر میں ٹھیک یہ لیں فائل

جی جیسا آپ نے کہا میں نے بالکل ویسا ہی کیا۔۔۔پر مجھے اب ڈر لگ رہا ہے کہیں انھوں نے اپنے ساتھ کچھ۔۔۔۔

آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے۔۔۔۔

ڈاکٹر رفت کو کشوہ کے ان دیکھے شوہر پر رشک آیا تھا

مسسز جتوئی اب جب آپ نے اپنے شوہر کو ٹھیک کرنے کی ٹھان ہی لی ہے تو رسک لینے میں ڈر کیسا۔۔۔؟؟

نہیں ڈاکٹر میرے میں اتنی ہمت نہیں کہ میں داؤد کو کھونے کا رسک لوں۔۔۔۔

لہجے میں بلا کی محبت اور بے بسی تھی۔۔۔۔

اللہ پر یقین رکھیں وہ اپنے بندوں کو گنجائش سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔۔۔

بے شک ڈاکٹر مجھے اللہ پر سب سے زیادہ یقین ہے اور اسی یقین کے سبب آج میں یہاں پر موجود ہوں۔۔۔۔

اچھا آپ بتائیں اب تک کیا کیا تبدیلی محسوس کی آپ نے۔۔۔؟؟

جی ڈاکٹر میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو تمہاری وجہ سے بچے مجھ سے خفا ہوتے ہیں وہ جاننا چاہتے ہیں مجھے تمنا سے اتنی محبت کیوں ہے۔۔۔۔

ہاتھ میں تصویر کو محبت سے نہارتے خفا خفا سے بولے۔۔۔۔۔۔

داد جی۔۔۔۔۔۔ باہر سے آتی آواز پر داد جی آنکھیں صاف کیئے فریم چھپا گئے

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر"۔۔۔۔۔لاحاصل شہ کے پیچھے دوڑ نافقت بے وقوفی کے سواہ کچھ نہیں

"۔۔۔۔۔۔

عمر جانے کتنی دیر اس ایک جملے کو سوچی جا رہا تھا۔۔۔۔تو کیا وہ اس کی آٹینشن محسوس کر چکی تھی۔۔۔۔؟!

تو اس نے پہلے ہی کیوں نہیں روک دیا مجھے۔۔۔۔

دماغ میں یہ سوال کُرلایا۔۔۔۔

اپنے آفس میں بیٹھا خود سے ہی جنگ چھیڑے گہری سوچ میں ڈوبا تھا جب اسے نسوانی آواز آئی تھی۔۔۔۔بہت قریب سے

صاف سی آواز۔۔۔۔۔۔

دیکھو اللہ نے جسے جس کے نصیب میں لکھنا ہوتا ہے اسے وہ ہی ملتا ہے پھر چاہے آپ اسے پاکر کھو دو یا کھو کر پالو سب نصیبوں کا کھیل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

یہ آواز زینب کی تھی۔۔۔۔۔

یہ کب سے سمجھ دار ہو گئی۔۔

ہاہاہا۔۔۔ عمر کو محسوس نہیں ہوا اس کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

سوری شیری میری وہ آٹینشن نہیں تھی۔۔۔۔پلیز خفامت ہو میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر پلیز خفامت ہو مجھ سے ہاتھ زور سے تھامے وہ رونے کے در پر تھی

۔۔۔۔۔

جب گاڑی ایک دم رکی تھی حسنہ نے چونک کر دیکھا یہ ان دونوں کے پسندیدہ مال تھا۔۔۔۔۔۔۔

!!!شیری۔۔

چلو وہ اسے فورڈ کارٹ لے آیا تھا۔۔۔

محبت کی ہے تم سے ہوس نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔معلوم ہے تم نے کھانا نہیں کھایا ہو گا۔۔۔۔۔

ضبط کے گہرے مراحل کو تہہ کرتے وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو شیری۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔

کشوہ گھر لوٹی تو آج قدرے خاموشی خاموشی سی تھی گھر میں۔۔۔۔وہ سر جھٹک کر تیسری منزل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تو اس کی آنکھیں بڑی ہو گئی ہر شہ اسی طرح اپنی جگہ پر پڑی تھی جیسے وہ صبح چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد اپنا بیگ وہاں ہی چھوڑے بھاگتی ہوئی واشروم کے دروازے کے پاس جا کر دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔۔۔۔

داؤد دروازہ کھولیں۔۔۔۔

!!!! داؤد میں کشف

داؤد میں پکا وعدہ میں کہیں نہیں جاؤں گی پلیز داؤد

اسے خود پر غصہ آیا وہ کیوں گئی صبح اسے نہیں جانا چاہیئے تھا۔۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر خیال آتے الماری کی طرف بڑھی۔۔۔

!!!ماسٹر کی۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔اسکے کمرے میں ماسٹر کی کہاں سے آئی۔۔۔۔

!!!آہ۔۔۔۔داؤد۔۔

اس نے زور لگایا مگر دروازہ آرام سے ہی کھل گیا۔۔۔۔

دروازہ تو کھلا ہی ہوا تھا مگر وہ اپنی ہڑ بڑی میں محسوس ہی نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔

داؤد۔۔۔!! وہ اپنے گھٹنوں میں سر دیئے وہاں کورنر میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

کشوہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔ کشوہ نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

داؤد نے سر اٹھا کر خالی آنکھوں سے دیکھا

اس آنکھوں میں بے گانگی دیکھ کر کشوہ کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد نے ہاتھ بڑھا کر کشوہ کا نقاب ڈھلکا دیا۔۔۔۔۔۔

بے گانگی سے بھرپور خالی آنکھیں برداشت سے باہر ہو گئیں تو کشوہ نے تڑپ کر ان پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

آنکھوں سے آنسو پھسلے۔۔۔۔۔

!!! داؤد آئی ایم سوری

وہ معافی مانگ رہی تھی۔۔۔۔

مگر وہ تو خاموش تھا نہ طوفان کے بعد کی خاموشی تھی یہ ایک طوفان اس کی ذات سے ہو کر گزرا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا۔۔۔وہ بغیر کسی مزاحمت کے اٹھ گیا۔۔۔۔

کٹپتلی کی طرف اس کے اشارے پر چلنے لگا کشوہ کو لگا اس کی اتنے دنوں کی محنت ضائع ہو گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد میں آئی ساری تبدیلیاں ایک دم پھر غائب ہو گئی۔۔۔۔

وہ پھر خاموش ہو گیا۔۔۔۔اگر اسے معلوم ہوتا کہ آج اس کے جانے کو داؤد اتنا دل پر لے گا تو وہ کبھی مر کر بھی نہ جاتی۔۔۔۔

تمنا شاپنگ کر کے گھر لوٹی تو سیدھا رخ کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔آج تو بہت تھک گئے۔۔۔۔۔انگڑائی لے کر شاپنگ بیگز بیڈ پر پھینکتے سر کے بل چت سے لیٹی تھی۔۔۔۔۔

کب موبائل فون بلنک ہوا تھا۔۔۔۔

تمنا نے پہلے اگنور کیا مگر جب مسلسل فون رنگ ہوا تو تمنا نے کسلمندی سے فون پکڑا۔۔۔۔

!!!ہیلو تمنا جتوئی سپیکنگ

یس۔۔۔۔

یس۔۔۔

کیا۔۔؟؟

وہ چونک کر اٹھی تھی

www.novelsclubb.com

کب۔۔؟؟کہاں؟؟کونسے چینل پر۔۔۔۔؟؟

جی جی میں آپ کو کرتی ہوں کال اوکے اوکے۔۔۔۔وہ بوکھلائی سی اٹھی تب ہی کمرے میں حسنہ آئی

!!!حسنہ حسنہ

آہ۔۔۔۔مجھے ماڈلنگ کی آفر آئی ہی اسے زور زور سے گھماتے وہ چہک رہی تھی

۔۔۔۔۔

حسنہ نے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔۔

مگر تمنا اپنی خوشی میں اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات نہیں دیکھ سکی۔۔۔۔

تو اب۔۔۔؟؟؟

حسنہ کے لہجے میں خار تھی۔۔۔۔

تو کیا او بو یسلی میں ہاں کروں گی ابھی جا کر دادجی کو بتاتی ہوں۔۔۔۔مجھے پورا یقین ہے وہ بھی بہت خوش ہو گے۔۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی تم چاہے جو بھی کرو تمہیں ہر بات کی اجازت ہے۔۔۔۔۔

وہ بڑبڑائی تھی مگر کمرے سے نکلتی تمنا نے صاف صاف سنا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب تمہارا اس بات کا ہاں۔۔۔۔۔

ماتھے پر بلوں کا جال بچھائے اس نے حسنہ کو کلائی سے تھاما۔۔۔۔

ہاں تو صحیح کہہ رہی ہوں میں تمہیں ہر بات کی چھوٹ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب دادجی تمہاری یہ بات بھی مان لیں گے۔۔۔۔۔

ایسا میں ہر گز نہیں ہونے دوں گی تمنا کی آنکھوں میں دیکھا کر چیلنجنگ انداز مین کہتی اسے آگ لگا گئی۔۔۔۔۔

تم تمنا جتوئی کو چینلج کرو گی تمنا وقار جتوئی۔۔۔۔۔

داد جی کی لاڈلی تمنا جتوئی تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ حسنہ کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں میں حسنہ سعید جتوئی تمہیں چیلنج دے رہی ہوں تمہاری یہ خواہش خواہش ہی رہ جائے گی تمنا ہر بات نہیں منوا سکتی تم داد جی سے اور نہ ہی ہر بات کی اجازت وہ تمہیں دیں گے۔۔۔۔۔

اوو آئی سی۔۔۔۔۔ برسوں کا زہر نکل رہا ہے میری چہیتی کزن کے دل سے۔۔۔۔۔۔۔

بٹ یو نو واٹ؟؟؟ حسنہ سعید جتوئی مجھے ہر چیز کی اجازت چاہیئے بھی نہیں سپیشلی "بوائے فرینڈز" رکھنے کی اجازت۔۔۔ تو بالکل نہیں۔۔۔۔

بوائے فرینڈز "پر خاصا زور دیا۔۔۔"

کیا مطلب۔۔۔۔۔؟؟؟

حسنہ کا سانس اٹکا

مطلب بہت ہی صاف ہے کزن تم میرے راستے کا پتھر بنو گی تو میں تمہاری زندگی کا وہ مشکل وقت بن جاؤ گی جو کبھی ختم نہیں ہو گا اور پھر تمہیں صدا افسوس رہے گا میرے راستے میں آنے کا۔۔۔۔

بکواس مت کرو تمنا تم اتنا گر جاؤ گی جو اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے جھوٹ بولو گی۔۔۔۔۔

کمال پر اعتمادی ہے۔۔۔۔۔ائی لائیک یور کانفیڈینس۔۔۔۔۔

مگر تصویریں تو جھوٹ نہیں بولتی ویسے تمہاری چوائس اتنی کوئی خاص نہیں ہے

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا گال تھپتھپا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے جلانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی تمنا نے۔۔۔۔۔۔

ویسے مجھ سے بہتر کون جان سکتا ہے تمنا وقار جتوئی دل میں میل رکھنا تو تمہاری پرانی عادت ہے۔۔۔۔۔

جیسے تم نے دادجی کے کان بھر بھر کر کشوہ کی شادی اس پاگل سے کروائی۔۔۔۔۔

تمنا نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

حسنہ نے یہ باتیں دادجی کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر سنی تھیں۔۔۔۔۔

اوو تو بوائے فرینڈ رکھنے کے علاوہ چوری چھپے باتیں سننا بھی تمہارا شوق ہے سن کر افسوس ہوا۔۔۔۔

تم میری امیدوں پر پورا اتری حسنہ میڈیم۔۔۔۔۔

اور اس واقع سے عقل لینا تمنا اپنے راستے اور خوابوں میں آنے والوں کو وہاں کے جا کر مارتی جہاں اسے پانی بھی نصیب نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ روٹی کے لقمے بنابنا کر داود کو کھلا رہی تھی۔۔۔۔خود ایک نوالہ بھی حلق سے نہیں اتارا۔۔۔۔۔

عصر کی نماز بھی چھوٹ گئی تھی اس کی اور اب مغرب کا وقت تھا۔۔۔

کشوہ نے داؤد کو کھانا کھلا کر دوائی دی اب اپنے دُکھتے سر کے ساتھ بستر پر لیٹی تھی ۔۔۔۔۔

مغرب کا وقت بھی دھیرے دھیرے گزر رہا تھا۔۔۔۔

داؤد کی نظریں بیڈ کے تھوڑے قریب فرش پر تھیں جہاں روز اسی وقت کشوہ نماز ادا کرتی تھی۔۔۔۔۔

کشوہ نے اسے ہنوز بیٹھے دیکھ کر سر دبایا سر میں شدید درد تھی۔۔۔۔

بابا آئی مس یو آپ کی کشو کمزور ہو رہی ہے۔۔۔۔۔بہے کمزور وہ آپ کی طرح توازن نہیں رکھ پا رہی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!نہ اپنی ذات میں نہ اپنے سے جُڑی ذات میں۔۔۔

نہ وہ سائیکالوجسٹ بن پائے گی اور نہ ہی وہ داؤد کو ٹھیک کر پائے گی وہ کسی قابل !!!!نہیں۔۔۔۔

وہ ناامیدی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

ناامیدی کفر ہے "کمرے کی دیواروں نے سرگوشی کی مگر وہ سرگوشی ایک " "دوسرے سے ٹکڑا کر مدہم تر ہو گئی۔۔۔

دادجی مجھے آپ سے عنصر اور تمنا کے بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔۔

خمسہ جتوئی دادجی کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔

ہاں بڑی بہو کیا بات کرنی ہے بچوں کے بارے میں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی میں تمنا کو عنصر کی دلہن بنانا چاہتی ہوں خمسہ جتوئی نے مسکرا کر کہا

۔۔۔۔۔۔

تمنا۔۔۔ عنصر۔۔۔دادجی نے پُرسوچ انداز میں کہا۔۔۔

!!کیا بچے راضی ہیں؟؟

دادجی عنصر تو راضی ہے اور رہی بات تمنا کی تو وہ ٹھہری آپ کی لاڈلی وہ کیوں بھلا آپ کو انکار کرے گی۔۔۔بلکہ میرے خیال سے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا کیونکہ اس طرح وہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہے گی آپ کے پاس خمسہ جتوئی جیسے سارا کچھ سوچ کر آئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بڑی بہو بے شک تمنا کو میں نے پالا مگر اس کے ماں باپ کے بغیر اس کی زندگی کا یہ فیصلہ میں نہیں لے سکتا

اگر وقار اور چھوٹی بہو کو کوئی مسئلہ نہیں تو پھر نیک کام میں دیری کیسی۔۔۔۔

جی دادجی میں بھی یہ ہی چاہتی دیری نہ ہو خمسہ جتوئی نے چائے کا کپ ان کی طرف بڑھا کر کہا۔۔۔۔۔۔

!!اس نے خود خوشی کرلی ہے عنصر۔۔۔

زین۔۔۔ مگر۔۔۔۔ تمہیں۔۔کیسے۔۔؟؟؟

مجھے اس کے دوستوں سے پتا لگا اس نے خود خوشی کرلی ہے۔۔۔۔

شٹ عنصر نے اپنا سر دبایا۔۔۔۔

اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے عنصر وہ بہت ہی کمزور اور بزدل۔۔۔۔۔

شش!!!اللہ اس کی مغفرت فرمائے۔۔۔۔۔۔

عنصر نے کال ڈسکنیکٹ کر دی

!!!! تم میری زندگی کا ماضی ہو

www.novelsclubb.com

خوش کن سا۔۔۔۔۔

تو کبھی بری یاد سا۔۔۔۔۔۔

دل کو خوش فہم کرنے والا۔۔۔۔۔

تو کبھی دل سلگانے والا۔۔۔۔

میں نے سوچا ہے تمنا کی شادی عنصر سے کروادوں اس طرح وہ مجھ سے دور نہیں جائے گی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا فیصلہ ہے نہ۔۔؟؟؟

سوال کیا تھا معصومیت سے۔۔۔۔۔۔

اس بہانے تم بھی دور نہیں ہو گی۔۔۔۔

تصویر کو دیکھتے آنکھیں پھر نم ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

گہری رات میں اندھیرے کے باعث کچھ بھی دیکھنے کے قابل نہیں تھا کمرے کا نائٹ بلب بھی خراب تھا اس لیے اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔۔۔

ہمیں بچائے۔۔۔کوئی تو ہمیں بچائے ان وحشیوں سے۔۔۔۔۔

مدد کرو میری مدد۔۔۔

ہمیں مت کریں رسوا۔۔۔۔۔۔

خود کو بچاتی تڑپتی بنت ہوا بے بسی کی آخری حدوں پر تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خدا غارت کرے تمہیں بزدل انسان خدا تمہیں عبرت بنائے

تمہاری بہن بیٹی بھی ہوں ہی رسوا ہو۔۔۔۔

بزدل کمینے۔۔۔۔۔۔۔

پھٹی آستینوں سمیت ہاتھ پاؤں مارے

اللہ کے لیے مدد کردو۔۔۔۔

اللہ مدد کر میری۔۔۔۔۔کوئی تو بچائے۔۔۔۔

کوئی تو آئے۔۔۔۔۔

نسوانی چیخیں رات کے اس پہر وحشت ناک لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

تم بھی تڑپو گے۔۔۔۔۔۔۔

تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بچے گا۔۔۔۔۔۔

!!!! سب ختم

!!!نہیں۔۔۔۔۔۔

ایک دم وہ اٹھا تھا چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد کیا ہوا ہے داؤد۔۔۔کشوہ داؤد کی چیخ سن کر اٹھی تھی اس کی بگڑتی حالت دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

داؤد کیا ہوا ہے؟!!داؤد۔۔۔۔۔اسے گیلی آنکھوں سے سر تھامے دیکھ کر کشوہ نے روتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کہاں برداشت ہو رہے تھے اس سے داؤد کے آنسوؤں۔۔۔۔

داؤد اس کی آنکھیں صاف کیئے چہرے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

نہیں ہم۔۔۔نے غلط نہیں کیا۔۔۔کچھ بھی نہیں مما۔۔۔۔۔

نہیں کیا ہم نہیں ہیں زانی۔۔۔۔۔

نہیں ہم۔۔۔۔کشف۔۔۔۔نہیں پیں ہم زانی۔۔۔۔

نہیں ہیں اس کے گالوں سے تھامے یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

کشوہ گنگ ہوئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دم ہوش آیا۔۔۔

ہاں نہیں ہیں آپ زانی آپ میرے داود ہیں اچھے داؤد میری بات مانتے ہیں

۔۔۔۔۔۔

نہیں ہم۔۔۔نے غلط نہیں کیا۔۔۔کچھ بھی نہیں مما۔۔۔۔۔

نہیں کیا ہم نہیں ہیں زانی۔۔۔۔۔

نہیں ہم۔۔۔۔کشف۔۔۔۔نہیں ہیں ہم زانی۔۔۔۔

نہیں ہیں اس کے گالوں سے تھامے یقین دلا رہا تھا۔۔۔۔

کشوہ گنگ ہوئی۔۔۔۔۔

پھر ایک دم ہوش آیا۔۔۔۔

ہاں نہیں ہیں آپ زانی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!آپ میرے داود ہیں۔۔۔۔

اچھے داؤد۔۔!!!میری بات مانتے ہیں۔۔۔۔۔۔

نہیں ہوں میں اس کی سانس پھولنے لگی تو کشوہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے

اس کی کمر کی پشت پر ہاتھ سے سہلا رہی تھی تاکہ اس کی سانس بحال ہو۔۔۔۔

داؤد مجھے بتائیں کیا ہوا ہے؟؟؟داؤد پلیز اپنے درد مجھے دے دیں مجھ سے نہیں

برداشت ہو رہا ہے آپ کا دکھ۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح اسے یقین دلا رہی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد آپ کی کشف ختم ہو جائے گی اسی ہاتھ کی پشت پر اپنا سر ٹکائے رونے کے در پر

تھی

بتا دیں کو نسا دکھ آپ کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔۔۔۔۔

داؤد وہاں سے اٹھا تو کشوہ کو لگا اس کی محبت اور محنت دونوں دھری کی دھری رہ گئی ہیں

مگر پھر ایک دم۔۔۔۔۔۔

وقت تھما تھا۔۔۔۔۔

دھڑکنیں رقصم ہوئیں۔۔۔۔۔۔

داؤد نے اسے کلائی سے تھام کر امیدوں کے نئے در کھولے تھے۔۔۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

داد جی۔۔۔۔داد جی تمنا دروازہ نوک کر کے اندر آئی تو خمسہ تائی کو وہی پر دیکھ کر چونک گئی۔۔۔۔

او بچہ آو چائے یا کافی کچھ لو گی۔۔۔؟؟شیریں لہجے میں پوچھا

نہیں تائی جی بس داد جی سے بات کرنی تھی۔۔۔۔اس نے کندھے اُچکا کر کہا۔۔۔۔

اچھا تم داد جی سے بات کرو میں تمہارے لیے سنیکس بھیجتی ہوں۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

داد جی داد جی خوشی سے چہکتے انھیں اٹھا کر گھمانے لگی۔۔۔۔

اللہ کی پناہ تمنا بچے بوڑھے دادا پر رحم کرو کوئی ہڈی ہل گئی تو چکراتے سر کے ساتھ وہ اس کے سر پر پیار سے چپت لگا کر بیٹھے تھے۔۔۔۔

اوو سوری داد جی خوشی میں بھول گئی۔۔۔اپ پانی پیئیں۔۔۔ان کے آگے پانی کا گلاس بڑھاتے وہ متفکر لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

آج کونسی فرمائش پورے کروانے آئی ہے میری لاڈلی۔۔۔۔گلاس پکڑے شریر لہجے میں کہا

تو تمنا کھلکھلا کر ہنسی۔۔۔۔

دادجی میرا خواب پورا ہو رہا ہے اور مجھے پورا یقین ہے آپ مجھے ہمیشہ کی طرح سپورٹ کریں گے۔۔۔۔۔۔۔

ہمم ضرور۔۔۔ایک فیصلہ میں نے بھی کیا ہے تمہارے لیے

دادجی نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔۔۔

حکم کریں دادجی آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔

مجھے اپنی بچی سے یہ ہی امید تھی۔۔۔۔

پہلے تم مانگو کیا مانگنے آئی ہو۔۔۔۔۔

نہیں دادجی پہلے آپ حکم کریں۔۔۔۔۔۔

!!!! پہلے ہماری لاڈلی

دادجی مجھے میرے پسندیدہ چینل کی طرف سے ماڈلنگ کی آفر آئی ہے۔۔۔۔۔۔

چہرے پر بلا کی خوشی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں سناٹا چھایا۔۔۔۔۔

دادجی آپ کو خوشی نہیں ہوئی کیا۔۔۔۔

تمنا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

تمنا ہم چاہتے ہیں آپ کی شادی عنصر سے ہو جائے۔۔۔۔۔۔

تمنا کو لگا جتوئی کی چھت اس کے اوپر گر گئی ہو۔۔۔۔۔

رات کا سماں تھا

www.novelsclubb.com

جب دو وجود ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کیئے ٹیک لگا کر بیٹھے اپنے اپنے دل کا حال بیان کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ وجود جو کائنات کے خوبصورت ترین رشتے میں بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

جس میں بندھ کر مسلمان کا نصف ایمان پورا ہوتا ہے۔۔۔۔

جس میں دو وجودوں کو ایک دوسرے کا لباس بنا دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

جب خاموش فضاء میں نسوانی آواز گونجی تھی

ٹرانس سی کی کیفیت میں بولتی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

سب سے زیادہ لاڈلی بابا کی رہی ہوں۔۔۔۔۔

بالکل ویسی لاڈلی جیسی تمنا دادجی کی ہے ویسے ہی جب ضد کروں تو ضد پوری کرتے

نخرے کروں تو لاڈ اٹھاتے۔۔۔۔۔

ہر چیز میں مجھے سپورٹ کرنے کے لیے بابا ہمیشہ آگے رہتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے لگتا تھا میں بہت خوش نصیب ہوں میرے بابا مجھ پر جان وارتے تھے۔۔۔۔

پتا ہے بابا نے شروع سے ہی بہت سختی رکھی تھی کہ جو مرضی کرو مگر نماز کی ادائیگی

میں کوتاہی مت کرنا۔۔۔۔۔۔

میں بہت چور تھی کبھی کبھی فجر کا وقت نکال دیتی تو کبھی مغرب کا کیونکہ دونوں ہی نمازوں کا وقت دوسری نمازوں کی نسبت مختصر تھا تو ایسے ہی بیٹھے بیٹھے وقت گزار دینا اور پھر خود پر ملال کرنا کہ وقت تو نکل گیا۔۔۔۔۔

"اسے شدت سے اپنی دونوں نمازوں کو چھوڑنے کا دکھ ہوا۔۔۔"

کبھی کبھی بابا ناراض ہو جاتے تھے تو کبھی سمجھانے بیٹھ جاتے۔۔۔۔۔پھر دھیرے دھیرے یہ عادت اتنی پکی ہو گئی کہ میں ہی اٹھ کر بابا کو بھی نماز کے لیے اٹھانے لگی ۔۔۔۔۔پھر جب مجھ پر اللہ کا کرم ہوا میں نے پردے کا ارادہ کیا تو تقریباً سب ہی خلاف ہو گئے سب کو کوئی نہ کوئی مسئلہ تھا یہاں تک کہ مما بھی مگر بابا۔۔۔ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے بابا نے۔۔۔۔میرے آئیڈیل۔۔۔۔۔۔مائن فرسٹ لو۔۔۔۔۔ میری دعا ہے اللہ میرے بچوں کو بھی میرے بابا جیسے بابا دیں مجھے میرے بابا جیسے شوہر دیں جو رشتوں میں توازن رکھنا جانتے ہوں صحیح اور غلط کے درمیان واضح فرق کو جانتے اور محسوس کرتے ہوں۔۔۔۔۔۔

پھر ایک دن بابا مجھے چھوڑ گئے۔۔۔

اس کی ہچکی بندھی۔۔۔۔

بابا چلے گئے مجھے چھوڑ کر اپنی چندہ کو اپنی کشو کو۔۔۔۔۔۔۔

بیت سی اچھی عادتیں ڈال کر۔۔۔ مماور کنگ وومین بن گئی اور پھر کشوہ اکیلی ہو گئی تھی مگر پھر پھوپھو نے کشوہ کو سمیٹ لیا۔۔۔۔۔

اسے پیار دیا۔۔۔۔بہت دیا۔۔۔۔

اور پھر ایک دن پھوپھو بھی چھوڑ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ کو اکیلا کر دیا سب نے کشوہ نے بھی لوگوں سے دل لگانا چھوڑ دیا۔۔۔۔

کشوہ نے اللہ سے دل لگایا اپنے سارے دکھ اپنی خوشیاں اپنے اللہ کے ساتھ شئیر کرنی شروع کر دی۔۔۔

سب کو لگتا ہے کشوہ مغرور ہے۔۔۔۔ نہیں کشوہ کے پاس اب دوسروں کے لیے ٹائم نہیں ہوتا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا تو ایک ہی خواب تھا اپنے بابا کی خواہش پوری کرنی ہے اور بہت پڑھنا ہے بہت زیادہ۔۔۔۔

کشوہ کے پاس پھر آہستہ آہستہ دو ہی کام رہ گئے تھے پڑھائی اور اللہ سے باتیں جنہیں وہ بہت خوش اسلوبی سے پورا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر یوں ہوا ایک دن اس کا امتحان تھا۔۔۔۔۔

!!! زندگی کا امتحان

!!! جس میں اسے پاس ہونا تھا پھر پتا ہے اس نے کیا کیا؟؟

www.novelsclubb.com

اس نے سارے فیصلے پھر اپنے رب کے آگے رکھ دیئے اور

۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔پھر۔۔۔اس شادی آپ سے ہو گئی۔۔۔۔بس اتنی سی کہانی تھی میری اب تک کی زندگانی کی۔۔۔۔

سر کی پشت کے سر جوڑے گہرا سانس لے کر بتایا۔۔۔۔۔۔

نکل جاؤ یہاں سے دانیہ جتوئی۔۔۔۔

ن۔ نہیں۔۔۔ نہیں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔

سائیں۔۔!!!ایسے مت کریں۔۔۔۔۔۔اپنے بیٹے کو دیکھیں پانچ سالہ داؤد کو گود میں اٹھائے وہ روتی تڑپتی اپنے سفاک شوہر کے ترلے منتوں پر اتر آئیں۔۔۔۔۔

یہ ابھی تک گئی نہیں یہاں سے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم بتا رہے ہیں یہاں تو آپ کی پہلے بیوی اور بیٹا اس گھر میں رہے گا یاں پھر میں

مت کریں میرے ساتھ ایسا میں کہا جاؤں گی۔۔۔۔داد جی برداشت نہیں کر سکیں گی

رحم کریں سائیں۔۔۔۔میں۔۔۔میں ایک کونے میں پڑی رہوں گی۔۔۔۔۔

خدا کے لیے مجھے اپنی زندگی سے یوں بے دخل مت کریں۔۔۔۔

سائیں ہم۔۔ہمارا۔۔۔۔داود آپ کا بیٹا۔۔۔۔

اماں سائیں آپ کا پوتا۔۔۔۔دانیہ جتوئی روتے بلکتے داؤد کو اماں سائیں کے قریب لے کر گئیں۔۔۔

اماں سائیں کرب سے آنکھیں موند گئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اس گھر میں تو مرد ذات کی چلتی تھی وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکی تھیں۔۔۔۔

شوہر کے انتقال کے بعد اب تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔

دانیہ پتر اپنی اماں سائیں کو معاف کر دے۔۔۔۔

ن۔ نہی۔۔ نہیں اماں سائیں آپ میرا آخری سہارا ہیں آپ سائیں سے بات کریں وہ کر لیں دوسری شادی میں نہیں روکوں گی۔۔۔۔۔ مگر مجھے یوں اس گھر سے اپنی زندگی سے بے دخل مت کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!!! علیم سائیں آپ طلاق کیوں نہیں دے رہے اسے۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں منزہ سائیں ہمیں ساتھ یہ ظلم مت کریں۔۔۔۔۔۔

!!! جلدی کریں۔۔۔۔۔ سائیں

منّزہ بیگم نے رانیہ کو روتے دیکھ کر بے زاری سے کہا۔۔۔۔

اپنی نئی نویلی بیگم کے چہرے کی بے زاری پڑھ کر انھوں نے آخری فیصلہ لیا۔۔۔۔۔

دانیہ جتوئی میں تمھیں طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔۔

طلاق دیتا۔۔۔۔۔

اپنی شکل لے کر یہاں سے غائب ہو جاؤ اور اپنے بیٹے کو بھی اور کبھی آئندہ اس در میں واپس نہ آنا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دانیہ کے بندھے ہاتھ ڈھلک گئے۔۔۔۔۔۔

باپ کے گھر سے رخصت ہوتے کونسی لڑکی یہ سوچتی ہے کہ اسے یوں بھی رسوا ہو کر اپنے باپ کے در میں واپس آنا ہو گا۔۔۔۔

خمسہ اور فائزہ جتوئی کو بہت تکلیف ہوئی تھی دانیہ جتوئی کے واپس آنے پر جبکہ سُریہ جتوئی پڑھیں لکھی خاتون تھیں انہیں اپنے نندوئی کے اس فیصلے پر شدید نفرت ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

بھائیوں نے بھی اپنی بہن کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا دانیہ جتوئی کے لیے جتوئی ہاؤس کی تیسری منزل کھلوادی گئی تھی۔۔۔۔۔

فرید جتوئی اپنی بڑی آپا کا حال دیکھ کر بے حال رہتے تبھی بار بار سُریہ جتوئی کو ان کی دل لگی کرنے کا کہتے۔۔۔۔۔

جس پر ان کی شریکِ حیات ان کا پورا پورا ساتھ دیتی۔۔۔۔۔۔

داد جی نے اپنی بیٹی کا دکھ دل پر لے لیا تھا کتنی محبت سے کتنے مان سے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے دوست کے گھر

رخصت کیا تھا جس حالت میں وہ واپس آئی تھی داد جی جیتے جی مر گئے تھے

اب وہ کس سے قطع تعلق کرتے ان کا دوست تو منوں مٹی تلے جا سویا ہوا تھا

پانچ سالہ داؤد کو ہمہ وقت داد جی کے کمرے میں گھسے دیکھ کر اٹھ سالہ عنصر کو غصہ تو بہت آتا تھا مگر اس نے اپنی ماں سے سنا تھا وہ یہاں پر مہمان ہیں جلد چلیں جائیں گے اس لیے وہ داؤد کو کچھ نہ کہے اسی وجہ سے وہ خاموش ہو جاتا۔۔۔۔

اور پھر آہستہ آہستہ جب اسے محسوس ہوا یہ مہمان اب یہاں سے کہیں نہیں جانے والے اس نے داؤد کو دھمکایا کہ داد جی کے کمرے کے باہر نہ نظر آئے وہ اسے

داؤد بھی ڈر کر دوبارہ وہاں نہیں گیا۔۔۔

اسے ڈرایا ہی اتنا گیا تھا۔۔۔۔

!! کبھی عنصر کی گھوریاں

!!! کبھی مامیوں کے دبے دبے طعنے۔۔۔

!!!! ماں کی جانب سے چپ کی تلقین

ایک دو دفعہ ان کا رشتہ دیکھنے کی کوشش کی گئی۔۔۔۔۔۔

مگر گھر میں کہرام برپا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

دانیہ جتوئی روئی تھیں۔۔۔۔بہت روئیں تھیں اتنا کہ سب ہی ڈر گئے تھے

www.novelsclubb.com

دادجی نے اپنے بیٹوں کو منع کر دیا تھا

اور پھر دانیہ جتوئی اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی وہ خوبصورت سی خوشبو بکھیرتی دانیہ جتوئی تو کہیں سے رہ ہی نہیں گئی تھی یہ تو کوئی اور تھیں اندر کو ڈھسی آنکھیں۔۔۔

خشک ہونٹ۔۔۔۔

سوکھا فاقے زدہ جسم۔۔۔۔

دادجی نے بھی خوف سے اپنی بیٹی کے کمرے میں جانا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

انہیں اس حال میں دیکھ کر دادجی کو تکلیف ہوتی تھی اور خود کو تکلیف سے بچانے کے چکروں میں اپنی بیٹی کو اکیلا کر گئے۔۔۔۔۔۔

کشوہ کی پیدائش میں جب سُریہ بیگم اور فرید جتوئی ننھی سی بچی کو تھامے تیسری منزل میں آئے تو انھوں نے دیکھا ننھا ساداؤد اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اپنی ماں کو کھانا کھلا رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سُریہ بیگم کے ساتھ فرید جتوئی کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

کبھی وہ انہیں نوالہ کھلاتا تو کبھی وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو نوالہ بنا کر کھلاتی

۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔فرید جتوئی نے گلا کھنکھارا۔۔۔۔

ماموں سائیں۔۔۔۔۔

داؤد ہاتھ جھاڑتا ان کے پاس آیا۔۔۔۔

جی بیٹا سائیں نیچے جھک کر اس کا گال چھوا۔۔۔۔

وہ میں مما سائیں کو کھانا کھلا رہا تھا آپ کھائیں گے کھانا۔۔۔۔معصومیت سے پوچھا گیا

نہیں بچے۔۔۔اپ نے کھانا کھالیا۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

ہنوز پیار سے پوچھا گیا۔۔۔۔

جی ماموں سائیں کھالیا۔۔۔۔

اچھا چلو تیار ہو جاؤ۔۔۔۔اج ہم کا ایڈمیشن کروانے جائیں گے سکول۔۔۔۔

رانیہ جتوئی نے نا سمجھی سے اپنے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

فرید!!؟؟

جی آپا مجھے معاف کر دیں سُریہ کی طبیعت خرابی کی وجہ سے میں داؤد کو وہ دوست نہ دے سکا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں فرید تمہیں کم از کم اپنی آپا یاد تو ہیں نہ نہیں تو دوسرے اپنی گڑیا کو بھول گئے۔۔۔۔۔

خیر میں بھی کیا بول رہی میری خواہش ہے میرا بیٹا بہت پڑھے بہت پڑھے اور کامیاب انسان بنے عورتوں کی عزت کرنے والا نہ کہ انہیں جوتی سمجھنے والا۔۔۔۔

ہمم آپا آپ ملی میری بیٹی سے کشوہ جتوئی۔۔۔!! ننھی سرخ سفید سی بچی کو سریہ بیگم نے رانیہ جتوئی کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

اسے تھامتے تھامتے دانیہ جتوئی کے ہاتھ رکے۔۔۔۔

نہیں فرید اسے یہاں سے لے جاؤ۔۔۔۔۔

اللہ اس کے نصیب بہت بلند کرے میں نہیں چاہتی میرے مقدروں کی سیاہی کا سایہ بھی اس ننھی جان پر پڑے۔۔۔۔

آپا کیسی دقیانوسی باتیں کر رہی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں۔ ہوتا

سیہ بیگم نے زبردستی کشوہ کو ان کی گود میں ڈالا۔۔۔۔۔

بچی کے کھلکھلانے پر دانیہ بیگم بھی بے ساختہ کھلکھلائی تھیں۔۔۔۔۔

داؤد بھی اپنی مما سائیں کے مسکرانے پر خوش ہوا اسے اس ننھی بچی پر بے ساختہ پیار ایا۔۔۔۔

لیٹل اینجل۔۔۔۔

!!! ننھا فرشتہ

دادجی کی چُپی بھی تب ٹوٹی جب گھر بھر میں ننھی تمنا کی کلکاریاں گونجی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا جتوئی داد جی کے لیے عزیز ترین ہستی تھی۔۔۔۔۔۔

گھر کے سب بچے بڑے ہونے کے ساتھ ہی اس بات کو محسوس کر چکے تھے

۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی کم ہی داد جی کے کمرے میں جاتا۔۔۔۔۔

وقت اپنی رفتار پر چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

بچے بھی بڑے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔اٹھارہ سالا عنصر کو سعید جتوئی نے یو کے بھیجنے کا ارادہ کیا۔۔۔۔

وہی دوسری طرف پندرہ سالا داؤد بھی اپنے کزنوں کا اپنے اپنے بابا سے پیار کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اس نے کبھی اپنی ماں کے منہ سے اپنے بابا کا ذکر نہیں سنا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زیادہ تو یاد نہیں پڑتا اسے مگر چند جھلکیاں دماغ میں آج بھی مقفود تھیں۔۔۔۔۔

اس کی ماں رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اپنے بابا سے ملنے کی خواہش رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

اور ایک دن اس کا بلاوا آ ہی گیا۔۔۔۔۔

اس کے بابا اسے لینے آئے تھے۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آئی وہ خوش ہو یا ں انکار کر دے۔۔۔۔۔۔

جانے کتنی دیر اپنی مما کے گلے لگا رہا۔۔۔۔۔دانیہ جتوئی نے اسے انکار نہیں کیا تھا بس اس کی پیشانی پر پیار کیا اور اپنا خیال رکھنے کی تلقین کی۔۔۔۔۔۔

وہ حقیقت پسند ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔سگا باپ اور سگی ماں کے بغیر اولاد رُل جاتی ہے

۔۔۔۔

اگر کل کو انہیں کچھ ہوتا بھی ہے تو کم از کم داؤد کے پاس ایک مستقل رہنے کی جگہ تو ہو۔۔۔۔۔

بے شک وہ کمرے میں رہتی ہیں مگر گھر میں رہنے والوں کے دل کے حال سے بھی واقف تھیں ان کے ماتھے پر پڑنے والی تیوریوں سے بھی خوب واقف تھیں

۔۔۔۔۔

اپنے بیٹے کے لیے انھوں نے علیم کاظمی کے ہر ظلم کو معاف کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اب یہاں پر کیا لینے آئے ہو علیم کاظمی۔۔۔میری بیٹی کو طلاق دیتے ہوئے اپنے معصوم بیٹے کا نہیں سوچا جو آج یوں اچانک اسکی یاد آگئی۔۔۔۔

داؤد کی آنکھیں نم ہوئی تھی اپنے باپ کو دیکھ کر مگر جھجھک اتنی تھی کہ وہ بھاگ کر ان کے گلے نہیں لگ سکتا تھا۔۔۔۔۔

میں اپنے بیٹے کو لینے آیا ہوں دادجی اور میں اس کا باپ ہوں مجھے کوئی بھی نہیں روک سکتا اسے یہاں سے لے جانے سے۔۔۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔۔جاؤ۔۔۔۔

تب ہی وہاں دانیہ جتوئی آئی تھیں۔۔۔۔۔

علیم کاظمی ان کا حال دیکھ کر گنگ رہ گئے۔۔۔۔۔

وہ اپنی عمر سے کہیں سال بڑی لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔چہرے کی جھڑیاں اور آنکھوں کے گرد حلقے وہ نظریں چرا گئے۔۔۔۔۔۔۔

مسٹر کاظمی مجھے امید ہے آپ "اپنے بیٹے" کے ساتھ کم از کم برا نہیں کریں گے جیسا آپ نے پرائی بیٹی کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔۔

سریہ بیگم نے سنجیدگی سے علیم کاظمی کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

اب دانیہ کی اولاد میرے بچوں کے ساتھ پلے گی۔۔۔۔۔منزہ جتوئی کی حقارت سے لبریز آواز نے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔۔۔

منزہ سائیں داؤد میرا بیٹا ہے اب میں اس کے خلاف ایک بھی لفظ نہ سنو۔۔۔۔۔

علیم کاظمی نے قطع لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔

داؤد اونچی آواز سن کر سہم گیا تھا۔۔۔۔دس سال ماں کی آنچل میں چھپ کر گزارے تھے اس نے کب سنی تھی اتنی اونچی دھاڑیں۔۔۔۔۔

وہاں مامیوں کے طعنے تو یہاں پر سوتیلی ماں کے طعنے اس کے لیے ذہنی ازیت کا باعث بنے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی بہنوں کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔۔۔۔

انیس سالا داؤد کو تھپڑ مارتے ہوئے منزہ بیگم کو آر محسوس نہ ہوتی وہ بے دھڑک اسے مار لیتی۔۔۔۔۔

دادی سائیں کے پاس جاتا تو سوتیلی ماں جھڑک دیتی وہ ڈرپوک طبیعت کے باعث ہر بات دل میں چھپا لیتا۔۔۔۔

اس ایک ہفتے میں اس نے شدت سے اپنی ماں کو یاد کیا تھا۔۔۔۔۔۔

چور ہے۔۔۔۔۔چوری کی ہے اس نے سائیں میرا اتنا قیمتی سیٹ اسی نے چوری کیا ہے۔۔۔۔۔

خاموشی سے یوں ہی اذیت میں گزر رہے تھے یہ دن اور رات جب شاہد منزہ بیگم سے اس کی خاموشی برداشت نہیں ہوئی

جو اس معصوم پر چوری کا الزام دھر دیا تھا۔۔۔

تمہاری ماں نے سکھایا نہ یہ سب ہیں نہ بولو۔۔۔۔سائیں یہ تربیت کی ہے آپ کی سابقہ بیوی نے اس کی چور چکا بنایا ہے اسے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سائیں میں اس سپولے کو اور نہیں پال سکتی نہ کوئی کام کرتا ہے نہ کچھ آتا جاتا ہے بس مفت کی روٹی توڑتا ہے اور غضب خدا کا آج چوری کی ہے کل کو قتل کر دے گا ۔۔۔کیا عزت رہ جائے گی آپ کی۔۔۔۔۔

نکالیں اسے یہاں سے ابھی کہ ابھی میری معصوم بچیاں کیا سیکھیں گی اس سے ۔۔۔۔

منزہ بیگم نے پھر سے برسوں پہلی چال چلنی شروع کی۔۔۔۔۔

میری مما کے بارے میں ایک بھی لفظ مت بولئے گا۔۔۔۔۔

داؤد بھی بلآخر دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

چٹاخ!!!! علیم کاظمی نے زناٹے دار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔زبان دیکھو ایک تو چوری اوپر سے سینا زوری۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں کی میں نے چوری اور آپ کیا نکالیں گے مجھے میں ہی نہیں رہوں گا یہاں پر

۔۔۔۔۔

رات کے پہر داؤد غصے سے وہاں سے نکلا تھا آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی ہی لہو ٹپکانے لگ جائیں گی۔۔۔۔

یہاں کے راستوں سے اتنا واقف نہیں تھا وہ اس لیے بنا سمجھے سیدھا ہی چلتا جا رہا تھا

جب اسے نسوانی چیخوں کی آواز آئی۔۔۔۔۔

داؤد کے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔۔۔۔

یہ آواز بہت قریب سے آ رہی تھی۔۔۔۔ شاہد اس ڈربے کے پاس سے

اس نے اپنا رخ اس طرف موڑا دل میں ڈر بھی تھا۔۔۔۔۔ وہاں

www.novelsclubb.com

اس نے دیکھا چار پانچ ایک جگہ پر دائرہ بنا کر کھڑے تھے

اسے پھر سے گھٹی گھٹی آواز آئی تھی

داؤد آگے بڑھا۔۔۔۔لڑکوں کی نظر اس پڑی تھی

اوئے۔۔۔وہ دیکھ چھوکرا۔۔۔۔۔

اسے میں بتاتا ہوں

ایک لڑکے نے کس کر ملا داؤد کی گال پر رسید کیا داؤد لڑکھڑایا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ تینوں ابھی بھی اس پر جھکے ہوئے تھے

ہمیں بچائے۔۔۔کوئی تو ہمیں بچائے ان وحشیوں سے۔۔۔۔

مدد کرو میری مدد۔۔۔

ہمیں مت کریں رسوا۔۔۔۔۔

خود کو بچاتی تڑپتی بنت ہوا بے بسی کی آخری حدوں پر تھی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔

داؤد کو زمین پر گرا دیکھ وہ چیخی تھی۔۔۔۔

خدا غارت کرے تمہیں بزدل انسان خدا تمہیں عبرت بنائے

تمہاری بہن بیٹی بھی ہوں ہی رسوا ہو۔۔۔۔

بزدل کمینے۔۔۔۔۔۔۔۔

پھٹی آستینوں سمیت ہاتھ پاؤں مارے

www.novelsclubb.com

اللہ کے لیے مدد کردو۔۔۔۔

اللہ مدد کر میری۔۔۔۔۔ کوئی تو بچائے۔۔۔۔

مگر وہ چاروں وحشی بنے ہوئے تھے

کوئی تو آئے۔۔۔۔۔

نسوانی چیخیں رات کے اس پہر وحشت ناک لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

داؤد نے ہمت نہیں ہاری وہ پھر اٹھا تھا اس لڑکی کو بچانے کے لیے۔۔۔۔۔

دو لڑکوں نے بازوں سے داؤد کو تھام لیا۔۔۔۔

ہیرو بنے گا۔۔۔۔بے تو۔۔۔۔۔۔۔پہلے والے نے اس کے پیٹ میں زور سے لات ماری خون فوارے کی طرح داؤد کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

داؤد کو اپنے کمزور ہونے کر پر شدت سے خود سے نفرت محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

تم بھی تڑپو گے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بچے گا۔۔۔۔۔۔

!!!! سب ختم

!!!!آخری الفاظ جو اس نے سنے تھے۔۔۔۔

اللہ کا یہ تربیت کی ہے دانیہ جتوئی نہ اپنے بیٹے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہلے چوری کی۔۔۔چوری تک تو ٹھیک زانا۔۔۔ بھی۔۔۔

سنا ہے وہ لڑکی مر گئی۔۔۔۔

آوازیں دھیمی پر گئیں۔۔۔۔۔

امیر ہے اس کے ننھیال والے بچا لیں گے۔۔۔۔

ہاں پستا ہمیشہ غریب ہے۔۔۔۔

بچاری مر گئی لے دے کر بات ختم ہو جائے گی ہمیشہ کی طرح

۔۔۔۔

مما میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔میں نے۔۔۔۔داود کو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زانی ہو تم..... نہیں

داؤد میرے بچے۔۔۔۔۔

میرے علاوہ اگر کوئی تمہارا اپنا ہے تو اللہ ہی ہے۔۔۔۔۔

داؤد سب جھوٹے ہیں۔۔۔۔

میں جانتی ہوں اپنے بچے کو۔۔۔۔۔

رونا نہیں مما کو درد ہوتا ہے۔۔۔۔۔

داؤد اسے دور مت ہونا بچے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد سب برے ہیں کوئی کسی کا نہیں

دنیا بکواس کرتی ہے میرا بچہ معصوم ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں پاگل ہے۔۔۔۔۔۔۔زانی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔میرا بیٹا سچا ہے کچھ نہیں کیا میرے بچے نے

کوئی بھی نہیں ہے یہاں پر تمہارا۔۔۔۔۔

ایک چپ گہری چپ نے داؤد کی ذات کو اپنے خول میں چھپا دیا۔۔۔۔۔

داد جی اسے گھر پر نہیں رکھنا گھر میں جوان بچیاں موجود ہیں۔۔۔۔۔۔

داد جی اس زانی کو نکالیں۔۔۔۔۔

اوپری منزل پر کوئی نہ جائے وہاں بھیڑیا رہتا ہے۔۔۔۔۔

اور پھر اس بھیڑیے کو اپنے عکس سے ہی نفرت ہو گئی۔۔۔۔۔۔

اس کی ماں جو اس کا واحد سہارا تھا وہ بھی اسے چھوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سب کی طرح وہ بھی دغا دے گئی۔۔۔۔۔

سس۔۔۔۔ کشوہ کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

می۔۔۔میں زانی۔۔۔۔نہیں ہوں گھٹتی سانسوں کے سنگ داؤد کہتا کشوہ کو شدت سے رونے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا کر اس پر اپنی پیشانی ٹکائے وہ آج شدت سے روئی۔۔۔۔

سب سب اندھے ہیں سب کے سب۔۔۔۔۔۔مجھے یقین ہے نہ اپنے داؤد پر۔۔۔۔

اتنا دکھ اتنی تلخی اتنا غم اس کے دل میں تھا۔۔۔۔۔۔

داؤد میں۔۔۔۔میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی جس دن کشوہ نے آپ کو چھوڑ دیا وہ ویسے ہی مر جائے۔۔۔۔۔

ششش۔۔۔ن۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔

سر کو سر سے جوڑ کر اس نے بھی اپنے سالوں کا غبار آنسوؤں کے ذریعے نکالا تھا

****

!!!! پہلے ہماری لاڈلی

دادجی مجھے میرے پسندیدہ چینل کی طرف سے ماڈلنگ کی آفر آئی ہے۔۔۔۔۔۔

چہرے پر بلا کی خوشی تھی۔۔۔۔۔

کمرے میں سناٹا چھایا۔۔۔۔۔

!!دادجی آپ کو خوشی نہیں ہوئی کیا۔۔۔۔؟؟

تمنا نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

تمنا ہم چاہتے ہیں آپ کی شادی عنصر سے ہو جائے۔۔۔۔۔۔

تمنا کو لگا جتوئی ہاؤس کی چھت اس کے اوپر گر گئی ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!دادجی۔۔۔یہ۔۔۔آپ۔۔۔کیا۔۔۔کہہ۔۔۔۔رہے۔۔۔ہیں۔۔۔؟؟

ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرتی تمنا فق رنگت سمیت بولی۔۔۔

کیا میری بچی کو میرے فیصلے سے کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟؟؟

دادجی۔۔۔۔میں یہ شادی نہیں۔۔۔۔میرا مطلب ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی

۔۔۔۔

کیوں میرا بچہ دادجی نے اسے اپنے پر شفقت حصار میں لیا۔۔۔۔۔

دادجی ابھی تو وقت آیا ہے میں اپنے خواب پورے کروں ایسے میں آپ چاہ رہے

ہیں میں شادی کر کے بندھ جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

ناراض لہجے میں کہا۔۔۔

کوئی نہیں باندھے گا تمہیں اگر تم عنصر سے نکاح کے لیے ہاں کرتی ہو تو تمہیں میں

ماڈلنگ کی اجازت دے دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر دادجی مجھے شادی نہیں کرنی اور ابھی تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

یہ میرا آخری فیصلہ ہے تمنا۔۔۔ابھی دادجی نے ذرا تنبیہ کہا۔۔۔اگر چاہتی ہو کہ میں اجازت دے دوں تو عنصر کے لیے ہاں کر دو۔۔۔

دادجی۔۔!!احتجاج کیا گیا۔۔۔

کیا کوئی اور ہے؟؟؟

دادجی نے سنجیدگی سے اسے دیکھ کر کہا لہجے کی سردی محسوس کر کے تمنا نے جھرجھری لی

پہلی دفعہ اس نے دادجی کا اپنے لیے یہ روپ دیکھا تھا۔۔۔

نہیں دادجی ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔

مجھے منظور ہے مگر پھر شرط یہ ہے مجھے کوئی بھی نہیں روکے گا اپنے خواب پورے کرنے کے لیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہ آپ اور نہ ہی آپ کا پوتا۔۔۔۔

اپنے ازلی جزباتی لہجے میں کہہ کر داد جی کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔

____ بات ایسی ہے، ایسا تھا پہلے

درد ہونے پہ روتا تھا پہلے

جیسے چاہے وہ کھیلا کرتا تھا

____ میں کسی کا کھلونا تھا پہلے

www.novelsclubb.com

گنتی پیچھے سے کی گئی ورنہ

میرا نمبر تو پہلا تھا پہلے

اپنے بائیں کندھے پر وزن کے باعث درد محسوس کیئے کشوہ نے مندی مندی آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔۔۔

داؤد کا سر اس کے کندھے پر ڈھلکا پڑا تھا۔۔۔۔۔

کشوہ نے بہت ہی دھیان سے اس کا سر تھام کر تکیے پر رکھا تھا رات کو باتیں کرتے کرتے کب دونوں کی آنکھ لگی معلوم ہی نہیں ہوا جیسے بیٹھے تھے اسی حالت میں سو گئے۔۔۔۔۔

کشوہ نے درد کے مارے اپنا بازو تھاما مسلسل ایک ہی حالت میں وزن کے نیچے دبے رہنے کی وجہ سے ان ہو گیا تھا اب درد کر رہا تھا۔۔۔

مگر اسے فکر کہاں تھی داؤد ٹھیک تھا نہ اسے آرام سے نیند آگئی تھی نہ کافی تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد بھی اپنے دل کا سارا غبار نکالے پر سکون سو رہا تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر معصوم بچے کی طرح تاثرات بدلتا تو کبھی دھیما سا مسکرا دیتا۔۔۔

کشوہ نے آخری دفعہ اسے دیکھا پھر

وہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ہیلو ہمم۔۔ہاں بولو شیری سن رہی ہوں میں۔۔۔۔جی جی آفکورس یونی کے لیے ہی تیار ہو رہی ہوں

میرا کہاں گزرتا ہے دن آپ کے بغیر۔۔۔۔

آپ کر لیں گھر والوں سے بات انکل آنٹی سے۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے فون کان پر لگائے جبکہ دوسرے ہاتھ میں بریڈ کا پیس تھامے وہ پلٹی مگر پیچھے کھڑی کشوہ کو دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا۔۔۔۔۔۔۔

کش۔کشوہ۔۔۔۔

نامحرم کی محبت آگ ہوتی ہے "حسنہ"

www.novelsclubb.com

اور آگ یہ نہیں دیکھتی سامنے کون ہے؟؟ کیا ہے؟؟ وہ سب جلا کر راکھ کر دیتی ہے

حسنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

مگر جب سامنے والا ہی سمجھنا نہ چاہتا ہو تو تمام دلیلیں بیکار ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔

میری ماں مت بنو۔۔۔ کشوہ جتوئی۔۔۔ جا کر اپنے مما بوائے شوہر کو سنبھالو ۔۔۔۔

برے طریقے سے کشوہ کا ہاتھ جھٹکتی وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا۔۔۔

اگر وہ خمسہ جتوئی کو بتا بھی دیتی تو وہ یقین نہ کرتی۔۔۔۔

سر جھٹک کر ناشتے کی پلیٹ لئیے آپ گ پورشن کی جانب جانے لگی۔۔۔۔۔

!!!!عائذ

زید....بچوں یہ کام خاموشی سے ہونا چاہیئے۔۔۔۔

کشوہ نے باری باری دونوں کی جانب دیکھ کر یہ ہی بات کوئی تیسری دفعہ کہی تھی

اوکے آپیا آپ فکر ہی مت کریں یہ کام خاموشی سے ہو گا۔۔۔۔۔۔

ہاں اور پیسے میں تم دونوں کو دوں گی پہلے ہیر ڈریسر کو دینا اوکے۔۔۔۔؟؟

سیڑھیوں پر کھڑی کشوہ اپنے سے دو قدم نیچے کھڑے زید اور عائذ کو دھیمے لہجے میں بتاتی چند نوٹ تھما گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے آپیا ڈن۔۔۔۔ویسے۔۔وہ۔۔۔۔داود بھائی کچھ کریں گے تو نہیں؟؟؟

عائذ نے خاصا ہچکچا کر کہا۔۔۔۔

نہیں بچے وہ کیوں کچھ کہیں گے۔۔۔۔میں ہوں نہ ساتھ

اوکے ڈن۔۔۔۔

تھمبز آپ کا اشارہ کرتے کشوہ کے ساتھ ساتھ وہ دونوں بھائی اوپر داؤد کے کمرے کی جانب بھر گئے۔۔۔۔۔۔

تمنا نے پورے رات اپنے اور عنصر کے بارے میں بہت سوچا۔۔۔۔۔

ایک طرف عنصر برا اوپشن نہیں تھا وہی دوسری طرف اس کی طرف سے ریجیکشن نے تمنا کی ایگو ہرٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔

تمہارے لیے کیا ضروری ہے

تمہارا خواب یاں ایگو۔۔۔۔۔

عنصر کو تو نہیں پتا نہ کہ تم جانتی ہو کہ تم نے اس دن عنصر کی باتیں سن لی تھی

۔۔۔۔

تو تمہارا بھرم تو روز اول کی طرح اس پر قائم ہے تمنا جتوئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں یہ بھی ہے

سوچو ماڈلنگ کا خواب پورا ہونے جا رہا ہے تمہارا اور شادی کے بعد تم اسی گھر میں رہو گی پہلے جیسی زندگی نہ کوئی روک ٹوک نہ ہی اضافی زمہ داریاں۔۔۔۔

یو آر سو سمارٹ تمنا جتوئی۔۔۔۔۔

اپنے بال جھٹکے۔۔۔۔۔

لیٹس شئیر دس امیزنگ نیوز ود مائی یوٹیوب فیملی

یس۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

Let's share this amazing news with my YouTube family

Yes!!!

اس بہانے میرے ویوز تو آئیں گے۔۔۔۔۔۔

داؤد داؤدا ٹھیں دیکھیں کون آیا ہے۔۔۔

کشوہ کی آواز پر داؤد نے اٹھ کر دیکھا سامنے عائذ اور زید کے علاؤہ ایک اور غیر شناسا چہرہ دیکھ کر ہمیشہ کی طرح اس کی طبیعت غیر ہونے لگی مگر کشوہ نے اس کی حالت سمجھتے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا داؤد آرام سے

یہ بھائی آپ کو ہیر کٹ دیں گے بہت لمبے ہو گئے بال۔۔۔۔۔

کشوہ۔۔۔ نہیں۔۔۔

پلیز داؤد۔۔۔۔کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا آپ کے ساتھ کشوہ نے اپنی گرفت اس کے ہاتھ پر مضبوط کی۔۔۔

نہیں وہ ابھی بھی نہیں مان رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پلیز میرے لیے۔۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں ہوتا نہ اس کے چہرے کے معصوم تاثرات دیکھ کر کشوہ نے نظروں کا رخ ہی بدل لیا۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامے آنکھیں میچیں بلآخر راضی ہو ہی گیا

۔۔۔۔۔

ہیر کٹ ہو گیا داود کشوہ کے ساتھ شیشے کے سامنے کھڑا اپنے چہرے کے واضح ہوتے خدوخال دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آج جیسے برسوں بعد اپنا چہرہ اس نے شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دردناک ماضی پھر سے اسے شیشے میں نظر آنے لگا تھا مگر اس بار وہ اکیلا نہیں تھا

اس کے ساتھ اس کی شریک حیات شریک روح موجود تھی اور داؤد کا کامل یقین تھا اس کی کشف اسے پھر سے بکھرنے نہیں دے گی

داؤد نے اپنی مٹھی میں قید اس کا سفید ہاتھ عقیدت سے آنکھوں کے ساتھ لگایا تو کشوہ کسمسا گئی۔۔۔۔

داود میرے ساتھ باہر چلیں گے؟؟؟

غیر متوقع سوال داؤد کو امید نہیں تھی

انکار کرنے کا دل نہیں تھا اور جانے کا حوصلہ نہیں۔۔۔۔

کہاں؟؟؟

کہیں بھی جہاں آپ کہیں گے آپ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں کی چمک کی خاطر اپنے دل میں جاگتے خوف کو داؤد نے تھپکی دے کر سلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اور کشوہ کے بھرے ہاتھ کو بے مول نہیں۔ ہونے دیا اسے آگے بھر کر تھام لیا

۔۔۔۔۔

وہ تیرا یوں میرے ہاتھ پکڑتے ہی بے فکر ہو جانا۔۔۔۔۔

وہ تیرا مجھ سے یوں نگاہوں ملاتے ہی بے زکر ہو جانا۔۔۔۔۔۔

کشوہ کو خود ہر رشک محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

آج وہ اپنے محرم کے ساتھ باہر کی کھلی ہوا میں موجود تھی ایک تحفظ

کے احساس نے اسے چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کتنا خوش کن احساس تھا اس کے لیے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

وی لاگ بناتے ہوئے اس کے پاس سے کشوہ گزری تھی۔۔۔۔ مگر حیران کن بات

تو یہ تھی اس کے پاس سے ایک مردانہ وجود بھی گزرا تھا جو بہت ہی تیزی سے اس

کے ساتھ سے ہوتا نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

جو تھا وہ تمنا جتوئی مر کے بھی نہیں سوچنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

اپنے شک کو ختم کرنے کی خاطر وہ اوپر بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح اس کا رخ دادجی کے کمرے کی جانب ہی تھا۔۔۔۔۔

تقریباً چند منٹ پہلے ہی اسے ہوش آیا تھا۔۔۔۔خود کو اندھیر کمرے میں بند دیکھ کر دل دہل گیا وہ تو شیری کے ساتھ اس کے گھر اس کے ماں باپ سے ملنے جا رہی تھی نہ تو پھر یہ کیا۔۔۔۔۔

زمین پر سے اٹھنے کی کوشش کی تو درد کی ایک لہر پورے وجود میں پھیل گئی۔۔۔۔

شیری۔۔۔۔شیری۔۔۔۔

کہاں ہوں

شہریار!!!اگر یہ مزاق ہے تو بہت ہی گھٹیا مزاق ہے۔۔۔۔

شہریار۔۔۔۔۔حسنہ کی آواز رندگئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شہریار۔۔۔

مگر کوئی جواب نہیں ہے۔۔۔۔

حسنہ کو اب خوف آنے لگا یک دم ہوا میں پھیلی گندی بدبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا کمرے میں تیز روشنی پھیلی۔۔۔

آنکھیں اس تیز روشنی کی تاب نہ لاتے ہوئے بند ہوئی تھی

جب ایک ساتھ چار لڑکیوں کو گھسیٹتے ایک عورت اندر آئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے سے بچ کر بھاگو گی تارا بائی سے بچ کر۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے ہنٹر کو بنارو کے چاروں پر برسانے لگی۔۔۔۔۔

یہ تارا بائی کا کوٹھ ** ہے یہاں پر جو لڑکی آتی ہے وہ پھر کفن پہن کر ہی نکلتی ہے

حسنہ کی آنکھیں ابل پڑیں وہ کس جگہ پر موجود تھی۔۔۔۔۔۔۔

کوئی خاندانی لڑکی جس جگہ کا نام لیتے ہزار بار سوچے آج وہ ان بدنام گلیوں میں موجود تھی

اس کی روح فنا ہوئی۔۔۔۔

تارا بائی ان لڑکیوں سے فارغ ہو کر اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

!!!نام۔۔۔۔۔نام کیا ہے۔؟

نام بتا****جبڑوں سے تھامے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔جانے۔۔۔۔دو۔۔۔۔۔پھسے ہونٹوں سے گھٹی گھٹی آواز نکلی؟۔۔

گھر جانا ہے؟؟؟...اس سانڈسی عورت نے چہرے پر مصنوعی افسردگی طاری کر کے پوچھا۔۔۔۔

ہہا۔۔ہاں۔۔۔۔ہاں۔۔ہاں زور سے سر اسبات میں ہلاتی کانپتی اس سفاک عورت کے سامنے ہاتھ پھیلا گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!!چٹاخ!!!چٹاخ!!!چٹاخ

در پہ در لگے چار پانچ تھپڑوں کو نہ برداشت کرتے وہ گری تھی زمین پر۔۔۔۔لال گال سوجھ گئے تھے جبکہ بایاں گال اندر سے دانت لگنے کی وجہ سے پھٹ گیا تھا

۔۔۔۔

پورے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس کیئے اسے بری طرح قہہ آئی۔۔۔۔۔

وہ الٹی کرتی بے حال ہوئی۔۔۔۔۔

تارا بائی نے تشویش سے اسے دیکھا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔کہیں وہ س**۔۔۔۔۔۔خراب مال تو نہیں دے گیا ایک دم نیا پیس مانگا تھا۔۔۔۔۔

پیسے بھی نئے پیس کے لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تارا بائی کو اپنے پیسوں کی فکر ستائی۔۔

www.novelsclubb.com

کلو۔۔۔۔اوئے سانڈ

فون ملا۔۔!!!اس چھوکڑے کو۔۔۔۔۔۔

ہیل کی نوک اس لڑکی کے جھکے منہ پر مار کر تارا بائی اٹھی

رگو۔۔۔۔!!!ڈاکٹرنی کو بلا۔۔۔جا کر۔۔۔۔

جی بائی۔۔۔۔وہ سیاہ فام آدمی سر ہلاتا وہاں سے بھاگا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ جھکی اپنے ہاتھوں سے اپنا ہی گلا دبا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ سب کیسے ہو گیا اس کے ساتھ اسے شدت سے رونا آیا۔۔۔۔۔۔۔

آج تھکاوٹ سے بھرپور دن گزرا تھا

داؤد تو آتے ساتھ ہی سو گیا

داؤد نے اس کا مان رکھا تھا کشوہ کو بہت اچھا لگا آج جیسے اس کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہیں تھیں

کشوہ کتنے لمحے اسے ہی دیکھتی رہی جب اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھ کو محسوس کیئے وہ بری طرح چونکی تھی یہاں ہر کون ہو گا۔۔۔۔

تھوک نگل کر اس نے گردن موڑی تھی سفید عبائے میں چہرے کو ڈھانپے کھڑی عورت کو دیکھ کر اس کے جسم پر لرزا طاری ہوا۔۔۔

ک۔کون۔۔۔کون ہیں آآآپ؟؟۔۔۔۔الفاظ زبان پر دم توڑ گئے تھے

جب اس کے قدم داود کی جانب بھرتے دیکھے تو کشوہ کو جیسے ہوش آیا تھا۔۔۔

کیا کر رہی ہیں آپ کہاں لے کر جا رہی ہیں داؤد کو۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔داود مگر داؤد غنودگی میں سوئی جاگی کیفیت کے ساتھ اس عورت کے ساتھ چلتا جا رہا تھا۔۔۔۔

داؤد کہا جا رہے ہیں؟؟!!!داؤد....!!!وہ چیخ رہی تھی۔۔۔

داؤد مت جائیں داؤد میں مر جاؤں گی داؤد چیخ چیخ کر کشوہ کے گلے میں خراشیں پڑ گئی تھیں۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔نہیں گلا بند ہونے لگا اس کا سانس گھٹنا شروع ہوا۔۔۔۔

جب وہ ہی عورت اس کے سامنے آئی۔۔۔۔

مت لے کر جاؤ داؤد کو اللہ کے لیے کشوہ نے ہاتھ جوڑے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟کیوں نہ لے کر جائیں۔۔۔

میں داؤد سے محبت کرتی ہوں نہیں رہ سکتی اس کے بغیر محنت نہیں نہیں عشق کرتی ہوں میں اس سے مت دور کریں اس سے۔۔۔۔۔

!!!عشق!!!!۔۔۔جانتی ہوں عشق کیا ہے؟؟

جو اپنی رت بھلا دے وہ ہے عشق۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فرش سے عرش پر پہنچادے وہ ہے عشق۔۔۔۔

حقیقی رب کی ذات سے آشنا کروادے وہ ہے عشق۔۔۔۔۔۔

ذات بے نشان سے منگتی رب کی بنادے وہ ہے عشق۔۔۔۔۔

تم زمینی محبوب سے محبت کو عشق کہتے ہو

عشق تو رب کے قریب کر دیتا ہے یہ کیسا عشق ہے زرا سی آزمائش پر ہاتھ جھاڑ کر

بیٹھ جانا

یہ عشق نہیں یہ خود غرضی ہے

www.novelsclubb.com

عشق لا غرض ہے۔۔۔۔۔

عشق لا مرض ہے۔۔۔۔۔

عشق رب ہے۔۔۔۔

عشق سب ہے۔۔۔۔۔

کشوہ!!!!کشوہ!!!!کشوہ کیا ہوا ہے داؤد کی پریشان سی آواز سن کر کشوہ کو ہوش آیا

۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کے بیڈ پر موجود تھی داؤد بالکل اس کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

تو۔۔۔تو وہ سب خیال تھا اس کا۔۔۔۔

چہرہ یک دم ہی پسینے سے تر ہوا دھڑکنیں بھی سست ہر گئیں۔۔۔۔۔

طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟؟

اللہ اللہ۔۔۔داود نماز کا وقت ہو گیا ہے میں نماز ادا کرنے جا رہی ہوں۔۔۔۔

ایک دم سے اڑے حواسوں کے ساتھ وہ ہاتھ چھڑوا کر اٹھی تھی

****

تمنا اپنے بستر پر لیٹی اپنے بکھرے بالوں میں ہاتھ چلاتی آج شام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

ہیلو گائز معزرت لیٹ ہو گئی مگر میرے پاس آپ لوگوں کے لیے ایک گڈ نیوز ہے جو بہت جلد میں آپ لوگوں کے ساتھ شئیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ معمول کی طرح اپنا وی لوگ بنا رہی تھی جب کشوہ کے ساتھ کوئی تیزی سے اس کے پاس سے گزرا تھا

۔۔۔۔۔۔

تمنا تھم گئی۔۔۔۔۔وی لوگ بھی مکمل نہیں ہوا اس نے مڑ کر دیکھا مگر تب تک وہ جو بھی تھا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

کہیں عائذ زید نہیں وہ لوگ تو کوچنگ ہوتے اس وقت۔۔۔تو۔۔۔۔

عنصر؟؟؟۔۔ نہیں عنصر نہیں تھا تو کہیں داو۔۔۔۔۔ نہیں وہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔

نہیں وہ نہیں ہو گا۔۔۔ سوچ سوچ کر سر میں درد ہونے لگی تھی۔۔۔۔ تمام سوچوں کو پس پشت ڈال کر وہ آنکھیں موند گئی جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔

رات کے کھانے پر سب بچے ہی غائب تھے۔۔۔۔۔

سریہ بیگم بھی آج اسلام آباد سے لوٹی تھیں تو رات کے کھانے پر خاصا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔

فائزہ جتوئی اور وحید جتوئی کو دادجی کے فیصلے پر کوئی مسئلہ نہیں تھا

فائزہ اور خمسہ جتوئی بھی خوش تھیں دادجی نے فیصلہ کیا تھا آج ہی عنصر سے بات کر کے دونوں کی منگنی کر دی جائے۔۔۔۔

سب بچے کہاں ہیں دادجی سریہ بیگم نے نشستیں خالی دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔۔۔

میری حسنہ پڑھ رہی ہو گی یونیورسٹی سے آکر اس کے امتحان ہونے والے ہیں نہ

اور لوعائذ اور زید کا بھی کوچنگ سے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

تمنا کی طبیعت کچھ ناساز ہے تو

باقی عنصر اپنے کمرے میں اسے بلا لاتی ہوں فائزہ بیگم کے بعد خمسہ بیگم نے اپنی دیورانی کو مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔۔

بس۔۔؟؟؟

باقی؟؟میری کشوہ؟؟کیا وہ گھر کا حصہ نہیں سریہ بیگم نے دادجی جی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ارے نہیں بھابھی کشوہ آتی ہے نیچے اپنے اور داؤد کے لیے کھانا ڈال کر چلی جاتی ہے ہم نے تو اسے کبھی نہیں کہا کہ ہمارے ساتھ نہ بیٹھے۔۔فائزہ جتوئی نے فوراً بات سنبھالی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ لگا دیں کھانا بھابھی میں دونوں کو بلا کر لاتی ہوں

سریہ جتوئی خود ہی اپنی نشست سے اٹھ کر اوپر کی جانب بھر گئیں۔۔۔۔۔

عنصر۔۔۔!!!خمسہ جتوئی نے بہت پیار سے بستر پر لیٹے اپنے خوبرو بیٹے کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اسے جگایا۔۔۔۔

مماوہ فوراً اٹھ کر ان کا ہاتھ تھام گیا مما مجھے بلا لیتی

کوئی بات نہیں میری جان آجاو ڈنر تیار ہے کھانا کھالو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا مما آپ چلیں میں فریش ہو کر آتا ہوں ان کا ہاتھ چوم کر وہ بستر سے اٹھا تھا جبکہ خمسہ بیگم کے قدم اب حسنہ کے کمرے کی جانب تھے۔۔۔۔۔

آج عرصے بعد سریہ بیگم نے اس منزل پر قدم رکھا تھا کافی سال پہلے جب کشوہ چھوٹی تھی تب وہ یہاں آئی تھی اپنی نندھ کے پاس

اپنی نندھ کے آخری الفاظ انہیں آج بھی یاد تھے جس میں وہ تڑپ رہی تھی مگر اپنے بیٹے کے پاک دامن ہونے کی قسمیں کھا رہی تھیں۔۔۔۔

اس پورشن کا حال اس کی توقع کے برعکس خاصی صاف ستھری تھی

پچھلے ہفتے ہی کشوہ کے لیے کشوہ کی پسند کے مطابق سامان لے کر اسلام آباد سے یہاں بھجوایا تھا وہ دور تھی اپنی بیٹی سے مگر اس کی ضروریات کا سامان اور اکاؤنٹ میں مناسب رقم ہر مہینے پاس ہوں یاں دور بھجوا دیتی تھی۔۔۔۔۔

کشوہ واش روم میں تھی جب اس کا فون بجنا شروع ہوا داؤد کتنی دیر اس کے فون کو اگنور کرتا رہا مگر جب سامنے والے نے اپنے ڈھیٹ ہونے کا ثبوت دیا تو داؤد نے بھی بلآخر فون پکڑ ہی لیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کال اٹینڈ ہی کیا تھا جب فون سے چنگارتی نسوانی آواز پر داؤد سہم ہی گیا

دوسری طرف جو بھی تھی بہت غصے میں تھی۔۔۔۔

تم نے اچھا نہیں کیا کشوہ پر سو یونیورسٹی آئی بھی تو سمسٹر فریز کروانے مجھ سے مل " کر بھی نہیں گئی شادی کے بعد واقع پرائی ہو گئی اور کم از کم فائینل دے کر ڈگری تو پوری کر لیتی مگر نہیں میڈیم نے تو اپنی ہی کرنی ہے مجھ بات ہی مت کرنا رہو سب سے کٹ کر برباد تو کر ہی لیا ہے اپنا فیوچر ساتھ ساتھ اپنی دوستی کو خراب کر دیا ہے " ۔۔۔۔۔رہو تم مجھ سے بات مت کرنا آخر میں زینب کی آواز رندھ گئی تھی

داؤد زینب کی بات سن کر خاموش رہ گیا۔۔۔۔

کشوہ نے اس کے لیے اپنی پڑھائی چھوڑ دی۔۔۔۔داود کو شدید دکھ نے گھیر لیا وہ کسی قابل نہیں اس کی وجہ سے وہ بچاری اپنا کریئر تباہ کر رہی ہے۔۔۔۔

نہیں ایسے نہیں۔۔۔ نہیں صحیح۔۔۔۔۔

کشوہ غلط کیا آپ نے فون سائیڈ پر رکھ کر وہ کشوہ کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

دو منٹ بعد تر چہرے کے ساتھ کشوہ واش روم سے باہر نکلی اب ڈوبٹے کو چہرے کے گرد لپیٹ رہی تھی جب داؤد نے اسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچا

کشوہ کھینچتی داؤد کے قریب ہوئی۔۔۔

دوبٹہ پھسل کر شانوں پر گرا جبکہ حجاب پن والا ہاتھ داؤد کے کندھے قریب سہارا لینے کے سبب دھڑا تھا۔۔۔

داؤد۔۔!! کشوہ نے نا سمجھی سے داؤد کو دیکھا جس کی آنکھیں سرد ہوئی ہوئی تھیں

!! کیا ہوا ہے داؤد؟؟

آپ۔۔۔آپ نے یونیورسٹی چھوڑ دی اس کی سنہری آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھوں کو گاڑھے وہ درشتگی سے بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی داؤد میں نے سمسٹر فریز کروالیا تھا۔۔۔۔۔

اب زمہ داریاں بھری ہیں تو ابھی پڑھائی ساتھ لے کر چلنا تھوڑا مشکل ہو گیا تھا

اس کی آنکھوں میں دیکھ پانا کشوہ کے لیے کہاں آسان تھا اس لیے نظریں چرائے

عام سے لہجے میں بولی

مگر داؤد کی بھوئیں تنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پڑھائی کا ٹائم ملے گا بھی کہا ہر وقت ایک پاگل کی زمہ داریاں سر پر سوار جو رہتی ہیں

جس کی وجہ سے آپ نے اپنا کریئر تک داؤ پر لگا دیا۔۔۔۔۔وہ پاگل یہ ڈیزرو۔۔۔۔

سس۔۔۔۔!!! سینے پر سوئی کی چبن محسوس کیئے وہ سفاک الفاظ لبوں میں تھمے

کشوہ اس کے ری ایکشن پر شدید پریشان ہوئی تھی تبھی اسے فضول بولنے سے

روکنے کے لیے اس کے شانے کے قریب دھڑے اپنے بائیں ہاتھ میں تھامی پن کی

نوک اسے چبائی۔۔۔۔۔۔۔

خبر دار آئندہ یہ پاگل لفظ استعمال کیا تو اس بار تو سوئی چبوئی ہے اگلی بار کشوہ داؤد کا ظمی لحاظ نہیں کرے گی

کالر سے تھامے سرد لہجے میں کہا

اور اس بات کا فیصلہ مجھے کر لینے دیں کون کتنا میرے نزدیک ڈیزرو ینگ ہے اور کون نہیں۔۔۔۔۔

کیسے بتائیں کن لفظوں میں بتائیں

کس قدر عزیز ہو گئے ہو تم اس دلِ ناداں کے لیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہر خواہش سے پہلے ہر فیصلے سے پہلے

تمہارا ذکر مانگتا ہے یہ باغی دل۔۔۔۔

اس کی چمکتی چھوتی آنکھوں میں دیکھتے داؤد مبہوت ہو گیا۔۔۔۔۔

ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت عزت دیکھنا کتنا مسرور کن تھا۔۔۔۔۔

مگر میں چاہتا ہوں میری کشف پڑھے اور بہت پڑھ کر کچھ بنے۔۔۔میں نہیں چاہتا تمہاری ترقی کی راہ میں میں آؤں۔۔۔

لہجہ پگھل گیا تھا۔۔۔ہمیشہ کی طرح

تو داؤد دیں میرا ساتھ آپ اگر مجھے کامیاب دینا چاہتے ہیں تو میرا ساتھ دیں کشوہ جتوئی اسی دن دوبارہ اپنی پڑھائی جاتی کرے گی جب داؤد کاظمی اس کا ہاتھ تھام کر دنیا کا سامنا کرنا شروع کر دے گا اور خود اسے یونیورسٹی ڈراپ کرے گا۔۔۔۔۔

کشوہ نے حجاب باندھتے ہوئے بغیر اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

پلیز ڈونٹ ڈوِس ویدمی

دوبارہ اس کا رخ اپنی جانب کرتے بے بسی سے کہا۔۔۔۔۔

تو پلیز مجھے بھی آئندہ مت کہیں گا کہ میں آگے پڑھو۔۔۔

وہ بھی کندھے اُچکا گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی داؤد اسے پھر سے کچھ کہتا کہ دروازہ بجا۔۔۔

دونوں نے ایک دوسری کی طرف دیکھا تھا پھر کشوہ چہرہ چھپائے دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔۔۔

بڑے حال نما کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہیں تھیں

تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر اسے چیک کر کے گئیں تھیں

اس کے بعد بڑی ہی بے دردی سے اسے یہاں پھینک دیا گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس حال نما کمرے میں اس کے ساتھ نو لڑکیاں اور بھی تھیں جن میں سے تین تو ابھی بھی بے ہوش تھیں دو کو مار مار کر ادھ موا کر دیا تھا جبکہ باقی کی چار اور ایک اسے ملا کر زخمی مگر ہوش میں تھیں۔۔۔۔

ان چاروں نے شاہد اپنے حال پر صبر کر لیا تھا مگر حسنہ مسلسل رو رہی تھی رو رو کر اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

" میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں حسنہ "

" میں تمہارے بغیر کچھ نہیں ہوں "

" تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا؟؟ تو دور کیوں جا رہی ہوں قریب آؤ

!!! نامحرم کی محبت آگ ہوتی ہے

آہ۔۔۔۔اللہ تمہیں غارت کرے شہریار مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا تم نے

میں تمہیں اپنے ماں باپ سے ملوانے کے جا رہا ہوں"۔۔۔۔"

میری محبت کو چند پیسوں کے عوض بیچ دیا شہریار

میں کیوں گئی تمہارے ساتھ کیوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کبھی زمین پر ہاتھ مارتی تو کبھی اپنا سینا پیٹتی تو کبھی اپنے منہ پر ہی تھپڑ برسانے لگی

۔۔۔۔۔

شیری مت کرو ایسا مت کرو مجھے لے جاؤ تمہیں جتنے پیسے چاہیئے میں دے دوں گی پلیز نکال لو مجھے یہاں سے۔۔۔۔۔

!!!!شیری۔۔۔۔۔

ایک تھپڑ کا بدلا میری عزت کے ساتھ کیا۔۔۔؟

دوہایاں دیتی۔۔۔۔۔تو کبھی اپنے بال نوچنے لگتی جبکہ وہ چاروں لڑکیاں خالی خالی آنکھوں سے حسنہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

غیر مرد پر یقین کرنے کا انجام بھگت رہی ہے

بھاری ڈیل ڈول کی عورت نے پیتل کی پلٹ میں روٹی اور سالن ڈال کر اس کے آگے پھینکنے کے انداز میں رکھی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حسنہ زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔۔

اس عورت کے جانے کے بعد ایک لڑکی اٹھ کر اس کے پاس آئی کھالو کوئی پتا نہیں وہ یہ بھی اٹھالیں

حسنہ کو سیدھا کر کے روٹی اس کے سامنے کرتی بولی۔۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں کھانی مجھے نہیں۔۔۔۔ہاتھ مار کر پلیٹ سائیڈ پر کی۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو یہ بتاو تم یہاں کیسے آئی۔۔۔

مجھے تو میری سوتیلی ماں اور جواڑی باپ نے بیچا۔۔۔۔اس لڑکی نے تمسخرانہ انداز میں کہا

مما۔۔۔۔پاپا حسنہ نے غائب دماغی سے کہا

مما پاپا مجھے نکالو بھائی عنصر بھائی مجھے نکالو کوئی یہاں سے

www.novelsclubb.com

اسے شدت سے گھر والوں کی یاد آئی۔۔۔۔

تم۔۔تم تو وہ ہی ہو نہ جو وی لوگ میں آتی تھی ایک لڑکی جو اسے کب سے غور سے دیکھ رہی تھی اس نے چونک کر کہا۔۔۔۔

حسنہ سسکیاں دبا رہی تھی اگر وہ یہاں سے نہ نکلی تو اگر اس کی عزت۔۔۔!!!

آگے سوچنا بھی محال تھا اس کے لیے۔۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے بس ایک ہی کلمہ پڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اس جہنم میں ایک دفعہ جو آجائے وہ کفن پہن کر ہی یہاں سے نکلتا ہے معلوم نہیں۔یہ لوگ اسے دفناتے ہیں یا یوں ہی گدھوں کی خوراک بنا دیتے ہیں

پہلے جیتے جی زمینی گدھ پھر مرنے کے بعد آسمانی گدھ

وہ لڑکی دیوار کے ساتھ سر لگا کر مایوسی کی آخری حدوں پر تھی۔۔۔۔۔

..... حسنہ بچے

حسنہ کے کمرے میں آتے خمسہ بیگم نے اسے پکارا

یہ لڑکی بھی نہ اس کا بکھرا سامان دیکھ کر سر جھٹکا۔۔۔

حسنہ بیٹا آجاو تمہاری پسندیدہ بریانی بنائی ہے آج۔۔۔۔۔

مگر نہ تو وہ کمرے میں تھی اور نہ ہی وہ واش روم میں تھی۔۔۔

کہیں تمنا کے کمرے میں تو نہیں ہے۔۔۔؟؟؟

خود سے سوال کرتی وہ تمنا کے کمرے کی جانب بھر گئیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مما؟؟ کشوہ نے بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑی اپنی مما کو دیکھا تھا وہ بھاگ کر ان کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

میری جان۔۔۔ سریہ جتوئی نے بھی اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔۔

!!! مما آئی مس یو سو مچ۔

می ٹو میرا بچہ ہمیشہ کی طرح اس کے ڈھکے سر پر لب رکھے اسے پیار کیا تھا

آپ کب آئی؟؟ان کو شانوں سے تھامے پر جوش ہو کر بولی تھی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہوں اور اب ادھر لاہور میں ہی رہوں گی وہاں کا کام ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

سر یہ جتوئی نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

واو۔۔۔ مما اس سے بڑی نیوز کوئی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

افف میں بھی پاگل ہوں آپ اندر آ کر بیٹھیں میں آپ کے لیے جوس کے کر آتی ہوں انہیں ہاتھ سے پکڑ کر کمرے میں لے کر آئی۔۔۔۔

نہیں کشوہ تم نیچے چلو سب ڈینر پر انتظار کر رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ان کی گفتگو میں داؤد کا کوئی ذکر نہیں تھا

انھوں نے ٹوکنا چاہا مگر کشوہ ان کے ہاتھ چوم کر انہیں وہاں موجود صوفے پر بٹھا گئی

آپ بیٹھ کر داود سے باتیں کریں میں بس ابھی آئی پھر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

کشوہ کے کمرے سے جانے کے بعد داؤد کو بے چینی ہونے لگی

وہ مسلسل زمین پر نظریں گاڑے نیچے دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ سُریہ جتوئی آس پاس کی دیواروں کو دیکھنے لگیں جہاں ایک جانب اللہ اور

دوسری جانب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کیلی گرافی سے لکھا ہوا تھا وہ جانتی

تھیں یہ کشوہ کے شوق تھے۔۔۔۔۔

تم۔۔۔میری بیٹی کو مارتے تو نہیں ہوں

لہجے میں بلا کی سردی تھی۔۔۔۔داود نے پہلے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

نن۔ن۔ نہیں نہیں خوف کے باعث زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہاری شادی میری بیٹی سے صرف اور صرف دادجی کے فیصلے کی وجہ سے ہوئی ہے

اور وہ صرف ہمدردی کی وجہ سے اس نکاح کے لیے راضی ہوئی تھی

دور رہنا میری بیٹی سے نہیں تو میں اسے یہاں سے کے کر یہ شہر کی نہیں ملک بھی

چھوڑ کر چلی جاؤں گی

نہیں۔داؤد کی تو سانسیں اٹک گئیں

کشوہ کے خود سے دور جانے کا خیال ہی سوہان روح تھا

نہیں۔۔۔پلیز ممانی۔۔۔نہیں۔۔۔۔

نہیں اسے پھر سے پینک اٹیک آیا تھا

سُریہ جتوئی ہڑبڑا گئی۔۔۔۔۔

کشوہ جوس کے گلاس کے ساتھ ری فریش منٹ لائی تھی داؤد کی بگڑتی حالت دیکھ

کر ٹرے صوفے پر رکھ کر اس کی طرف بھاگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے داؤد۔۔۔۔داود داؤد اپنے ہاتھ شانوں پر رکھ کر اسے پر سکون کرنے لگی

۔۔۔۔

دوائی دوائی دراز سے دوائی نکال کر فوراً اس کے منہ میں ڈالی اب بوتل کا ڈھکن کھول کر اسے اس کے منہ کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

سُریہ جتوئی لب بھینچ گئیں۔۔۔۔۔انہوں نے غلط کیا شاہد؟؟؟؟

داؤد قدرے بہتر ہوا مگر وہ سُریہ جتوئی کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا اب۔۔۔۔

مما آپ کا کرڈنر شروع کریں میں کچھ دیر میں آتی ہوں

ابھی ابھی داؤد کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھی وہ سُریہ جتوئی سے بولی۔۔۔۔

ہمم۔ہاں۔۔۔۔اخری نظر دونوں پر ڈال کر وہ ان کے کمرے سے باہر نکل گئی

۔۔۔۔

کیا ہوا ہے داؤد۔۔اپنا دائیاں ہاتھ اس کے گال کے ساتھ مس کر کے پوچھا۔۔۔۔

آپ۔۔۔ نہیں جانا میں نہیں۔۔۔۔ جانا کہیں دور مجھ سے

اپنے ہاتھوں کی مضبوط گرفت اس کے ہاتھوں پر کیئے وہ التجائیہ بولا۔۔۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہی داؤد آپ فکر مت کریں۔۔۔۔۔

پکا؟؟؟؟

پکا پرومس۔۔۔

چلیں اب آپ اٹھیں ہم ڈنر کے لیے جا رہیں ہیں۔۔۔ نیچے۔۔۔

نہیں وہ اسے کھینچ کر اپنے ساتھ بٹھا گیا

www.novelsclubb.com

نہیں ابھی چلیں میرے ساتھ نہیں تو میں نے نہیں بولنا آپ سے۔۔۔۔۔

!! میں۔۔۔۔ گیا۔۔۔۔ تھا۔۔۔ نہ۔۔۔۔ آج۔۔۔ باہر

مگر تھے تو گاڑی میں ہی نہ داؤد چلیں میرے ساتھ سب نیچے اپنے ہیں کوئی باہر کا نہیں ہے

اس طرح بند رہیں گے تو کب دوسروں کا سامنا کرنا سیکھیں گے چلیں پلیز۔۔۔۔

وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر لے گئی۔۔۔۔۔۔

******

!! میں۔۔۔۔گیا۔۔۔۔تھا۔۔۔نہ۔۔۔۔آج۔۔۔باہر

مگر تھے تو گاڑی میں ہی نہ داؤد چلیں میرے ساتھ سب نیچے اپنے ہیں کوئی باہر کا نہیں ہے

اس طرح بند رہیں گے تو کب دوسروں کا سامنا کرنا سیکھیں گے چلیں پلیز۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر لے گئی۔۔۔۔۔۔

تمہارے لمس کو خود میں اتار سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

میں اپنے آپ کو یوں بھی سنوار سکتا ہوں۔۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔

دروازے کے بجنے پر نیند میں جاتی تمنا نے تکیہ سر کے نیچے سے نکال کر منہ پر رکھا مگر جب دو منٹ مسلسل دروازہ بجتا رہا تمنا نے غصے سے تکیہ بیڈ پر پٹکا۔۔۔۔

آ گئی۔۔۔۔

سوئی جاگی کیفیت میں بکھرے حلیے سمیت دروازہ کھولا مگر سامنے تائی کو دیکھ کر وہ تھوڑا سیدھا ہوئی۔۔۔

جی تائی۔۔؟؟

!!بیٹا سب ڈنر پر انتظار کر رہیں ہیں طبیعت ٹھیک ہے؟؟

فکر مندی سے پوچھا تھا

نہیں تائی بھوک نہیں ہے بے زاری سے کہہ کر وہ دروازہ بند کرنے کے در پر تھی

۔۔۔۔

اچھا چلو حسنہ کو بھیج دو سب اس کے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

.!!حسنہ؟

!!! حسنہ تو نہیں ہے جہاں پر

پھر کہا گئی اب کہ زرا تشویش بھرے لہجے میں کہا

تمنا کندھے اُچکا گئی۔۔۔

اچھا تم ریسٹ کرو میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کشوہ اور داود دونوں ہاتھ تھامے باہر نکلے تھے جب ان کے پیچھے ہی عنصر اپنی شرٹ کے بازو اوپر کی جانب فولڈ کرتے زینے اتر رہا تھا دونوں کو ساتھ دیکھ کر عنصر سمیت سب بری طرح ٹھٹھکے تھے۔۔۔۔

عائذ اور زید سر گوشی کرنے لگے جبکہ داد جی کی نظریں داؤد کے قدرے بدلے حلیے پر تھی۔۔۔۔

انہیں اپنا فیصلہ درست ہوتا نظر آیا۔۔۔

اسلام علیکم کشوہ کے بلانے پر سب کو ہوش آیا

سعید اور نوید جتوئی ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد کھانا کھانا شروع کر چکے تھے

۔۔۔۔۔

عنصر بالکل کشوہ کے سامنے والی چیئر پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

جبکہ کشوہ اور داؤد دوسری طرف ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے۔۔۔۔۔

سب نے کھانا کھانا شروع کیا تھا عنصر اپنی پلیٹ میں کم کشوہ کی جانب زیادہ دیکھ رہا تھا

اسے تجسس تھا ڈھکے چھپے کے ساتھ وہ کیسے کھانا کھائے گی۔۔۔۔

کشوہ بھی اس کی نظر خود پر اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

مگر اسے نظر انداز کیئے وہ بے چین سے داؤد کو دیکھ رہی تھی

اس نے تھوڑا سا کھانا داؤد کی پلیٹ میں نکالنا شروع کیا۔۔۔۔

جب خمسہ جتوئی ہڑبڑائی سی وہاں آئی۔۔۔

داد جی داد جی، عنصر، سعید حسنہ گھر پر نہیں ہے۔۔۔

کیا؟؟!! عنصر چونک کر کھڑا ہوا کشوہ کے بھی ہاتھ تھمے تھے۔۔۔

حسنہ۔۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

آج پھر بازار سجا تھا

لڑکیوں کو بھینس بکریوں کی طرح تیار کر کے قربانی کے جانوروں کی طرح پیش کیا جانے والا تھا

آج پھر ہزاروں امیر زادوں نے کھلم کھلا پیسے اڑانے آنا تھا

آج پھر بنت ہوا نے پیسنا تھا

یہ لو تیار ہو جاؤ چنبیلی نے ہاتھ میں تھامے سوٹ ان لڑکیوں کے درمیان میں پھینکے

جلدی جلدی پہنوں چھنو تیار کرے گی تم لوگوں کو جلدی کرو بائی کو دیر کرنے

والے پسند نہیں

اگر کسی نے شان پٹی دیکھائی تو چمڑج اڈھیر دوں گی

حقارت سے ان کی جانب دیکھ کر چمبیلی کروفر سے وہاں سے نکلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لڑکیاں دھیرے دھیرے کھڑا ہونا شروع ہوئیں ایک ایک کر کے ان نامکمل

کپڑوں کو اپنے جسم پر سجانے لگیں۔۔۔۔

حسنہ نے ان کپڑوں کی جانب دیکھ کر مر جانے کی خواہش کی تھی

وہ چھوٹے چھوٹے ٹاپ پہنتی تھی کھلم کھلا باہر پھرتی تھی مگر آج ان کپڑوں سے نفرت ہوئی۔۔۔۔

مجھے نہیں پہننا۔۔۔حسنہ نے ہاتھ سے پیچھے کیا۔۔۔

پہن لو لڑکی۔۔۔۔

اتنے میں چنبیلی آئی۔۔۔۔

پہنے نہیں ہاتھوں میں جان نہیں جو اتنا سستی سے کام کر رہی ہوں اگر نہیں پہنے جاتے تو رگو کو بلاؤں

معنی خیزی انداز میں کہتی ان سب کا دل دہلا گئی۔۔۔۔

حسنہ اس حال نما کمرے کے باتھ روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔

دروازے سے ٹیک لگا کر جانے کتنی دفعہ اس نے اپنی موت کی دعا کی تھی۔۔۔۔

جب اس کی نظر واش روم کے دروازے سے زرا اوپر بنے روشن دان پر پڑی

www.novelsclubb.com

!چوہے مارنے کی دوا؟؟

کہاں ہے حسنہ ؟؟؟

داد جی بھی کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

سریہ جتوئی کو بھی تشویش ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کسی سہیلی کے گھر تو نہیں چلی گئی۔۔۔۔ سریہ جتوئی نے کہا۔۔۔۔

سہیلی۔۔۔ نہیں بتا کر جاتی اگر گئی ہوتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈرائیور کو بلا کر پوچھ اسے پتا ہو گا سعید جتوئی نے ڈرائیور کو بلایا۔۔۔

تھوری دیر میں ہی ڈرائیور وہاں آ گیا

حسنہ بی بی کہاں ہیں ؟؟

صاب مجھے نہیں معلوم حسنہ بی بی کا

یونیورسٹی سے کتنے بجے واپس آئی تھی وہ فائزہ جتوئی نے پوچھا۔۔۔

وہ چھوٹی بیگم مجھے حسنہ بی بی کا فون آیا تھا کہ آج وہ یونیورسٹی سے خود ہی واپس آئیں گی میں انہوں لینے مت جاؤ۔۔۔۔

گارڈ کو بلا کر لاؤ نوید جتوئی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔۔

سلام سر اتنے میں گارڈ بھی وہاں آیا

حسنہ بی بی کب یونیورسٹی سے واپس آئی۔۔؟؟؟

سر میں۔نے صبح سے حسنہ بی بی کو نہ آتے دیکھا نہ جاتے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

معاملہ گھمبیر ہوا تھا عنصر نے اپنی مما کی جانب دیکھا

آپ کو معلوم ہی نہیں ہوا مما حسنہ گر آئی بھی ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔

عنصر کا لہجہ سخت ہوا

اب ہم مردوں کو باہر کے ساتھ ساتھ گھر کی رکھوالی بھی کرنی پڑے گی۔۔۔

سعید جتوئی خمسہ جتوئی پر برہم ہوئے

تمنا کو بلا کر لاؤ وہ ہی جانتی ہے حسنہ کے دوستوں کو۔۔۔۔۔۔۔

کلیم جتوئی نے حالات بگڑتے دیکھ کر فائزہ بیگم کو اشارہ کرتے کہا۔۔۔۔

اس حسین کلی کا کیا نام ہے؟؟؟

بھرے مجمعے میں بیٹھے ایک آدمی نے ہاتھ میں پکڑے جام کو لبوں سے لگائے پوچھا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے یہ ہمارے حسن گلی کی حسنہ تارا بائی نے پان چباتے مٹھاس بھرے لہجے میں اس رائس زادے کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

حسین بہت حسین۔۔۔۔

خباثت بھری نظریں وجود کے آر پار ہوئیں

حسنہ نے اپنی چھوٹی سی چولی سے نظر آتے حصے کو انتہائی مختصر سی چنری سے چھپانے کی کوشش سی کی تھی۔۔۔

تارا بائی نے چمبیلی کو اشارہ کیا چمبیلی نے اشارہ سمجھتے وہ چنری شدت سے اس کے وجود سے دور کی

اور بس اتنا سا لمحہ حسنہ لڑکھڑا کر گڑی سرخ ہونٹوں کے قریب سے سفید جھاگ نکلنا شروع ہوئی۔۔۔۔

اور سجی محفل میں بھگدڑ مچ گئی

www.novelsclubb.com

ٹن۔۔۔۔۔۔

میسج کی بجتی ٹون نے زینب کی نیند میں خلل ڈالا تھا

ٹن۔۔۔۔پھر سے میسج۔۔

کون ہے بھائی اتنی رات کو تنگ کر کے رکھا ہے

فون کا سائیلینٹ کرنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

فون بجنا شروع ہو گیا۔۔۔

ہیلو کون ہے بھائی کیا جن ہو نیند وینڈ نہیں آتی کیا؟؟

اب بولو بھی کیا تکلیف آن پڑی تھی رات کے اس پہر فون کھڑکانا شروع کر دیا

۔۔۔

حسب توقع زینب میڈیم بغیر دیکھے بولنا شروع ہو گئی۔۔۔۔

اہم مس زینب آپ کی زبان پر بریک کا اوپشن نہیں ہے؟؟؟

!!!!!جن

عمر کی سرد گھمبیر آواز سن کر نہ صرف وہ چونک کر اٹھی اس کے منہ سے عمر کی شیانِ شان لفظ بھی نکلا

www.novelsclubb.com

اتنا شوق ہے آپ کو جن دیکھنے کا؟؟ کسی دن سامنے آ گیا تو یہ جو زبان ایک سو اسی کی سپیڈ سے چلتی ہے بند ہو جائے گی۔۔۔۔

نہیں نہیں سر۔۔۔۔ سوری سر۔۔۔۔

!!! یو شڈ بی سوری

ایسے ہی سر میں تو مروت میں کہہ رہی تھی آپ بھی تو دیکھیں رات کے اس وقت کال کریں گے تو سامنے والا تپے گا ہی۔۔۔۔

ایکس کیوز می مس زینب میں نے آپ کے بھلے کے لیے ہی کال کیا تھا۔۔۔

عمر نے تپ کر کہا۔۔۔۔

اس وقت میرا کونسا بھلا آپ کو سوجا سر اور ایک بات بتائیں آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا۔۔۔؟؟؟

www.novelsclubb.com

بات کرتے ہوئے فون کی سکرین اپنے سامنے کر کے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا

جیسے فون نہ ہو سامنے عمر ہو۔۔۔۔

لہجے میں شک کی آمیزش تھی

جسے محسوس کیئے عمر سٹپٹا گیا۔۔۔۔

مس زینب فضول سوچنے سے بہتر ہے میری بات سن لیں۔۔۔۔

کل آپ کا پریکٹیکل ہے۔۔۔

سر یہ تو مجھے بھی معلوم ہے یہ بتانے کے لیے آپ نے مجھے رات کے اس وقت

میری نیند خراب کر کے کال کی ہے۔۔۔۔

اسے اپنی نیند کے خراب ہونے کا زیادہ دکھ تھا۔۔۔۔

عمر کا دل کیا اپنے بال نوچ لے۔۔۔۔

!!! مس زینب خاموش

www.novelsclubb.com

خاصی اونچی آواز میں کہا دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

عمر نے گہرا سانس لیا۔۔۔

مس زینب کل آپ کا پریکٹیکل ہے۔۔۔

تو آپ اپنی پریکٹیکل بک میری کلاس میں ہی چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔

اور اس پر ہی آپ کا نمبر بھی لکھا ہوا تھا جیسے آپ کو پورا یقین تھا آپ یہ حماقت کریں گی۔۔۔

اس کے آگے بولنے کے لیے زینب نے خود کو بامشکل خاموش کروایا۔۔۔

مجھے لگا آپ پریشان ہوں گی اس لیے میں نے سوچا کال کر کے آپ کو بتا دوں مگر مجھے نہیں معلوم تھا آپ گھوڑے آئی مین گہری نیند میں سو رہی ہوں گی۔۔۔

عمر کہہ کر خاموش ہوا۔۔۔ مگر دوسری طرف سے بھی کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

مس زینب۔؟؟

www.novelsclubb.com

مس زینب سو گئی ہیں کیا آپ ؟؟

!!! میں بول لو ؟؟

بہت ہلکی سی آواز تھی اس کی۔۔۔۔

عمر ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔۔

.....!! یس بول لیں

سر مجھے ٹینشن میں نیند آتی ہے اس لیے میں سو گئی تھی آپ کا شکریہ مجھے نیند سے جگانے کے لیے دانت پیس کر کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر آپ مجھے بک صبح بھی دے سکتے تھے۔۔۔

!!! شکریہ

خٹاک کی آواز سے فون رکھا۔

تمنا حسنہ کہاں ہے؟؟؟

عنصر نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

حسنہ؟؟

تمنا ناسمجھی سے عنصر کی جانب دیکھا۔۔۔

ہاں تمنا تم ہی جانتی ہوں اس کی دوستوں کے بارے میں تم فون کر کے پوچھو وہ کہاں ہے وہ اب تک یونیورسٹی سے واپس نہیں آئی۔۔۔

خمسہ جتوئی نے بڑھائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی تائی جان میں پوچھتی ہوں۔۔۔۔

کشوہ بھی پریشان سی وہاں بیٹھی ہوئی تھی داؤد کو اوپر چھوڑ آئی تھی دوائی اسے کھلا دی تھی

اسے بھی اب حسنہ کی ٹینشن ہو رہی تھی وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی جو وہ سوچ رہی ہے ویسا بالکل

نہ ہو۔۔۔

اچھا علینہ تھینک یو۔۔۔۔میں ردا سے پوچھتی ہوں اوکے بائے۔۔۔۔

تمنا نے حسنہ کی آخری دوست سے بات کر کے فون کاٹا۔۔۔

تمنا؟؟

نہیں اس کے چہرے پر مکمل ناامیدی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمیں پولیس کو انوولو کرنا ہو گا۔۔۔۔

عنصر نے تھوڑی پر فون ٹکائے کہا لہجے میں شکستگی تھی۔۔۔۔

نہیں عنصر۔۔۔۔گھر کی عزت کا معاملہ ہے

ایسے ہم پولیس کو نہیں شامل کر سکتے ہماری عزت مٹی میں مل جائے گی۔۔۔

داد جی ٹھیک کہہ رہے ہیں نوید جتوئی نے بھی داد جی کے ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

کشوہ نے تاسف سے انہیں دیکھا

جنہیں گھر کی عزت کی فکر تھی جیتی جاگتی لڑکی کی عزت کی نہیں۔۔۔۔

تمنا یاد کرو اس کی کوئی اور دوست۔؟؟

عنصر نے اسے بازو پکڑ کر کہا۔۔۔

پلیز یاد کرو۔۔۔

عنصر کو اس حالت میں دیکھ کر تمنا جانے کتنی دیر اس کے چہرے کی جانب دیکھتی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کا ایک فرینڈ تھا میل فرینڈ!۔۔۔۔

جانے کیسے اس کے منہ سے پھسلا واپس اوپر جاتی کشوہ کے قدم ساکت ہو گئے

۔۔۔۔

میل فرینڈ؟؟

ہاں داد جی اس کی گرلز کے علاوہ میل فرینڈ بھی تھے یونی میں مگر میرے پاس اس کا نمبر نہیں ہے۔۔۔۔

تمنا نے لب دانتوں میں دبائے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب صبح ہی یونیورسٹی جا کر پتا لگے گا

میں جا رہا ہوں مما باہر پتا کرنے صبح تک کا انتظار نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کشوہ کے قدم شکستہ تھے جب وہ کمرے میں آئی۔۔۔۔۔

داود کہنی آنکھوں پر رکھے شاہد سویا ہوا تھا۔۔۔۔

کشوہ نے حجاب ڈھیلا کیا

پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھی تو داؤد سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

سوئے نہیں آپ داؤد؟؟!!....آواز کچھ بھرائی ہوئی تھی۔۔۔

آپ روئی۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر تڑپا۔۔۔

کشوہ خالی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔حسنہ وہ رونے لگی داؤد حسنہ وہ اس کے ساتھ لگی روتی چلی گئی۔۔۔۔

حسنہ کو کچھ نہ ہو اللہ حسنہ کو کچھ نہ ہو۔۔۔۔وہ نادان تھی اللہ سے اپنے حفظ وامان میں رکھئیے گا۔۔۔

اللہ جی۔۔۔وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔۔

کشف آج وہ سنبھال رہا تھا کشوہ کو اسے بھی دکھ ہو رہا تھا بہت۔۔۔۔۔

اپنا ماضی پھر سے یاد آنے لگا تھا

اس لڑکی کی چیخیں۔۔۔۔

داؤد کا چہرہ پسینے سے تر ہوا تھا

دم گھٹنے لگا تھا اس کا

کشوہ نے خود پر داؤد کی ہلکی ہوتی گرفت محسوس کیئے چہرہ سیدھا کیا۔۔۔۔

داؤد آپ ٹھیک ہیں نہ پانی پیئے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

کیسا ہم سفر ہوں جو اپنی بیوی کا درد بھی نہیں بانٹ سکتا۔۔۔۔

دکھ سے لبریز جملہ۔۔۔۔۔

وہ آدھی رات کے پہر گھر لوٹا

www.novelsclubb.com

خمسہ جتوئی جاگ رہی تھیں ایک ماں کیسے سو سکتی ہے جس کی جوان بیٹی لاپتہ ہو

۔۔۔

عنصر کچھ معلوم ہوا!؟؟

عنصر نے نفی میں سر ہلا کر اپنے قدم بڑھا لیئے۔۔۔۔

حسنہ کہاں ہو بچے۔۔۔۔

عنصر نے کرو میرے ساتھ ایسا میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

!!! پلیز۔۔۔

وہ بھی بے بس ہوا۔۔۔

عنصر نہیں۔۔۔ نہیں چٹاخ !!! عنصر نے تھپڑ اس کی نازک گال پر مارا تھا وہ رونے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں کرو ترس کھاؤ مجھ پر

اپنے خدا کے لیے ہی مجھ پر رحم کرو۔۔۔

پلیز عنصر وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی مگر عنصر اس وقت سفاک

پتھر بنا ہوا تھا جس پر کوئی آنسو اثر انداز نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک اور صبح اپنے معمول پر طلوع ہوئی تھی۔۔۔۔

مگر یہ ناتو خوش گوار صبح تھی نہ ہی روشن ہاسپٹل کے بیڈ میں ادھ مری حسنہ کی قسمت کی طرح تاریک۔۔۔۔۔

داؤد کا ناپیچھے چھوڑنے والے ماضی کی طرح سیاہ۔۔۔۔۔

خمسہ کی عزت پر لگے داغ کی طرح بد نما۔۔۔۔۔۔

عنصر کے دل میں بیٹھے خوف کی طرح سفاک۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صبح کا وقت تھا۔۔۔۔

جتوئی ہاؤس میں سوائے تمنا کے سب کی رات جاگ کر گزری تھی۔۔۔

گھر کے بعد عنصر پھر نکل گیا

سات بجے کشوہ اس وقت پرائیویٹ کلینک پر موجود تھی

ڈاکٹر کوئی چھوٹی سی بھی بات ہو جائے داؤد پھر پیچھے چلے جاتے ہیں

میں انہیں اتنی مشکل سے یہاں تک لے کر آئی مگر پھر وہ ہی مایوسی والی باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ داؤد کے متعلق سینئر ڈاکٹر سے شئیر کر رہی تھی۔۔۔

دیکھیں مس جتوئی داؤد انسان ہے کوئی روبوٹ تو نہیں ہے جو ایک دفعہ انسٹرکشن دیں اور وہ سدا یاد رکھے۔۔۔۔

آپ کو انہیں سٹیپ بائے سٹیپ لے کر چلنا پڑے گا۔۔۔۔

نہیں تو سوری ٹو سے جیسے کہ آپ نے بتایا ان کی حالت پہلے سے بھی بتر ہو جائے گی

۔۔۔۔

آپ ایک ہی دفعہ ان پر برڈن نہ ڈالیں

ہر چیز وقت اور توجہ مانگتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آئی ہوپ آپ سمجھیں گی۔۔۔۔۔

جی ڈاکٹر میں مانتی ہوں اس بات کو۔۔۔اور آئیندہ اس کا بہت خیال رکھو گی

۔۔۔۔۔۔

اچھا تو یہ بتائیں میڈیسن چینج کرنے کا کتنا فائدہ آپ کو نظر آیا۔۔۔؟؟

جی ڈاکٹر کافی بہتر ہے زیادہ سوتے بھی نہیں ہیں اب داؤد۔۔۔

اچھا تو اب آپ کوشش کریئے گا مسٹر جتوئی کو ادھر لانے

کی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے ڈاکٹر میں پوری کوشش کروں گی کہ داؤد کو ادھر لانے کے لیے منا سکوں

۔۔۔۔

پوری رات انڈر ابزرویشن میں پڑے رکھنے کی وجہ سے چنبیلی کو حسنہ کی دیکھ بال کے لیے روکا گیا

جو ناک منہ چڑھائے اس کے پاس موجود تھی۔۔۔۔

تارا بائی کو اس پر جتنا غصہ تھا اس نے سوچ لیا تھا جتنے پیسے اس پر لگے ہیں اس سے دوگنا وہ حسنہ سے وصول کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر کچھ بتاؤ تو۔۔۔۔

!!!!!وی آر سوری

****

www.novelsclubb.com

وری رات انڈر ابزرویشن میں پڑے رکھنے کی وجہ سے چنبیلی کو حسنہ کی دیکھ بال کے لیے روکا گیا

جو ناک منہ چڑھائے اس کے پاس موجود تھی۔۔۔۔

تارا بائی کو اس پر جتنا غصہ تھا اس نے سوچ لیا تھا جتنے پیسے اس پر لگے ہیں اس سے دوگنا وہ حسنہ سے وصول کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر کچھ بتاؤ تو۔۔۔۔

وی آر سوری!!!!!۔۔۔

کیا رے مر گئی کیا چنبیلی نے ہونٹوں پر ہتھیلی جما کر کہا۔۔۔

نگوڑی تیرے منہ میں خاک ابھی تو چاندی چمکنی شروع ہوئی تھی

تارا بائی نے اپنا بھاری بھر کم ہاتھ اس کی کمر پر رسید کیا

www.novelsclubb.com

تو وہ بلبلا اٹھی۔۔۔۔

ارے ڈاکٹر منہ کیا دیکھ رہی بتا بی۔۔؟؟

جی بائی وہ اب خطرے سے باہر ہے مگر چوہے مار گولیوں نے اندرونی حصوں پر خاصا گہرا اثر چھوڑا ہے تو کم از کم دو ہفتوں کے لیے دیکھ بھال کرنی پرے گی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے گلے سے سٹیتھو سکوپ (دھڑکن سننے والا آلہ) اتار کر کہا۔۔۔۔

ہائے۔۔ہائے میں نے سوچا تھا سونے کی مرغی ہاتھ آئی ہے مگر یہ منحوس جب سے آئی ہے خرچہ کروا رہی ہے

کوئی نہیں دو ہفتے ہی ہے نہ پھر دیکھ تارا بائی کرتی کیا ہے تیرے ساتھ۔۔۔۔۔

کلینک سے نکل کر اس کی گاڑی کا رخ یونیورسٹی کی جانب تھا پہلے زینب سے ملنا تھا پھر ڈاکٹر رخسانہ سے داؤد کے سلسلے میں۔۔۔۔

گاڑی چلاتے ہوئے اس کا دھیان حسنہ کی جانب بھی تھا۔۔۔

اللہ کرے جو میں سوچ رہی ہوں ویسا کچھ نہ ہو حسنہ اپنی کسی دوست کے یہاں ہی ٹھہری ہو۔۔۔۔

گاڑی پارک کرتے وہ تیز تیز قدم لیتی یونیورسٹی کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاتھ میں تھامی پرچی پر دھیان دیتی وہ سامنے موجود پتھر کو نہ دیکھ سکی جس کے سبب پاؤں پر ٹھوکر لگی وہ لڑکھڑائی۔۔۔

!!! حسبی اللہ

دھیان سے بیٹی۔۔۔۔

!!! یہ آواز؟

سر عمر نے اسے پہچان لیا تھا وہ بھی اسے لڑکھڑاتا دیکھ اسی طرف چلتے آرہے تھے

!!! غفور انکل

www.novelsclubb.com

کشوہ نے انہیں پہچان لیا۔۔۔

کشوہ بی بی وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر یہاں وہاں دیکھتے بھاگنے لگے

جب کشوہ بھی ان کے پیچھے بھاگی

رک جائیں۔۔آپ ایسے نہیں جا سکتے ہیں رکیں۔۔۔

سر عمر نے پہلے تشویش سے صورت حال کو دیکھا پھر معاملے کے بابت بعد میں جاننے کا سوچ کر بھاگتے ہوئے غفور کو پکڑ لیا۔۔۔

سر انہیں جانے مت دیجئیے گا۔۔۔

کشوہ نے دور سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے کشوہ؟؟؟

سر عمر نے اسے اپنی پھولی سانسیں درست کرتے دیکھ کر کہا۔۔۔

سر مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ کہاں تھے غفور انکل؟؟

کشوہ نے قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

کشوہ بی بی میں نے کچھ نہیں کیا وہ ہاتھ جوڑ کر گر گرانے لگا۔۔۔

سر آپ انہیں لے کر کسی خالی کلاس میں چلیں گے۔۔۔؟؟؟

اس نے براہ راست عمر کی جانب دیکھ کر سوال کیا جس نے اسبات میں سر ہلاتے غفور کو بازو سے تھام کر چلنا شروع کر دیا۔۔۔

دکھتے جسم کے ساتھ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں تھیں کمرے کی تیز روشنی کے باعث کچھ لمحے وہ دیکھنے سے قاصر ہو گئی۔۔۔

آنکھیں جب دیکھنے کے قابل ہوئیں تو۔۔۔دل سے دعا نکلی کاش یہ آنکھیں اب کبھی نہ دیکھ سکیں۔۔

یہ دل رک جائے۔۔۔

یہ سانسیں تھم جائیں۔۔۔

مگر ضروری نہیں ہر دعا فوراً قبول ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوائی کا اثر کچھ کم ہوا تو پورا جسم پکے پھوڑے کی طرح دکھنے لگا تھا۔۔۔

دائیں ہاتھ میں لگی ڈرپ بھی تکلیف پہنچا رہی تھی دل سے کچھ نیچے میدے میں شدید آگ سی لگی تھی۔۔۔۔۔

ملائم گال ری ایکشن کے باعث سوجھے ہوئے تھے۔۔۔۔

آنسوں پھر سے آنکھوں سے رواں ہوئے۔۔۔۔

حسنہ نے آنکھیں موند لیں شاہد موت کو بھی وہ قبول نہیں۔۔۔۔

کیا اس نے دنیاوی جہنم کو قبول کر لیا تھا..؟؟؟

کھڑکی کے دوسری جانب ہوا کی دوش میں اڑتے پرندے بھی پھڑ پھڑا اٹھے۔۔۔۔

داؤد کو غلط دوائی کس کے کہنے پر دی۔۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

ٹیبل کے دوسری جانب ہاتھ جوڑے بیٹھے غفور کو دیکھ کر سرد لہجے میں پوچھا تھا کشوہ نے۔۔۔۔

میں۔۔میں نے نہیں دی کوئی دوائی۔۔۔

پسینے سے تر چہرے پر ہاتھ پھیر کر وہ ابھی بھی منکر تھا۔۔۔۔

غفور صاحب مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کریں سچ بتائیں نہیں تو پولیس کو کال کرنے میں مجھے دیر نہیں لگے گی۔۔۔

کشوہ نے ہینڈ بیگ سے فون نکالا۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا چھوٹی بی بی میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

تو پھر کہاں غائب تھے آپ اور یہاں یونیورسٹی میں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟؟

وہ جی بی بی جی میری بیوی بیمار تھی تو میں دادجی سے چھوٹی لے کر آیا تھا اور ادھر میری بھانجی پڑھتی ہے اسے چھوڑنے آیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جھٹ سے اس کے سوال کا جواب دیا۔۔۔

ہمم۔۔ مطلب داؤد کی دوائی تم نے نہیں بدلی تو اس ڈاکٹر کا۔پتا دو میں پولیس کو کال کرتی ہوں

داؤد کو دوائی کے نام پر زہر دیا جا رہا تھا کڑی سے کڑی سزا ملے گی اسے۔۔۔۔

کشوہ نے سپاٹ لہجے میں کہا تو غفور جلد بازی میں بڑبڑایا

!! مگر وہ تو نیند کی گولیاں۔۔۔

اس کے بڑبڑانے پر سر عمر جو کب سے خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے اسے کالر سے تھام گئے۔۔۔۔

مس کشوہ آپ پولیس کو کال کر لیں یہ ایسے نہیں بتائے گا۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔۔میں بتاتا ہوں سب بتاتا ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ داؤد صاحب کو نیند کی دوائی میں نے کسی کے کہنے پر نہیں دی تھی بلکہ خود دی تھی

سر جھکائے وہ اعتراف کر رہا تھا۔۔۔

کیوں؟؟

کشوہ غرائی۔۔۔۔

وہ داود صاحب ساری ساری جاگتے تھے دوائی کھانے کے بعد بہت زیادہ وحشی ہو جاتے تھے۔۔۔

مارنے کر در پر آجاتے تھے۔۔۔گھر کے حالات مجھے اجازت نہیں دے رہے تھے کہ یہ نوکری چھوڑتا۔۔۔

داد جی بھی مجھے اچھی تنخواہ دے رہے تھے پھر میں نے اپنے دوست سے مشورہ کر کے اسے نیند کی دوا دینی شروع کر دی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کسی نے کبھی دیکھا ہی نہیں آکر کہ کونسی دوائی دینی ہے کونسی نہیں اس لیے میرے لیے آسانی رہی مگر پھر جب آپ نے ان کا دھیان رکھنا شروع کر دیا تو میں ڈر گیا کہ کہیں آپ کو معلوم نہ ہو جائے۔۔۔۔

اپنی زرا سی کام چوری کی وجہ سے تم نے کسی کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا۔۔۔

کشوہ غم اور غصے سے چلائی۔۔۔۔

بی بی جی مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔وہ رونے لگا۔۔۔۔

آئندہ جتوئی ہاؤس کے قریب بھی نظر آئے تو میں پولیس میں کیس کر دوں گی ۔۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں میں نہیں آؤں گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے حیرانگی ہے کشوہ آپ کو یہاں دیکھ کر مگر اس سے داؤد نامی شخص کو دیکھنے کا تجسس بھی۔۔۔۔

آخر کون ہے داؤد۔۔؟؟

جانتا ہوں ذاتی سوال پوچھنے کا حق نہ۔۔۔

!!!میرے شوہر ہیں داؤد۔۔۔داؤد کاظمی۔۔۔

کشوہ نے بھیچ میں ٹوک کر کہا۔۔۔عمر خاموش ہو گیا اب کوئی اور سوال بچا ہی نہیں پوچھنے کے لیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہت خوش نصیب ہیں مسٹر داؤد

جو انہیں باہمت اور نیک بیوی ملی۔۔۔بلآرادہ ہی وہ بول گیا۔۔۔۔

ہمم مگر لگتا ہے کشوہ داؤد کاظمی زیادہ خوش قسمت ہے کیونکہ اس کی زندگی میں ایک نیک ہم سفر ہے وہ داؤد کاظمی کی بیوی ہے۔۔۔۔

زینب کو منانا مشکل امر تھا مگر نا ممکن نہیں آخر کو دوست تھی مان گئی۔۔۔۔

پھر ڈاکٹر رخسانہ سے ملی داؤد کی زندگی کا ایک مختصر حصہ ان کے آگے گوش گزار کیا

۔۔۔۔

کشوہ اس کے سامنے کوئی بھی ایسی بات کرنے سے پرہیز کرنا جو اسے ٹریگر کرے "

۔۔۔۔"

تھکا دینے والا دن مگر ایک بات اچھی ہوئی اس کے دل میں جو گھر میں چھپے بیدی پر

شک تھا وہ غفور کا خود پر الزام لینے سے کم ہو گیا۔۔۔۔

اب اس کا ارادہ گھر کے لیے نکلنے کا تھا

www.novelsclubb.com

کشوہ روم میں داخل ہوئی تو داود نے ہاتھ میں تھامی کوئی چیز بڑی تیزی سے اپنی کمرے کے پیچھے چھپائی۔۔۔۔۔۔۔

کیا چھپا رہے ہیں۔۔۔ کشوہ آنکھیں چھوٹی کر کے اس کے قریب چلی آئی۔۔۔

!!کچھ نہیں۔۔۔

کچھ تو چھپا رہے ہیں

اس کا سرخ پسینے سے تر چہرہ دیکھ کچھ تشویس سے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں کچھ نہیں وہ میں بس۔۔۔۔۔

داؤد مجھ سے بھی چھائیں گے۔۔۔۔ کشوہ نے جزباتی ہتھکنڈہ اپنایا۔۔۔داود نے فورا سے پہلے اپنے ہاتھ کشوہ گے آگے کیئے۔۔۔۔

مگر یہ کیا ہاتھوں میں تو کچھ نہیں تھا ہاں البتہ ہاتھ بھی چہرے کی طرح سرخ ہو رہے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد آپ کو کوئی الرجی ہو رہی ہے سرخ ہو رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟

کشوہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں وہ۔۔۔ بازوؤں کی آستینوں سے اپنے چہرے کو پونچھ کر کہا۔۔۔

وہ آپ ابھی آئی آپ کے لیے پانی لاؤں۔۔؟؟

داؤد نے اس کا دھیان بھٹکانا چاہا مگر کشوہ کی نظر بیڈ پر الٹی گڑی کتاب پر جا چکی تھی

۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ تو ناول تھا۔۔۔ زینب نے ہی اسے دیا تھا پڑھنے کے لیے مگر کشوہ ابھی تک اسے پڑھنا تو دور کی بات کھول کر بھی نہیں دیکھ سکی تھی۔۔۔۔

کشوہ نے ناول اٹھایا۔۔۔ تو داود کا رنگ متغیر ہوا۔۔۔۔۔

کشوہ نے کھلے صفحے کو جیسے جیسے پڑھنا شروع کیا اس کا خود کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔۔۔

یہ زینب بھی پاگل ہے سٹپٹا کر ناول کو بیڈ پر پھینکا۔۔۔

حد ہے داؤد یہ کیا پڑھ رہے۔۔۔آپ۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کر سخت لہجے میں استفسار کیا تھا

۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ کسرتی جسم سٹرانگ باڈی۔۔۔۔وہ اپنی بیوی کی حفاظت کرتا ہے

۔۔۔۔

آپ بھی تو میری بیوی ہیں نہ۔۔۔۔۔اپ کی حفاظت کیسے کروں گا۔۔۔

میری باڈی نہیں۔۔۔۔اپنے دبلے بازوؤں کو دیکھ دکھی لہجے میں کہا۔۔۔۔

میں نے پش آپ کیئے پھر بھی نہیں ہوئے ٹھیک۔۔۔

افف۔۔۔۔داود!!!!کشوہ کھلکھلا کر ہنسی تھی

ہاہاہا۔۔۔داود آپ کتنے کیوٹ ہیں۔۔۔۔

اس کا گال ہی کھینچ ڈالا۔۔۔۔

نہیں ایسے مت کرو وہ شرمندہ ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تو داؤد کو باڈی بنانی ہے۔۔۔ہاہاہا اس کے گال ٹمٹمارہے تھے۔۔۔۔داود اس کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔

میں ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔

خفگی سے کہا۔۔۔۔

اچھا اچھا سوری سوری اچھا تو اب اس مسئلے کا حل نکالنا پڑے گا۔۔۔

تھوری پر ہاتھ رکھے پر سوچ لہجے میں کہا

ہمم۔۔ہم۔داؤد نے زور و شور سے سر ہلایا۔۔۔۔۔

تو پھر مسٹر آپ کو میرے ساتھ جم جانا پڑے گا دوبارہ دونوں گال کھینچ کر کشوہ نے دوڑ لگائی۔۔۔

کشف وہ بھی جھنجھلا کر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنصر حسنہ کی یونیورسٹی سے گھر لوٹا تھا جو خبر اسے معلوم ہوئی تھی اس کا سر شرم سے جھک گیا۔۔۔۔

حسنہ کی ایک دو کلاس فیلو سے اس کے افئیر کا معلوم ہوا تھا۔۔۔۔

مگر اس وقت حسنہ کا ملنا زیادہ ضروری تھا۔۔۔۔۔

عنصر نے اپنے تئیں ہر کوشش کر لی۔۔۔ مگر سب فیل۔۔۔۔

داؤد آپ کتنا پڑھے ہیں؟؟؟

کشوہ نے لیپ ٹاپ پر سے دھیان ہٹا کر داود کو اپنی کتاب پڑھتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔ میں زیادہ نہیں بس باروی تک ہی

ہمیشہ والا شرمندہ لہجہ۔۔۔

کشوہ نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیپ ٹاپ کو سائیڈ پر رکھ کر اس کا ہاتھ پکڑا

آپ کو معلوم ہے جب آپ اس طرح بات کرتے ہوئے سر جھکا لیتے ہیں مجھے کتنا دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں آپ سر اٹھا کر مجھے اپنی ہر بات بتائیں خاص طور پر جو بات آپ سے وابستہ ہو

میں آپ کی ہم سفر اور راز دار ہوں آپ کا لباس۔۔۔۔

..... آپ مجھ پر یقین نہیں کریں گے

میں پوری کوشش کرتا ہوں اس بار براہ راست کشوہ کی مہربان آنکھوں کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ تو مجھے پتا ہے ایک دفعہ پھر کشوہ کا ہاتھ اپنے گال کی جانب بڑھتے دیکھ کر داود دور لپکا

www.novelsclubb.com

داؤد ہاہاہا۔۔۔۔اخری دفعہ

کشف باز آئیں میں نے بھی پھر شور سے کھینچنے۔۔۔۔

سرخ چہرے سمیت وہ واشروم میں گھس گیا۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا باہر آجائیں نہیں کرتی میں نے وضو کرنا ہے نماز کو دیری ہو جائے گی

۔۔۔آجائیں۔۔۔۔

آج حسنہ کو لاپتا ہوئے تین دن گزر گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داد جی میں اب حسنہ کی گمشدگی کا کیس پولیس سٹیشن میں کرنے لگا ہوں۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو عنصر داد جی سے پہلے ہی سعید جتوئی بھڑک اٹھے تھے

تم پاگل ہو پہلے ہی وہ ہم سب کے سروں پر خاک ڈال کر چلی گئی اب چاہتے ہو کہ بچی کچی عزت کا بھی کباڑا ہو جائے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔!! عنصر بے یقین تھا

کیا ڈیڈ تم کیا سمجھتے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں کیا کرتی پھر رہی تھی وہ یونیورسٹی میں

۔۔۔۔

عنصر کا سر جھکا تھا۔۔۔۔

آج بعد اس کا اس گھر میں کوئی زکر نہیں کرے گا سعید جتوئی رومال سے ہاتھ صاف کرتے فیصلہ سناتے اٹھے تھے جبکہ دادجی خاموشی سے سب دیکھتے رہے۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

اگلی صبح!!!!....

دادجی کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔۔!!!!

جتوئی ہاؤس میں کہرام مچ گیا تھا۔۔۔۔ تمنا کا رو رو کر برا حال ہوا تھا۔۔۔۔۔

نوید اور سعید جتوئی داد جی کو ہاسپٹل لے گئے جبکہ عنصر گھر پر موجود نہیں تھا اور نہ ہی اس کا فون کے رہا تھا۔۔۔

تمنا ضد کر کے ہاسپٹل ساتھ ہی چلی گئی

باقی رہی کشوہ جسے کسی کو بھی بتانے کا خیال نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

عنصر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا مگر جو خبر اسے ملی اس کے پیروں کے نیچے سے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔۔

!!!! داد جی

وہ فٹافٹ چند ضروری سامان تھامے نکلنے لگا تھا جب ایک خیال آتے ہی اس کے قدم اوپری منزل کی جانب رواں ہوئے۔۔۔۔

کشوہ کیچن میں موجود اپنے اور داؤد کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔۔

جب داود آنکھیں مسلتا وہاں پر ہی چلا آیا۔۔۔۔

کشف آج چلیں جم؟؟؟

صبح اٹھتے ساتھ ہی پہلی فرمائش۔۔۔

کشوہ لب دبا گئی جن جانے سے پہلے ہلدی فوڈ بھی ضروری ہے جیسے دودھ اور بوئلڈ ایگز۔۔۔۔۔

ایک کپ میں چائے اور دوسرے میں دودھ انڈیلتے ہوئے شریر لہجے میں کہا۔۔۔

دودھ نہیں میں ایکسر سائز سے باڈی بناؤں گا۔۔۔۔

افف معصوم لہجہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا۔۔۔اچھا مگر آج فوڈ کل سے ایکسر سائز۔۔۔۔

سیڑھیوں میں کھڑا عنصر جانے کتنے لمحے انہیں دیکھتا رہا۔۔۔۔

کشوہ کے بال پونی میں قید تھے جبکہ دوبٹہ اچھے سے شانے پر پھیلایا ہوا تھا اس کا آدھا چہرہ ہی اوپن کیچن کی وجہ سے سیڑھیوں میں کھڑے عنصر کو نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس کی کھلکھلاہٹ اسے مبہوت کر گئی۔۔۔۔

وہ بھول گیا وہ کیا کہنے آیا تھا۔۔۔۔

!!! کشوہ

عنصر کی آواز پر کشوہ نے فوراً سے پہلے اپنا چہرہ نا صرف ڈھکا تھا وہ مکمل داؤد کے اوڑھ ہو گئی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ازلی سخت لہجہ جو ہر غیر مرد کے لیے تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داد جی۔۔۔داد جی ہاسپٹل میں انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

!!!!! کیا؟

داد جی۔۔۔۔

!!! کشوہ

عنصر کی آواز پر کشوہ نے فوراً سے پہلے اپنا چہرہ نا صرف ڈھکا تھا وہ مکمل داؤد کے اوڑھ ہو گئی تھی۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ازلی سخت لہجہ جو ہر غیر مرد کے لیے تھا۔۔۔

داد جی۔۔۔داد جی ہاسپٹل میں انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

!!!!!کیا؟

داد جی۔۔۔۔داد جی۔۔میں نے ہاسپٹل داؤد داد جی وہ روتی ہڑ بڑی میں کمرے کی جانب اپنی چادر لینے دوڑی تھی

داؤد بھی فوراً اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

داؤد میں ہاسپٹل جا رہی ہوں آپ۔۔۔آپ گھر پر رکیں ناشتہ کر لیجئے گا میں جلدی آجاؤں گی"۔۔۔"

کانپتی انگلیوں سے اپنا نقاب باندھتی وہ اسے تاکید کرتی باہر کی جانب دوری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گھر میں اب صرف داؤد ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔

!!! خاموش گھر وحشت ٹپکاتا

سوس پین میں موجود پانی ابل ابل کر سوکھ گیا تھا مگر اب وہاں کون ملن تھا۔۔۔۔

داؤد بھی کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔دل میں ایک عجیب سا خوف کنڈلی مار کر بیٹھ گیا

۔۔۔

!!! ہی اس آوٹ اوف ڈینجر

www.novelsclubb.com

He is out of danger !!!

ویٹنٹ ایریا کی راہداری میں چلی آتی کشوہ کے قدم لیڈی ڈاکٹر کے جملے پر تھمے

ہاتھوں کی مٹھیاں بند کر کے کھولیں دکھتی آنکھوں کو موندا دل کے یک گونہ سکون

محسوس ہوا تھا دادجی ٹھیک تھے اب۔۔۔۔۔

انہیں روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا

اس وقت داد جی کے پاس صرف تمنا اور عنصر ہی موجود تھے جنہیں داد جی نے خود بلایا تھا اپنے پاس

باقی سب باہر اپنی باری آنے کا انتظار کر رہے تھے

خمسہ جتوئی بھی بھیگی آنکھوں سے اپنی دیورانی سے نظریں چراتی وہاں پر موجود تھی

سعید جتوئی کا چہرہ بھی حد سے زیادہ سپاٹ تھا۔۔۔۔۔

چل اٹھ تجھے چھٹی ہو گئی ہے چنبیلی نے قدرے جھنجھوڑتے ہوئے حسنہ کو بازو سے تھام کر بیٹھانے والے انداز میں اٹھایا۔۔۔

حسنہ اس ایکفاد پر درد سے کراہ کر رہ گئی۔۔۔

دل کیا چنبیلی کو دھکا دے کر بھاگ جائے مگر اس

www.novelsclubb.com

چھوٹے سے کلینک سے وہ کیسے اور کہاں بھاگتی۔۔۔۔

کیا اس گھر سے کسی نے بھی کوشش نہیں کی اسے ڈھونڈنے کی گزشتہ تین دنوں میں پہلی بار اسے گھر والوں کا خیال آیا۔۔۔

دل میں بھی ننھی سی امید جاگی۔۔۔۔۔

جو چنبیلی کے وحشیانہ انداز میں اس بالوں کو تھامنے پر ہوا ہوئی۔۔۔

اللہ!!!...

مجھے ایک بات بتائیں مس زینب آپ کو بھولنے کی بیماری ہے یاں آپ جان بوجھ کر میری ہی کلاس میں اپنے نوٹس یا جرنلز بھول کر جاتی ہیں اور نہ صرف بھول کر جاتی ہیں اوپر بڑا بڑا اپنا نمبر بھی لکھا ہوتا

www.novelsclubb.com

سیدھے طریقے سے بتائیں چکر کیا ہے؟؟؟عمر نے جھنجھلاہٹ سے بھرپور لہجے میں کہتے آخر میں طنز کیا

زینب زبان دانتوں تلے دبا گئی ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اسی جرنل کو ڈھونڈ رہی تھی اور نہ صرف ڈھونڈ رہی تھی بلکہ رونے والی ہو گئی تھی اس میں اس کا آئی ڈی کارڈ تھا اور ساتھ ایمپورٹنٹ نوٹس بھی۔۔۔۔

تو سرا چھا ہی ہے نہ میں نے نمبر لکھا ہے تاکہ اگر کسی کو میری کوئی گمی ہوئی چیز ملے وہ مجھ سے رابطہ

کر لے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سادگی سے کندھے اُچکا کر کہتی وہ پہلی بار عمر کو معصوم لگی تھی۔۔۔۔

اور اگر کسی کی کوئی چیز آپ کے پاس ہو تو وہ کیا کرے گا"؟؟"

پہلے تو مجھے کسی کا کبھی کچھ نہیں ملا۔۔۔اور دوسرا یہ کہ اسے چاہیئے وہ بھی اپنی"
" چیزوں پر اپنا نمبر نہیں تو کم از کم اپنا نام ہی لکھ لے

نہایت سنجیدگی سے زینب میڈیم نے مشورہ دیا۔۔۔

!!!اب دل پر کون نمبر لکھے۔۔۔۔وہ بڑبڑایا۔۔۔

پہلی بات مس زینب میرا جو گما ہے وہ ایبسٹریکٹ ناؤن میں آتا ہے تو میں اس پر کچھ"
لکھ نہیں سکتا تھا اور دوسری بات مجھے پورا یقین ہے میری وہ چیز آپ ہی کے پاس
!!"ہے۔۔۔۔یہ الگ بات ہے آپ مجھے لوٹانا نہیں چاہتی۔۔۔

کک کیا مطلب۔۔۔سر۔۔۔گوڈ پرامس میرے پاس آپ کا کوئی سامان نہیں
ہے۔۔۔اور نہ ہی میں کوئی چور ہو وہ بچاری روہانسی ہی ہو گئی تھی

عمر لب دانتوں تلے دبا گیا دل تو کیا اسے تھوڑا اور تنگ کرے مگر اس کی آنکھوں
میں جمع ہونا شروع ہوتا پانی دیکھ کر عمر نے خود کو شرارت کرنے سے روکا۔۔۔۔

سر سچی آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں میں نے کچھ نہیں کیییی۔۔۔۔۔

مس زینب کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی"؟؟۔۔۔۔"

غیر متوقع سوال زینب کی چلتی زبان کو بریک لگا تھا

ک۔کیاااا؟؟؟

....!!!مس زینب بنت عزیز کیا مجھ سے شادی کریں گی"؟؟"

مگر وہ خاموش تھی۔۔۔۔

بالکل خاموش

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی جو مقابل کا دل دہلا دے

جب وہ کچھ نہ بولی تو عمر خود ہی بول اٹھا۔۔۔

اتنا تو آپ جان گئی ہو گی میں ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں آپ سے پوچھنے کی وجہ بھی محض آپ سے آپ کی رائے لینا ہے تاکہ میں اپنے گھر والوں کو آپ کے گھر بھیج سکوں۔۔۔

منگنی کی رسم پر مجھے یقین نہیں اور نکاح سے پہلے لڑکا لڑکی کی بات چیت کے حق میں، میں نہیں ہوں۔۔۔۔

میں۔۔۔مجھے نہیں معلوم وہ سرخ چہرے سمیت وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

!!!." مشرقی لڑکیوں کی خاموشی ان کی ہاں ہوتی ہے"

عمر خفیف سا مسکرا کر اپنے آپ میں بڑبڑایا۔۔۔

مگر یہ مشرقی لڑکی بہت مختلف ہے ہاہاہا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داد جی مگر اس طرح یہ فیصلہ ؟؟؟نوید جتوئی داد جی کے فیصلے سے خائف ہوئے

کیا نوید اگر داد جی ابھی چاہتے ہیں عنصر اور تمنا کی شادی تو ہم کیوں نہیں مان لیتے ان کا فیصلہ ؟؟سعید جتوئی

مگر بھائی ہم لڑکی والے ہیں ہمیں بہت سی تیاریاں کرنی ہیں۔۔۔۔

سعید جتوئی اپنے چھوٹے بھائی کی بدلی ہوئی ٹون اچھے سے محسوس کر سکتے تھے مگر داد جی کی حالت انہیں کچھ بھی بولنے سے روک رہا تھا۔۔۔

تم اس کی فکر مت کرو نوید تمنا میری بھی بیٹی ہے اور رہی بات تیاریوں کی تو " تیاریاں کرنے میں کتنا وقت لگتا ہے اور میں اتنا بے غیرت نہیں ہوں جو تم سے جہیز کی بات کروں گا۔۔"

!!!!نوید

ٹھیک ہے داد جی اگر بچے بھی راضی ہیں تو مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

تھکے وجود سمیت کشوہ اپنے پورشن میں آئی مگر کیچن سے نظر آتے دھوئیں کو دیکھ کر تھمے۔۔۔۔

داؤد !!!

داؤد کا خیال آتے ہی پورے جسم میں چیونٹیاں رینگ گئیں۔۔۔۔

اس سے آگے جانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

د۔۔داؤ۔داؤد ٹوٹے پھوٹے جملے پھسی پھسی آواز۔۔۔

داؤد وہ سیدھا کیچن کی جانب دوری۔۔۔وہاں سوس پین جل کر سیاہ ہو گیا تھا

دیواریں بھی دھوئیں کے باعث سیاہی مائل ہوئی۔۔۔

کشوہ نے فٹافٹ چولہا بند کیا۔۔

سوس پین کو ہڑبڑی میں تھامنے کی وجہ سے کشوہ کا ہاتھ بری طرح جلا تھا

!!!داؤد۔۔۔۔

کشوہ کی آواز سن کر داود فوراً کمرے سے باہر نکلا

!!! کشف

.....کیا ہوا آپ کو"؟؟"

کچھ نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

داد۔۔۔داد جی ٹھیک ہیں"؟؟"

www.novelsclubb.com

اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہیں آپ بتاؤ آپ نے ناشتہ نہیں کیا نہ۔۔۔؟

کشوہ نے خفا لہجے میں پوچھا۔۔

کیسے ممکن تھا کہ آپ بغیر ناشتے کے نکل جاتی اور پیچھے سے داؤد ناشتہ کر لیتا۔۔۔

افوو۔۔۔اور جب میں نہیں ہوں گی تو کیا سارا دن بھوکا۔۔۔۔

سس۔۔۔اپنے جلے ہاتھ پر اس کی بھرتی گرفت محسوس کیئے وہ سسک اٹھی

۔۔۔۔

آئندہ دور جانے کی بات مت کیجئے گا کشف نہیں تو میں اپنا ہاتھ اس سے بھی برا جلاؤں گا۔۔۔۔

کیا وحشت تھی لہجے میں کشوہ لرز گئی

کیسی باتیں کر رہے ہیں داؤد۔۔۔۔آپ عجیب ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔

میں عجیب ہوں بہت عجیب مگر صرف آپ کا۔۔۔۔۔

کشوہ متحیر سی اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

آج سے پہلے داؤد کا یہ روپ اس نے نہیں دیکھا تھا جو آج دیکھنے کو ملا تھا۔۔۔۔

داؤد کیا ہو گیا آپ کو۔۔۔۔ہاتھ کسمسا کر اس کی گرفت سے آزاد کرواتے وہ چہرے کے تاثرات بگاڑے بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں۔۔۔میں شاہد زیادہ!!!!... مگر۔۔۔۔پتا نہیں کیا ہو جاتا مجھے آپ سے دور جانے کا سن کر۔۔۔۔

ایک بار پھر نرم گرفت میں اس کا ہاتھ تھامے ملائم لہجے میں بولتا پچھلے رویے کا اثر زائل کر گیا۔۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہی داؤد۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں دوائی دوائی لگاؤ درد ہو گا۔۔۔پھونک مار کر جیسے اس کے درد میں کمی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ٹھیک ہے آپ بس اس پر پھونک مار دیں

شانے پر سر ٹکائے آنکھیں موند گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

داد جی آپ ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔بس مجھے کچھ نہیں چاہیئے آپ جو کہیں گے میں کروں گی آپ کا جو بھی فیصلہ ہے مجھے منظور ہے

تمنا ان کے نحیف ہاتھوں کو عقیدت سے اپنے ہاتھوں میں تھامے سسکتی ہوئی داد جی سے بول رہی تھی۔۔۔۔

بچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب سے۔۔۔۔۔۔۔مشکل۔۔۔۔۔۔کام اپنی۔۔۔۔۔۔بچی کو۔۔۔۔روتے دیکھنا ہے۔۔۔

اپنے۔۔۔داد جی۔۔۔۔پر ترس کھاؤ۔۔۔۔۔

میں۔۔میں نہیں تو رہی داد جی آپ بس ٹھیک ہو جائیں جلدی سے۔۔۔۔

ہمم میرا بچہ سدا خوش رہو۔۔۔۔۔

....!!! کچھ دنوں بعد

کشف ہم جم نہیں گئے ابھی تک کاغذ پر کچی پینسل سے لکیریں بناتے ہوئے داؤد نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔۔

بیڈ پر بیٹھی گہری سوچ میں کھوئی کشوہ یک دم چونکی۔۔۔۔۔

اس نے سپاٹ آنکھوں سے داؤد کی جانب دیکھا کیا واقعی وہ گھر کے حالات سے اتنا بے خبر تھا یاں پھر خبر رکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

حسنہ کا غائب ہونا اور پھر دادجی کی طبیعت بگڑنا اور تمنا اور عنصر کی شادی کی تیاریاں ہونا۔۔۔۔

وہ لوگ گھر کا حصہ ہونے کے باوجود گھر کے معاملات سے بہت دور ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔

کشف!!! داؤد نے اس کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔

کہاں کھو گئی۔۔۔؟؟

میں۔۔ نہیں کچھ نہیں جم چلیں گے آج ہی آپ بتائیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا نہ باہر جا کر۔۔؟؟

سادہ سا لہجہ فکر کی آمیزش لیئے۔۔۔۔

آپ ہوں گی نہ میرے ساتھ۔۔۔۔

وہ تو جیسے لاجواب کرنے کے در پر ہوا۔۔۔۔

آج کشوہ نے اسے نہ "اگر میں نہ ہوئی" کہنے کی کوشش نہیں کی آج داؤد بہت خوش لگ رہا تھا

ہمم ضرور دونوں ہوں گے ہم وہاں پر۔۔۔۔

اچھا یہ کیا کر رہے ہیں کب سے کچھ لکھ رہیں ہیں مجھے بھی دیکھائیں۔۔۔

کشوہ بیڈ سے اتر کر جوتی پہنتی اس کے قریب آئی۔۔۔

نہیں۔۔۔ابھی نامکمل ہے ابھی نہیں داؤد نے کاغز چھپا لیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد دیکھائیں نہ آپ کو پتا ہے نہ مجھ سے تجسس برداشت نہیں ہوتا وہ جھنجھلائی۔۔۔

!!! اچھا پہلے آنکھیں بند کریں۔۔۔داود

پلیز!! پھر سے داؤد نے معصوم چہرہ بنایا۔۔۔۔

اچھا مگر صرف تین تک۔۔۔۔

ایک۔۔!!!اپنی نازک انگلیاں اپنی بھوری آنکھوں پر سجا کر وہ مسکرائی۔۔۔۔

!!!!دو۔۔۔۔

تین۔۔۔۔!!!!داؤد میں ہٹا رہی ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ نے جیسے ہی انگلیاں آنکھوں سے ہٹائی اس کا منہ مارے حیرت کے کھل گیا

۔۔۔۔

! اومائی اللہ

یہ آپ نے بنائی داؤد۔۔؟؟

لہجے میں بے یقینی تھی۔۔۔۔

آپ کو شک ہے؟؟ خفا خفا سا لہجہ۔۔۔۔

وہ ہو بہو کشوہ ہی تو تھی تصویر میں کچی پینسل سے کھینچا گیا سکیچ اس کا چہرہ بھی واضح تھا

حجاب کے حالے میں اس کا خوبصورت چہرہ

بے شک داؤد نے بہت خوبصورت مصوری کی تھی

داؤد میں۔۔۔مجھے۔۔۔لاجواب ہوں اس وقت اس قدر خوبصورت۔۔۔

آپ کا اچھا لگا؟۔۔داود کا چہرہ چمک اٹھا جیسے محنت کا صلہ ملا ہو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بہت۔۔۔بلکہ بہت سے بھی بہت اچھا۔۔۔۔

اس کو میں کمرے میں لگاؤں گی آپ کو پتا ہے مجھے بھی پینٹنگ کا بہت شوق تھا مگر

مجھے آتی ہی نہیں

آپ میرے لیے ایک چھوٹا سا کام کریں گے سکیچ کو دراز میں رکھتے ہوئے جانے اس کے ذہن میں کیا آیا جو وہ ایک دم مڑ کر داود کی جانب ہولی۔۔۔۔

آپ بتائیں کشف اگر میرے بس میں ہوا تو کچھ بھی کروں گا۔۔۔۔

اپنی کشف کے لیے وہ کچھ بھی کر لے۔۔۔

آپ مجھے کیلیگرافی کر کے دیں گے

اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی؟؟؟

کچھ زیادہ تو نہیں مانگا تھا اس نے مگر داؤد کا رنگ سفید پڑا۔ تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا داؤد۔؟؟۔۔۔

میں آتا۔۔آتا ہوں۔۔وہ کاغذ وہیں پر چھوڑے وہاں سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ پیچھے کشوہ۔۔۔کسی گہری سوچ میں غرق اس تصویر کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

چنبیلی اوئے چنبیلی چل جا جا کر اس نئے آئٹم کو تیار کر

تارا بائی نے پان دان سے پان نکال کر منہ میں ڈالتے ہوئے باس کھڑی چنبیلی کو کہا

۔۔۔۔

مگر بائی ابھی اس کے دو ہفتے پورے نہیں ہوئے

تو کیا تو جائے گی اس کی جگہ بائی نے خرانٹ لہجے میں

کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں میں کرتی ہوں اسے تیار۔۔۔

www.novelsclubb.com

چنبیلی وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔۔

کھلی آنکھیں ایک جگہ مرکوز کیئے حسنہ کچھ سوچ رہی تھی جب چنبیلی اپنی پراندے سے لیس چٹیا ہلاتی وہاں آئی۔۔۔

چل حسن کلی آج تیری باری ہے تیرے بھی بھاگ کھل گئے۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔ عجیب انداز میں قہقہ لگاتے وہ اس کے کمرے کی الماری سے بھاری کام والا سوٹ نکال کر اس کے پیروں پر پھینک کر وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔

حیرت کی بات تھی حسنہ نے بھی بغیر کسی مزاحمت کے سوٹ تھام کر پہن لیا۔۔۔

!! کیا کشوہ کو بتاؤ سر عمر کا۔۔؟

اپنی سیاہ سلکی بالوں میں ہیئر برش پھیرتی وہ خود سے سوال گو تھی۔۔۔۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے۔۔۔

ہاں یا نہ کیا ہاں کر دوں۔۔۔۔۔نہ کرنے کا کیا جواز دوں

زینی بیٹھا کھانا کھالو۔۔۔۔

مما کی نیچے سے آتی آواز پر وہ سوچوں سے باہر نکلی۔۔۔

بعد میں سوچو گی کیا کرنا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

برش بیڈ پر پھینک کر بالوں کو جوڑے میں قید کیا سر پر ڈوبٹہ جمائے وہ اپنے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

چڑ کھنی کے بند ہونے کی آواز پر گھونگھٹ آڑھے بیٹی حسنہ نے اپنی مٹھیاں بند کر کے کھولیں۔۔۔۔

مقابل شخص لڑکھڑاتا ہوا اس کے قریب تر آتا اپنے نشے میں ہونے کا ثبوت دے رہا تھا۔۔۔

جب وہ قریب تر اس کے پاس بیڈ پر دھڑک کر کے گرا

!!! اے حسین دوشیزہ

پورے کمرے میں شراب کی گندی غلیز بو پھیل گئی

حسنہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا

www.novelsclubb.com

جب اس نشائی نے گھونگھٹ اٹھایا

!!!! آپ

حسنہ اور مقابل وہ شخص دونوں ہی چونک گئے۔۔۔

کشوہ عیشاء کی نماز ادا کر رہی تھی جب داؤد کمرے میں آیا۔۔۔اسے خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے دیکھ وہ ہمیشہ کی طرح تھم گیا

دل میں پھر سے ملال جاگا۔۔۔مگر وہ خود میں ہمت ہی نہیں پیدا کر پا رہا تھا اتنے سالوں بعد اللہ کے آگے کس منہ سے سر جھکائے۔۔۔۔۔

اس کی نیلی آنکھوں سے پانی کا قطرہ پھسلا

دل ایک دم سے اچاٹ ہو گیا اس کا دل کیا یہاں سے دور چلا جائے۔۔۔۔

وہ سر تھامے سیڑھیوں کے قریب گیا

www.novelsclubb.com

ایک سیڑھی دوستی اور پھر تیسری وہ نیچے اتارتا جا رہا تھا۔۔۔۔

ہیلو مائی یوٹیوب فیملی کیسے ہیں سب۔۔؟؟؟

جی تو میرے اتنے لیٹ ہونی کی وجہ میرے دادجی کی طبیعت خرابی تھی آپ لوگوں کو پتا ہے جب دادجی کو کچھ ہو تو تمنا کچھ نہیں کر سکتی

اس لیے آپ سب لوگ میرے دادجی کے لیے دعا کریں اور دوسری بات جو میں نے آپ لوگوں سے سرپرائز کی بات کی تھی تو وہ آپ کی پیاری تمنا کی شادی کی نیوز تھی جو

www.novelsclubb.com

ان شاءاللہ بہت قریب ہے۔۔۔۔

تمنا یوٹیوب کی لائیو ویڈیو بنا رہی تھی

تبھی داؤد اس کے پیچھے سے گزرا تھا تمنا سمیت اس کی لائیو ویڈیو دیکھتی لڑکیاں بھی حیران ہو گئی

!!کیا یہ ہینڈسم آپ کا ہونے والا ہسبینڈ ہے؟؟؟

ایک ساتھ کتنے ہی میسج اس کے ان باکس میں آئے۔۔۔

تمنا لائیو ویڈیو بند کر چکی تھی

اس کے قدم لان کی جانب تھے جہاں سفید اور سرخ رنگ کے پھولوں پر نظریں جمائے بیٹھے داؤد کو دیکھ کر اس کا دل شدت سے دھڑکا۔۔۔

کہاں وہ چند مہینے پہلے کا دبلا پتلا سانولا سا داؤد جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھی

اور اب کا داؤد ایک جانب نفاست سے سیٹ کیئے بال

متناسب جسم اور چہرے کی صاف رنگت جو یقیناً دوائی اور خوراک کی بہتری کے سبب تھی۔۔

نیلی آنکھیں واضح نظر آرہی تھی۔۔۔

جب داود دلان میں پڑی کرسی سے اٹھا۔۔۔

تمنا قبل کر چند قدم پیچھے ہوئی

داؤد نے ایک سرخ اور ایک سفید پھول توڑا کشوہ کا خیال آتے ہی وہ مسکرایا

پھولوں کو ہاتھ میں تھامے وہ واپس مڑ گیا۔۔۔۔

****

!!! اے حسین دوشیزہ

www.novelsclubb.com

پورے کمرے میں شراب کی گندی غلیز بو پھیل گئی

حسنہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا

جب اس نشائی نے گھونگھٹ اٹھایا

!!!! آپ

حسنہ اور مقابل وہ شخص دونوں ہی چونک گئے۔۔۔

مقابل شخص جو نشے میں تھا سامنے موجود لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لیے شناسائی کی رمق دیکھ کر ڈر گیا۔۔۔۔

اس بدنام زمانہ جگہ پر پہچان لئیے جانا آخر کس کو منظور تھا

آپ۔۔۔آپ وہ ہی ہیں نہ جو ہمارے گھر پینٹ کرنے آئے تھے۔۔۔پلیز مجھے یہاں سے نکال لیں جو قیمت کہیں گے میں ادا کر دوں گی۔۔۔۔

ایک ننھی سی امید جاگی تھی حسنہ کے مردہ دل میں اس غیر شناسا سے شناسا شخص کو دیکھ کر

www.novelsclubb.com

کتنی قیمت دے گی۔۔۔۔ تھوڑا پر سکون ہوتا وہ شخص اب اس کے قریب ہو کر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

حسنہ اچھل کر دور ہوئی جتنے کہو گے میں دوں گی مجھے یہاں سے نکال دو پلیز۔۔۔۔

مجھے تو بس ایک ہی قیمت چاہیئے۔۔۔ معنی خیزی انداز میں کہتا اس کی امیدوں کو پاش پاش کر گیا۔۔۔

حسنہ نے غصے میں اس شخص کو دور دھکیلا۔۔۔۔

وہ تو پہلے ہی نشے میں تھا اس لیے لڑکھڑا کر بیڈ سے نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔

حسنہ نے اس شخص کے ہاتھ سے چھوٹی شراب کی بوتل پوری قوت سے اپنے سر پر ماری تھی

خون فوارے کی طرح نکلنا شروع ہوا وہ پاگلوں کی طرح ہنستی گئی۔۔۔۔

وہ آدمی ڈر کر اندھا دھن کمرے سے باہر بھاگا۔۔۔۔

خون کے مسلسل نکلنے کی وجہ سے حسنہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تارا بائی دھوکہ دیا ہے تم نے مجھے دھوکہ لڑکی مار کر مجھ پر قتل کا الزام لگوانا چاہتی ہے نہ تو وہ شخص تارا بائی پر دھاڑا تھا۔۔۔

مجھے میرے پیسے واپس کر نہیں تو تو مجھے جانتی نہیں۔۔۔۔

تارا بائی نے بائیں ہاتھ کا تھپڑ اس شخص کے منہ پر دے مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھ پر دھاڑے گا تو تارا بائی پر جمالی لے جا اسے اپنے سانڈ نما دیو ہیکل پر اشارہ کرتے اب وہ چنبیلی کے ساتھ حسنہ کے کمرے کی جانب بھاگنے کے انداز میں نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ دعا سے فارغ ہو کر اٹھی تھی جاہ نماز کو تہہ لگا کر اس کی جگہ پر رکھا تو داؤد اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا

یہ سفید پھول آپ کے لیے۔۔۔

سفید رنگ کا گلاب اس کی جانب بڑھایا

کیونکہ یہ بالکل آپ کی طرح شفاف ہے

پاکیزہ سا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بندھے حجاب کو پور سے چھو کر بولا۔۔۔

اور یہ سرخ پھول۔۔۔۔۔؟؟کشوہ نے اس کے ہاتھ سے سفید گلاب تھام کر

اشتیاق سے پوچھا تھا

سرخ گلاب۔۔۔۔ہمم یہ سرخ گلاب بھی آپ کے لیے کیونکہ یہ جب جب مہکتا

مجھے آپ کی یاد آتی ہے۔۔۔۔

کشوہ اس کی چمکتی نیلی آنکھوں میں دیکھ نہ پائی تو جھینپ کر نظریں جھکا گئی۔۔۔گال

الگ سرخ ہو گئے۔۔۔۔

آپ۔۔اس پھول سے بھی زیادہ سرخ ہو رہی ہیں کشف وہ دھیما سا ہنس کر بولا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ پھول تھام کرنا محسوس انداز میں رخ مور گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے جیسے داؤد کی ذات میں تبدیلی آرہی تھی کشوہ کو اس سے شرم بھی ٹوٹ کے آنے لگی تھی۔۔

کشف باہر والک پر چلیں؟؟؟

داؤد کی فرمائش غیر متوقع تھی کشوہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

سچ میں داؤد آنکھوں میں جگنو چمک اٹھے تھے اس کے۔۔۔۔۔

ہمم میں آپ کا ہاتھ تھام کر بہت دور تک نکلنا چاہتا ہوں اپنے مضبوط ہاتھ میں کشوہ کی نازک ہتھیلی تھام کر اس کے ساتھ کا ممتنی تھا۔۔۔

میں بس پانچ منٹ میں آئی داؤد پھر چلتے ہیں کشوہ نے اپنے اور اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ کر مان سے کہا۔۔۔

ہمم۔۔۔داود نے مسکرا کر اس کا ہاتھ آزاد کر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

حسنہ اس وقت کو*ے کی بیک سائیڈ پر بنے ایک کمرے میں موجود تھی جہاں ضروری طبّی امداد فراہم کی جاتی تھی یہ جگہ کافی ہٹ کر تھی

اسی کمرے کے ساتھ ایک اور کمرہ بھی موجود تھا جو اسی کمرے کے درمیان سے کھلتا تھا۔۔۔۔۔

تم نے اس آدمی کا سر کیوں نہیں پھاڑا اپنا کیوں؟؟

وہی حسنہ کے پاس موجود ایک ملازمہ نے اس کے پاس دودھ رکھ کر تشویش سے پوچھا۔۔

www.novelsclubb.com

کیا فرق پڑتا ہے بچ گئی نہ میں۔۔۔۔حسنہ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ہمم بچ گئی مگر اب اس درد کے بعد تارا بائی کے ہنٹر بھی برداشت کرنے کو تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

ملازمہ نے کچھ ہمدرد تو کچھ دھمکی آمیز لہجے میں کہا

منظور ہے۔۔۔۔۔پراسرار مسکراہٹ تھی

اب کم از کم ایک ہفتہ کے لیے میں بچ گئی ہوں۔۔۔ غیر مرئی نقطے کی جانب دیکھ کر بولی

جب کمرے کی بائیں جانب بنا دروازہ کھلا۔۔۔۔۔۔۔سفید رنگ کی کلیوں والی فراک میں سر پر سرخ گھونگھٹ اوڑھے کوئی آیا تھا نازک پیروں میں بھاری گھنگرو کی تھاپ نے حسنہ کا دھیان اس کی جانب موڑا تھا

لال مہندی سے رنگے ہاتھ ہاتھوں میں بھر بھرا انگوٹھیاں چوڑیوں سے بھری کہانیاں اور کمر بندھ گھونگھٹ یک دم ہٹا تھا

حسنہ یک ٹک ٹکٹکی باندھے اس خوبصورت ترین لڑکی کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔میدے جیسی سفید رنگت گلے میں گلوبند کے علاؤہ جانے کتنے ہار اور موجود تھے وہ مکمل

زیور

سے لیس تھی ماتھے کا ہلتا جھومر ناک کی نتھ سے لٹکتا موتی جیسے صرف اسی کے لیے

بنا ہو

اس کی چہرے پر ایک دفعہ نظر پڑے تو تھم جائے اس قدر خوبصورت تھی وہ

۔۔۔۔۔

حسنہ نے سنا تھا وہ بہت خوبصورت ہے مگر آج اس لڑکی کو دیکھ کر لگا کہ اصلی

خوبصورتی تو اسے کہتے ہیں۔۔۔۔

اس لڑکی کے وہاں سے جانے کے بعد حسنہ کو یک ٹک

اسی جانب دیکھتے رہنے پر ملازمہ نے رازداری سے

اسے بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ملکہ بیگم ہیں یہاں کی شان جن کا رقص مہینے میں ایک دفعہ ہوتا ہے اور اس ایک دن میں اتنا رش ہوتا ہے جتنا دو ہفتوں میں بھی نہیں ہوتا۔۔۔

تارا بائی کی خاصم خاص ہیں یہ۔۔۔۔۔

یہ اس ہیرے کی طرح ہیں جسے بس دور سے دیکھ کر آئیں بھر سکتے ہیں کسی کو انہیں چھونے کی اجازت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ یہاں صرف رقص کرتی ہیں۔۔۔۔۔

ملازمہ کی بات کی گہرائی اسے بہت اچھے سے سمجھ آئی۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟

بھوئیں تنی۔۔۔۔ کیا وجہ ہے جو وہ لڑکی تارا بائی کی خاصم خاص ہے۔۔۔۔؟؟؟

حسنہ نے ملازمہ سے پوچھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تو۔۔۔سدا اوسدا ادھر آ چنبیلی کی آواز پر وہ ملازمہ ہڑ بڑا کر وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔۔

دادجی کشوہ دروازہ نوک کرنے کے بعد سلام کرتی دادجی کے پاس گئی۔۔۔۔

وعلیکم السلام بچے کیسی ہو۔۔؟

دادجی پچھلے دنوں کی نسبت کچھ ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔۔۔

کشوہ پر سکون ہوئی۔۔۔۔یہ بشاشت کی وجہ یقیناً تمنا کی شادی کی تیاریاں تھی

۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی کیسے ہیں اب آپ۔؟؟

الحمدللہ میرے بچے تم سب کی دعائیں ہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔

کشوہ داؤد کیسا ہے اب.؟؟؟

داؤد ٹھیک ہے داد جی ان کی طبیعت میں کافی حد تک تبدیل آئی ہے۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔میری بچی جو دو سال میں نہ کر سکی میری ہوتی نے چند مہینے میں کر دکھایا

میری دانیہ ہوتی تو بہت خوش ہوتی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔اللہ پاک پھوپھو کی مغفرت فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے آمین

www.novelsclubb.com

داد جی مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔۔۔۔؟؟

کشوہ کچھ ہچکچائی تھی

ہاں بچے بولو نہ میں سن رہا ہوں۔۔۔۔

داد جی مجھے پاپا والے فرم ہاؤس کی چابی چاہیئے تھی میں داؤد کو وہاں لے کر جانا چاہتی ہوں۔۔۔۔

کشوہ کی فرمائش داد جی کے کمرے میں آتی تمنا نے بھی سنی تھی۔۔۔۔

ہاں بچے وہ تمہارا ہی ہے میں دیتا ہوں بلکہ میں اب چاہ رہا تھا چھوٹی بہو نے تو فرید کے حصے کا بزنس سنبھالا ہوا ہے تو اس کے پاس تو وقت نہیں ہے اس لیے فرید کا حصہ اب تمہارے نام کر دوں غیر سے تم بالغ ہو۔۔۔

داد جی نے محبت سے بندھے لہجے میں کہا۔۔

میں کیا کہوں داد جی مجھے ان معاملات کے بارے میں کچھ نہیں علم آپ مما سے بات کر لیجئے گا۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم ایسا کرو الماری کے دوسرے خانے میں چابی پڑی ہے لے لو۔۔۔۔

جی داد جی۔۔۔

جبکہ تمنا خاموش تماشائی بنی یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

کشوہ نے الماری کھول کر اس کا دوسرا خانہ کھولا

چابی سامنے کی پڑی تھی مگر چابی کے ساتھ ایک فریم بھی موجود تھا

فریم میں موجود تصویر کو دیکھ کر کشوہ کتنے لمحے وہاں سے ہل نہیں سکی تھی۔۔۔۔

مل گئی چابی۔۔؟؟

جی دادجی مل گئی چابی دیکھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

ہیلو ہاں کیسے ہو۔۔؟؟

عنصر نے آج کافی دنوں بعد اپنے دوست کو فون کیا تھا۔۔

میں ٹھیک تو سنا اس کے دوست نے مصروف سے انداز میں کہا تھا وہ شاہد کچھ کر رہا تھا۔۔۔۔

جیری میں شادی کرنے والا ہوں۔۔۔ عنصر نے کہا تو جیری کے ہاتھ تھامے ۔۔۔کافی لمحے خاموش رہنے کے بعد جیری کی آواز آئی۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو عنصر۔۔۔

جیری۔۔۔مجھے مجھے کچھ اچھا نہیں لگ رہا یار۔۔۔۔

وہ شاہد عنصر کا گہرا دوست تھا جو وہ ہر بات اس سے شئیر کر رہا تھا۔۔۔۔

کیوں عنصر جتوئی کیوں نہیں کچھ اچھا لگ رہا یقیناً تمہاری ہونے والی بیوی تمہاری پسند کے عین مطابق ہو گی تمہارے سٹینڈرڈ کی۔۔

جیری کی آواز تلخ ہو گئی۔۔۔

عنصر نے سر جھکا لیا۔۔۔۔

وہ اسے کس منہ سے بتاتا یہ شادی اس کی مرضی سے نہیں ہو رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جیری یار۔۔۔سوری میں کچھ زیادہ بول گیا تمہاری اپنی زندگی ہے جس سے مرضی شادی کرو۔۔۔مگر ایک خبر میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں

اس نے اسلام قبول کر لیا تھا جس کی وجہ سے اس کے بھائی نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی

مگر وہ یہاں سے چلی گئی تھی اور پھر اس نے خود خوشی کر لی۔۔۔۔۔

عنصر نے سر تھام لیا جو بوجھ کندھوں پر محسوس کر رہا تھا وہ اب دل پر بھی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ آوازیں پھر سے کان کے پاس صور کی طرح گونجنے لگیں

عنصر نے کرو میرے ساتھ ایسا میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

!!!پلیز۔۔۔

وہ بھی بے بس ہوا۔۔۔

عنصر نہیں۔۔۔ نہیں

" مجھ سے شادی کرلو"

چٹاخ!!! عنصر نے تھپڑ اس کی نازک گال پر مارا تھا وہ رونے لگی۔۔۔۔

نہیں کرو ترس کھاؤ مجھ پر

اپنے خدا کے لیے ہی مجھ پر رحم کرو۔۔۔

یہ یہ ہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں عنصر نے چہرہ مور لیا تھا

www.novelsclubb.com

میں تمہارا مزہب اپنالوں گی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔

پلیز عنصر۔۔۔۔۔وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی مگر عنصر اس وقت سفاک

پتھر بنا ہوا تھا جس پر کوئی آنسو اثر انداز نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں۔۔۔۔۔۔

جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں۔۔۔۔۔۔

پٹی بندھے سر سمیت حسنہ اس وقت رقص کی محفل میں موجود تھی وہ دیکھ رہی تھی ملازمہ نے سچ کہا اتنا رش ابھی ملکہ بیگم نے گھنگرو ہی چھنکائے تھے کہ کتنے ہی رائس ہزاروں روپے اس پر لٹا چکے تھے

اور پھر وہ رقص کرنا شروع ہوئی دیکھتے ہی دیکھتے اس کے پیروں نیچے گلاب کہ پتیوں سے زیادہ نارنجی اور نیلے نوٹ تھے۔۔۔۔

اور پھر رقص ختم ہوتے ہی ملکہ بیگم بغیر کسی کی جانب دیکھے ناک کی سیدھ میں چلتی پردے کے دوسرے رخ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک سحر ٹوٹا حسنہ کو ہوش آیا وہ ہلی تھی اس کے قدم ملکہ بیگم کے پیچھے ہو لئیے تھے۔۔۔۔۔

داؤد۔۔۔۔۔کشوہ کمرے میں آئی تو داؤد صوفے کی پشت پر سر ٹکائے سو جاگی کیفیت میں تھا

کشوہ کی آواز دینے پر اس نے مندی مندی آنکھیں کھولی۔۔

آ گئی کشف چلیں۔۔۔۔

ایک پکار کا منتظر فوراً اٹھا تھا۔۔۔

ہم آخری سانس تک یار تیرے

دل پے سارے اختیار تیرے

تم آو تو نیند نہیں آتی

www.novelsclubb.com

نیند آئے تو سارے خواب تیرے

کشوہ کا دل اس کی نیلی نیند کے خمار سے سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

داؤدا گر آپ کو نیند آرہی ہے تو آپ سو جائیں نہ کشوہ نے محنت سے کہا۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں چلیں بچوں کی طرح دونوں مٹھیوں سے آنکھیں مسلتا وہ کشوہ کو اس قدر معصوم لگا کہ کشوہ نے نظریں چُرائیں کہ کہیں اس کی ہی نظر نہ لگ جائے پھر آنکھیں موندیں سورتیں پڑھ کر داود پر پھونکنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب آجائیں چلیں

داؤد کا ہاتھ تھامے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

جیری سے بات کرنے کے بعد عنصر کا دل اور بھی زیادہ بے چین ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

جب دوبارہ اس کا فون بجا

یہ نمبر اس کے ملازم کا تھا جس کو اس نے حسنہ کا پتا لگانے کے لیے لگایا تھا۔۔۔

کچھ معلوم ہوا۔۔؟؟؟

تو کیا کر رہے ہو اتنی دیر سے کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ وہ سامنے سے انکار سننے کے بعد بھڑک اٹھا تھا

جیری کے لہجے کی تلخی کی چرچراہٹ وہ کسی اور پر نکال رہا تھا۔۔۔

مجھے میری بہن کا پتا چاہیئے جتنی جلدی ہو نہیں تو تم سب اپنی خیر منانا۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا نے تھم کر دیکھا تھا سیاہ عبائے میں مکمل ڈھکی کشوہ جس کے ہاتھ میں موجود داؤد کا ہاتھ تھا

سیاہ بٹنوں والی شرٹ کے ساتھ بھورے رنگ کی پینٹ میں اس کی پرسنیلٹی نکھری نکھری سی لگ رہی تھی نیلی آنکھوں کی چمک ہر شہ کو مات دے رہی تھی چہرے کی مسکراہٹ کسی کا بھی دل دھڑکا دے

وہ دیوانہ صرف اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ کی گرفت میں موجود دیکھ کر مسکراتا اس کے ساتھ کھینچا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔

اچھا خاصا بیٹھے بیٹھے گم ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔

اب میں اکثر میں نہیں رہتا تم ہو جاتا ہوں۔۔۔۔۔

تمنا کی آنکھوں میں مرچیں بھری تھی اس منظر کو دیکھ کر۔۔۔۔

دوسری جانب خمسہ جتوئی دونوں کو باہر جاتے دیکھ بری طرح ٹھٹکی تھی۔۔۔۔

ٹن۔۔۔۔فون کی میسج ٹون نے بیڈ پر لیٹی ناول پڑھتی زینب کو اپنی جانب متوجہ کیا

۔۔۔۔

مگر وہ زینب ہی کیا جو ایک ٹون پر اٹھ جاتی۔۔۔

مگر مقابل بھی کوئی ڈھیٹ ہی تھا ایک دو نہیں پانچ چھ دفعہ فون رنگ ہوا۔۔۔۔

زینب نے بے زاری سے ناول بیڈ پر پٹخا۔۔۔۔

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں۔۔۔۔۔

تو میرا شوق دیکھ مرا انتظار دیکھ۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پہلے ہی میسج پر شعر تھا زینب نے آنکھیں گھمائی تھی

دوسرا میسج

" آپ نے جواب نہیں دیا مس زینب"

تیسرا میسج

" بندہ بشر جواب کا منتظر ہے"

چوتھا میسج

"مس زینب؟؟"

پانچواں میسج

جن کے ہم منتظر رہے ان کو"

" مل گئے اور ہم سفر شاید

کون؟؟۔۔۔زینب نے مسکراہٹ دبا کر لکھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے آپ کی ڈی پی شو ہو رہی ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ نے میرا نمبر سیو کیا ہوا ہے

زینب نے اس میسج کے ریپلائے پر آنکھیں گھمانے والا ایموجیز بھیجا

افف سر عمر کتنے نوٹنکی ہیں۔۔۔

"؟"

پھر سے میسج آیا تھا۔۔۔

لگتا ہے یہ آج آر پار کرنے والے ہیں۔۔۔۔

زینب کتنے لمحے فون ہاتھ میں تھامے سوچتی رہی۔۔۔۔۔

" جو میرے مما بابا کی مرضی ہو گی"

میسج لکھ کر فون بیڈ پر پھینک دیا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اس نے دوسرے لفظوں میں رضامندی دی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر فون رنگ ہوا۔۔۔

اوو مطلب مس زینب میں دوسرا آپشن بھی رکھوں۔۔۔۔

شریر انداز میں میسج لکھا گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا زینب میڈیم تپ جائیں گی۔۔۔

اور توقع کے عین مطابق وہ تپ گئی غصے والے ایموجیز کے ساتھ اسے ریپلائے کیا

اپ فرسٹ چھوڑیں دوسرے آپشن کے پاس جائیں میری جان چھوڑیں۔۔۔۔

ہاہاہااس کا سرخ چہرہ سوچ کر عمر کا قہقہ گونجا۔۔۔۔

اللہ مجھے صبر دے ہاہاہا۔وہ پھر سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

کشوہ گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی جب اسے اپنے بائیں کندھے پر وزن سا محسوس ہوا تھا

داؤد نیند سے بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھولے بیٹھا تھا اب بلآخر وہ نیند میں چلا گیا

تھا۔۔۔۔۔

کشوہ کے لیے مشکل ہوا مگر اس نے داؤد کا سر نہیں ہٹایا بس پانچ منٹ کا راستہ رہ گیا

تھا۔۔۔۔۔

دسمبر کی گھنی راتوں میں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب ہر جگہ سناٹا ہوا ہے۔۔۔۔

لرزتی خاموشی۔۔۔۔

تو اس کا ہاتھ تھامے۔۔۔۔۔

کہیں دور دبے پاؤں نکل جاوں۔۔۔۔

اور جب وہ اپنے مرمریں ہاتھوں سے۔۔۔۔۔۔۔

میرے بال سلجھاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

اور اپنے دھیمے لہجے میں۔۔۔۔۔۔

مجھ سے میرے دل کے گہرے راز پوچھے۔۔۔۔۔

تو میں اس کے کاندھے پر سر۔۔۔۔۔

رکھ کر ساری داستانیں کہہ دو۔۔۔۔

کشوہ نے فارم ہاؤس کے مین گیٹ کے آگے گاڑی روکی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گارڈ نے اسے دیکھ کر فوراً مین گیٹ کھولا۔۔۔۔

حسنہ اس لڑکی کا پیچھا کرتی اس کے کمرے پاس پہنچی تھی

دو منٹ میں اندر سے چیزیں گرنے آوازیں آنے لگیں حسنہ نے ہلکا سا دروازہ کھول کر دیکھا

ملکہ بیگم ایک ایک زیور اپنے جسم سے نوچ نوچ کر اتار رہی تھی پنوں سے سیٹ کیا جھومر ناک کی نتھ جس نے باعث خون کا قطرہ ناک کی بائیں جانب چمکا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گلے کا ہار کمر بند نوچ کر پھینکا

حسنہ خوف سے اچھلی تھی اس کی کاروائی دیکھ کر۔۔۔۔

تب ہی وہ واش روم گئی اور پانچ منٹ بعد سفید رنگ کی شلوار قمیض میں سفید ڈوبٹے کو چہرے پر لپیٹے وہ باہر نکلی

جاہ نماز بچھائی۔۔۔۔

کانپتے جسم سے اس نے نماز ادا کرنی شروع کی اور پھر سجدے میں جاتے ہی اس کی سسکیاں گونجنا شروع ہوئی۔۔۔

حسنہ کے وجود میں لرزا طاری ہو گیا۔۔۔۔

چہرہ پسینوں پسین ہو گیا

آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں

وہ یہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ داؤد کو تھام کر فارم ہاؤس کے اندر کے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے یہاں آنے سے پہلے ہی ملازمہ کو تفصیلی صفائی کا کہا تھا داؤد کا ڈسٹ ایلرجی تھی اور داود کے معاملے میں وہ ہر گز بھی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

داؤد ادھر لیٹ جائیں اسے کمرے میں بیڈ پر لٹایا تھا

پاؤں اوپر کر کے اس کے پاؤں جوتوں سے آزار کئے سوکس اتار کر رکھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ باہر جاتی کہ داؤد نیند میں بڑبڑایا تھا

!!!کشف۔۔۔

کہیں مت جائیں

داؤد نے سختی سے اسے تھاما کشوہ پھسل کر بیڈ پر گری

۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ داؤد کو تھام کر فارم ہاؤس کے اندر لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے یہاں آنے سے پہلے ہی ملازمہ کو تفصیلی صفائی کا کہا تھا داؤد کو ڈسٹ ایلرجی تھی اور داود کے معاملے میں وہ ہر گز بھی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

داؤد ادھر لیٹ جائیں اسے کمرے میں بیڈ پر لٹایا تھا

پاؤں اوپر کر کے اس کے پاؤں جوتوں سے آزاد کئے سوکس اتار کر رکھے۔۔۔۔۔

ابھی وہ باہر جاتی کہ داؤد نیند میں بڑبڑایا تھا

!!!کشف۔۔۔

کہیں مت جائیں

داؤد نے سختی سے اسے تھاما کشوہ پھسل کر بیڈ پر گری

آؤچ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد۔۔۔۔کشوہ اپنے کھینچے جانے پر چیخی تھی۔۔۔۔

کشوہ کی چیخ سن کر نیند میں جاتا داؤد ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔

داؤد ہاتھ تو چھوڑیں کشوہ نے داؤد کی مٹھی میں قید اپنے ہاتھ کی جانب اس کا دھیان کروایا۔۔۔

داؤد نے پہلے اپنے اور اس کے ہاتھ کی جانب دیکھا پھر کشوہ کی جانب۔۔۔۔

کیوں۔۔کیوں چھوڑوں۔۔۔انداز تنگ کرنے والا تھا۔۔۔۔

داؤد پلیز زحمت کریں نہ مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے میں نے کچھ کھانے کے لیے لانا ہے۔۔۔۔

کشوہ نے التجائیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اچھا مگر جلدی آیئے گا کمرے میں داؤد نے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔۔

کشوہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

وہ اسے چاہ کر بھی یہ کہہ کر روک نہیں سکا کہ اسے اکیلے ڈر لگنے لگا ہے

اتنے سال اکیلے تنہائیوں کی عادت لگنے کے باوجود اس کے چند دنوں کی توجہ اور محبت پھر اسے زندگی کی جانب لے آئی

مگر پھر تنہائیوں سے خوفزدہ کر دیا ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد کشوہ اس کے لیے دودھ کا گلاس تھامے کمرے میں آئی تو داؤد مکمل گہری نیند میں گیا ہوا تھا۔۔۔

کشوہ مسکرا کر نفی میں سر ہلاتی دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ گئی۔۔۔۔۔۔

پھر دھیان دینے پر اسے محسوس ہوا داؤد کو سردی محسوس ہو رہی ہے وہ ایک اور چادر الماری سے نکال کر

داؤد کے لیے لے آئی

چادر اس پر درست کیئے اس نے داؤد کی بند نیلی آنکھوں کی جانب دیکھا

www.novelsclubb.com

جن میں نظر آتا اپنا عکس اسے معتبر محسوس کرواتا تھا۔۔۔۔

اب اس کا ارادہ تہجد ادا کرنے کا تھا سو وہ وضو کرنے واشروم چلی گئی۔۔۔۔

ہلکی ہلکی سسکاریاں یک دم بھیانک چیخوں میں بدلی

حسنہ کا مکمل وجود پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

ملکہ بیگم کے کمرے کا منظر بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔

حسنہ کو اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا جیسے کوئی سختی سے گلے کو دبا رہا ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نیند سے جاگی تھی اس کے قدم خود بخود اس کمرے کی طرف مڑ گئے۔۔۔

اسے کوئی ہوش نہیں تھا کہ اگر کسی نے اسے اس وقت باہر گھومتے دیکھ لیا تو اس کا انجام کیا ہو گا۔۔۔۔

اسے بس وہاں جانا تھا۔۔جہاں سے واپس آنے کے بعد اس کے دل سمیت روح بھی بے چین ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ بند تھا ایسے جیسے کبھی کوئی وہاں رہتا ہی نہ ہو۔۔۔

حسنہ نے خوف کے باعث دھیرے سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر جواب ندارد۔۔۔۔۔

حسنہ نے پھر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔مگر مایوسی کے سواہ کچھ نہ ملا وہ شکستہ قدم لئیے واپس مر گئی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح روشن سی تھی جب کشوہ نے اٹھ کر داود کو اٹھایا اور اسے فارم ہاؤس کے پیچھے والے حصے میں کے گئی جہاں اس کا پسندیدہ پالتو گھوڑا بندھا ہوا تھا۔۔۔۔

سیاہ رنگ کا خوبصورت سا گھوڑا تھا جو رسی سے درخت کے ساتھ باندھا گیا تھا۔۔۔

مرد ملازم کو کشوہ نے وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے داؤد میں جب چھوٹی تھی نہ تب بابا کے ساتھ ادھر آیا کرتی تھی

داؤد کا ہاتھ تھامے چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ گھوڑے کے قریب آئی جس سے

داؤد تھوڑا ڈر الگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور یہ سیاہ گھوڑا میرا پسندیدہ تھا میں پیر واس پر بیٹھی سواری کرتی رہتی یہ تب چھوٹا

تھا میرے جیسا اپنے ہاتھ میں داؤد کا ہاتھ پکڑ کر گھوڑے کے منہ پر پھیرا۔۔۔۔۔۔

اور بابا کتنی دیر میرے لیے گھوڑے کی لگام کو تھامے کھڑے رہتے۔۔۔۔

مگر پھر۔۔۔۔۔چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔۔۔۔پھر وہ دوبارہ بولی۔۔ بابا کے

بعد دل ہی نہیں کیا ادھر آنے کو دل ہی نہیں کیا یہاں کی فضاء میں سانس لینے کو

اس کا لہجہ کرب آمیز تھا

جسے داؤد نے شدت سے محسوس کیا

www.novelsclubb.com

فرید جتوئی کی یاد میں کشوہ کی آنکھیں بھیگنا شروع ہوئی

نو۔۔۔کشف۔۔پلیز ڈونٹ۔۔

اس کے آنسو داؤد کے دل پر تیزاب کی مانند گرے۔۔

آپ کے آنسو درد دیتے ہیں بے بسی سے لبریز لہجے میں بولتا اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسو چن گیا۔۔۔۔

گھڑ سواری کریں گے؟؟!!!کشوہ نے نہ صرف پیش کش کی تھی بلکہ خود گھوڑے کی پیٹھ پر بندھے چمڑے کے سہارے پر پاؤں رکھ کر گھوڑے پر سوار ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد آجائیں۔۔۔۔

کشوہ نے ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

ن۔نہیں۔۔۔نہیں کشوہ آپ بھی نیچے آئیں گر جائیں گی۔۔۔

نہیں۔۔۔داود آپ بھی آجائیں بہت مزا آئے گا۔۔۔

نہیں وہ چار قدم پیچھے ہوا۔۔۔

کشوہ نے گھوڑے کی لگام چمڑے کی پٹی پر دباؤ ڈالا ایک دم گھوڑا بھاگنا شروع ہوا۔۔۔

داؤد کی سانسیں خشک ہوئی تھیں

کش۔۔کشف۔۔۔۔مگر وہ گھوڑے پر سوار آگے کو نکلتی گئی۔۔۔

مگر گھوڑے کو بے لگام ہوتا دیکھ کشوہ بھی اب خوفزدہ ہوئی۔۔۔۔۔۔

ان پاؤں مار کر گھوڑے کو روکنا چاہا ہاتھ میں پکڑی لگام کو کھینچا۔۔۔۔

جبکہ داؤد بھی بھاگتا ہوا گھوڑے کے قریب اسے روکنے آیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلآخر گھوڑا تھورا شانت ہوا مگر ایک دم سے رکنے کے سبب کشوہ ڈسبیلنس ہوئی

اس سے پہلے وہ گرتی داؤد نے اسے ہوا میں ہی تھام لیا۔۔۔۔۔

کشوہ نے خود کے باعث زور سے موندیں آنکھوں کو دھیرے دھیرے کھولا۔۔۔۔

داؤد میں ٹھیک ہوں مجھے اتار دیں

شرم سے لبریز آواز پر داؤد نے اسے سیدھا کیا۔۔۔

!!آ۔۔آ۔آپ ٹھیک۔۔۔ہیں نہ۔۔۔کشف۔۔؟؟؟

بھاگنے کے سبب پھولی ہوئی سانسوں سمیت فکر مند لہجے میں اس سے پوچھتا۔۔۔

کشوہ کو خود پر ناز کرنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں داؤد۔۔۔۔

داؤد نے خفگی سے رخ موڑا تھا۔۔۔۔

آپ گر سکتی تھی۔۔۔لہجے میں اب کے سختی شامل تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو آپ ہیں نہ مجھے سنبھالنے کے لیے۔۔۔۔

اٹھلا کر کہتی داؤد کا غصہ ٹھنڈا کر گئی۔۔۔۔

داؤد کی موجودگی کے باوجود اگر کشف کو زرا سا بھی کچھ ہو تو تف نہ ہو داؤد کی ایسی موجودگی پر۔۔۔

افففف ہاہاہا کہاں سے سیکھیں ہیں آپ نے ایسے ڈائیلاگ میرے معصوم پلس کیوٹ ہسبینڈ .....

کشوہ کا دل کیا داؤد کے گال کھینچ لے۔۔۔

بس آپ آئندہ نہیں بیٹھیں گی دھونس جماتا انداز کشوہ کو بہت بھایا تھا۔۔۔

جو حکم میرے سرتاج ہاہاہا آجائیں ناشتہ کریں۔۔۔۔۔

آج کی صبح جتوئی ہاؤس پر بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔۔۔

عنصر جتوئی جو ایک جانب ماضی کی وحشت ناک یادوں کو بھول نہیں پا رہا تھا وہی دوسری طرف حسنہ کے ابھی تک گمشدگی نہ اسے تڑپا کر رکھا تھا۔۔۔وہ اس کی بہن تھی اس سے محبت فطری تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر سب سے بھر کر گھر میں چلتی اس کی اور تمنا کی شادی کی تیاریاں

۔۔۔۔۔شادی کی تیاریاں وہ بھی ایک ان چاہے وجود کے ساتھ۔۔۔۔

بوجھ ہی بوجھ تھا اس کے دل میں جب موبائل پر موجود ایک تصویر نے اس کی نسیں پھلا دیں۔۔۔۔

وہ فوراً کمرے سے نکال تمنا۔۔۔۔

تمنا۔۔۔۔۔

اس کا رخ نچلی منزل کی جانب تھا تمنا کو دھاڑنے کے انداز میں بلاتا سب کو اکٹھا ہونے پر مجبور کر گیا۔۔

تمنا۔۔۔ عنصر کیا یہ سب کیا ہے اسے سختی سے بازو سے تھامے وہ دھاڑا۔۔۔

تمنا کے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

کیا ہوا عنصر خمسہ جتوئی نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے عنصر؟؟؟ چھوڑو تمنا کو ابھی داد جی نے غصے سے کہا۔۔۔

یہ دیکھیں داد جی۔۔۔۔

عنصر نے اپنا فون ان کی جانب بڑھایا

فون پر دیکھتے ہی داد جی کی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔ تمنا نے فوراً داد جی کے ہاتھ سے فون پکڑا تھا۔۔۔

وہ تصویر دیکھ کر اس کی آنکھیں ابل پری۔۔۔

اس کی کوئی پرانی تصویر تھی ساتھ ہی داؤد کا سائیڈ پوز کولاج کر کے اس کے ساتھ لگایا ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیچے کیپشن پر میڈ فار ایچ ادر لکھا گیا تھا۔۔۔۔

یہ داؤد کا سائیڈ پوز لائیو وی لاگ بناتے ہوئے اس کے فون میں آیا تھا جسے وہ ایڈیٹ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

یہ۔۔یہ سب کیا ہے تمنا۔۔۔۔

داد جی۔۔میں۔۔میں نے کچھ نہیں کیا میں وی لاگ کر رہی تھی جب کشوہ اور داؤد وہاں سے گزرے مجھے نہیں پتا یہ کیسے۔۔۔؟؟؟

شاہد کوئی مس انڈر سٹینڈ نگ ہوئی ہے

اس لیے نہیں پسند مجھے تمہاری یہ وی لاگنگ زندگی کی نہ کوئی پرائویسی یہ لوگ کسی کے ساتھ بھی جوڑیں گے۔۔۔۔۔۔

ایسی لڑکی کو میں اپنی۔۔۔۔۔باقی کے الفاظ داد جی کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ کر زبان میں دب گئے۔۔۔

اسی ہفتے تم دونوں کا نکاح ہے جس کی تصاویر یہاں شئیر ہوں گی

اور تمنا آج کے بعد مجھے تم وی لاگ بناتے دیکھی تو میں بھول جاؤں گا تم لاڈلی ہو ۔۔۔یہ آواز نوید جتوئی کی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا نے تڑپ کر داد جی کی جانب دیکھا جو خاموش تھے جس کا مطلب تھا انہیں نوید جتوئی کے فیصلے سے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔

ایک دن فارم ہاؤس پر گزار کر وہ دونوں واپس آ گئے تھے گھر آ کر گھر کے ماحول میں افراتفری اس نے محسوس کی تھی اور اس ہفتے تمنا کے نکاح کی خبر بھی اسے موصول ہو گئی تھی مگر اس نے پھر بھی اس جلدی کی وجہ نہیں پوچھی۔۔۔۔۔

سُریہ بیگم بھی تمنا کے نکاح کی تیاریوں میں شامل تھی جو بھی تھا گھر کی بہو تھی

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

کشوہ البتہ صرف داؤد کی ذات تک محدود تھی جو بات سُریہ بیگم کو ہرگز نہیں بھائی تھی۔۔۔۔۔

مگر صرف بیٹی کے چہرے کی رونق کی وجہ سے خاموش تھی یہ رونق اپنے شوہر کے بعد انہوں نے اب دیکھی تھی اور کس ماں کو بیٹی کی خوشی نہیں پسند۔۔۔۔۔

!!! پرفیکٹ کپل

میڈ فار ایچ ادر

کپل فار آیون۔۔۔۔

جانے کتنے جملے اسے بہکا رہے تھے وہ کتنی دیر اپنی اور داؤد کی تصویر دیکھتی رہی

۔۔۔

تو کبھی خامخواہ داؤد اور عنصر کا موازنہ کرتی رہی۔۔۔۔

داؤد جتوئی ایک حسین مرد

www.novelsclubb.com

عنصر جتوئی ایک کند ذہن نیرو مائنڈ این ار آئی۔۔۔ہنہہ دل میں وسوسہ جاگا دماغ نے ضرب لگادی۔۔۔۔

افففف زینب میں ناراض ہوں تم سے اتنی جلدی نکاح بھی۔۔۔۔۔۔

کشوہ کی خفگی سے بھرپور آواز پر اس کی ہی کوئی کتاب مگن سا پڑھنے پر مشغول داؤد چونکا۔۔۔

وہ منہ بناتی بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔

یار میں کیسے تم نے مجھے اتنا لیٹ بتایا آج نکاح ہے ابھی پرسوں تمنا کا بھی ہے میں کیسے آجاو۔۔۔۔

اچھا اچھا ناراض مت ہو میں دیکھتی ہوں نہ۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کشف داؤد کتاب ادھر ہی چھوڑ کر اس کے پاس آیا۔۔۔۔

وہ داؤد میری فرینڈ زینب جو ہے نہ اس کا آج نکاح ہے تو وہ ضد کر رہی ہے میں آج ادھر جاؤ۔۔۔۔

تو آپ چلی جائیں نہ کشف۔۔۔

اس نے کشوہ کو شانوں کر تھام کر ریلیکس کیا جو پریشان سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

مگر میں اکیلی کیسے۔۔۔۔؟؟ وہ مطمئن نہیں تھی۔۔۔۔

تو آپ کو کس نے کہا آپ اکیلی ہوں گی۔۔؟؟ اس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

کشوہ اس کے سحر میں کھوئی۔۔۔۔

آپ۔۔۔اپ بھی چلیں گے۔۔۔

لہجے میں بے یقینی تھی۔۔۔۔

کیوں مجھے ساتھ لے کر نہیں چلیں گی۔۔؟؟؟

www.novelsclubb.com

!! بھوئیں اُچکائی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔میرا۔۔مطلب ہاں آپ چلیں گے تو کہیں بھی چلوں گی۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر دھرے ٹرانس سی کیفیت میں بولی۔۔۔۔

آپ میرے کپڑے نکال دیں۔۔۔

کشوہ کی ناک چھو کر وہ وہاں سے غائب ہوا جبکہ سکتے کی عالم میں جانے کتنی دیر وہاں کھڑی رہی۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

یہ معمول کا ہو گیا تھا جب ہی تارا بائی حسنہ کے کمرے میں

کسی کو بھیجتی یاں تو حسنہ خود کو نقصان پہنچا لیتی یاں آنے والے کو مگر یہ تہہ تھا بعد میں تارا بائی اس کی چمڑی اڈھیر دیتی تھی۔۔۔۔

مگر حسنہ نے صبر کیا جیسے چل رہا تھا اسنے چلنے دیا۔۔۔۔

اس دن کے بعد اس نے بیت کوشش کی دوبارہ اس کمرے میں جانے کی مگر ہو بند تھا کھٹکھٹانے کے باوجود کوئی آواز نہ آتی۔۔۔۔

وہ دونوں فنکشن میں جانے کے لیے تیار تھے کشوہ نے نیلے رنگ کی فراک زیب تن کی ہوئی تھی ساتھ سیاہ رنگ کا حجاب اور نیلے ہی رنگ کا نقاب بھوری آنکھیں ہر طرح کی زیبائش سے آری تھی۔۔۔۔

جب داود نیلے رنگ کی شلوار قمیض زیب تن کیئے واشروم سے نکل کر ڈریسنگ کے سامنے آیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ مبہوت ہو کر داؤد کو دیکھنے لگی جس کی نیلی آنکھیں اس کے کپڑوں سے میل کھا رہی تھی۔۔۔۔

بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہا تھا

ہلکی ہلکی داڑھی گلابی لبوں پر بھری موچھیں۔۔۔۔

اس کی نظروں کا ارتکاز اپنے اوپر محسوس کر کے داؤد نے آئبرو اپکا کر اس کی جانب دیکھ کر پوچھا

صحیح لگ رہا نہ کشف۔۔۔۔

کشوہ بے اختیار منہ سے ماشاءاللہ نکلا۔۔

آئینے میں اسکا عکس اپنے پیچھے دیکھ کر اسے فخر سا ہوا کہ یہ شاندار شخص اسکا ہے۔۔۔۔

قمیض کو بار بار دامن سے صحیح کرتے وہ کچھ

ہچکچایا۔۔۔۔۔۔

شلوار قمیض پہنی ہی نہیں تھی اس نے کبھی

پینٹ شرٹ یا ٹروزرز زیادہ تر یہ ہی پہنا ہوتا تھا اس نے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد۔۔۔بہتتتت خوبصورت ایک منٹ کشوہ نے اس کی قمیض کی آستینوں کو فولڈ کیا۔۔۔۔

!!!!پرفیکٹ۔۔۔

مجھے ڈر ہے کہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے وہ ٹرانس سی کیفیت میں کہتی آخر میں نظریں جھکا گئی۔۔۔

پھر کچھ سوچ کر اس نے ڈریسنگ کے دراز سے کاجل نکال کر اس کے کان کے پیچھے لگایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد جھینپ گیا۔۔۔

کشوہ کھلکھلائی ہاہاہا آپ بلش کر رہے ہو ہاہاہا۔۔۔۔

داؤد نے چہرے پر ہاتھ پھیرا پھر یک دم ہی کشوہ کا ہاتھ تھام کر اسے قریب کیا

کشوہ کی کھلکھلاہٹ کو بریک لگی۔۔۔۔

میرا سوچنا تیری ذات تک

!! میری گفتگو تیری بات تک

نہ تم موجو کبھی مجھے

!! میرا لڈھونڈنا تجھے پار تک

کبھی فرصتیں جو ملیں تو آ

!! میری زندگی کے حصار تک

میں نے جانا کہ میں تو کچھ نہیں

!!! تیرے پہلے سے تیرے بعد تک

....." میں خوش نصیب ہوں جسے باحیا اور باہمت بیوی ملی ہے"

اس کے حجاب میں قید سر پر نظر ڈالے محبت سے لبریز لہجے میں بولا۔۔۔۔

نقاب میں چھپے کشوہ کے گال سرخی چھلکانے لگے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں نے نقاب نیچے کیا تو ٹائم لگ جائے گا دوبارہ صحیح کرتے۔۔۔۔

اس کی سرگوشی پر کشوہ آنکھیں مینچ گئی۔۔۔۔

چلیں بھاگنے کے انداز میں کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

داؤد کی بدلتی نگاہیں اس بات کی گواہ تھی کہ اس کے نہ صرف جسمانی بلکہ دماغی کردار میں بھی واضح تبدیلی رونما ہو رہی تھی جو مثبت ہونے کے ساتھ ساتھ کشوہ کی سانسیں خشک کرنے والا تھا

کشوہ زینب سے مل کر اسے مبارکباد دیتے ساتھ ہی سٹیج سے اتر کر داود کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اس کے لیے یہ ہی بہت تھا کہ داؤد سوشل فوبیا ہونے کے باوجود اس کے ساتھ اس کا محافظ بن کر یہاں موجود تھا۔۔۔۔

زینب بھاری کامدار سوٹ میں حجاب سمیت سٹیج پر عمر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

کیونکہ نکاح ان کا ہو چکا تھا تو دونوں کو ساتھ ہی بٹھا دیا گیا۔۔۔۔

لڑکی دلہن ہو آج تو کم بول لو۔۔۔۔

عمر نے خاص چڑھانے کے لیے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی

بانو قدسیہ کہتی ہیں کہ

"کم بولنے والا لڑکا اور زیادہ بولنے والی لڑکی ایک مکمل جوڑی ہوتی ہے"

یہ بانو قدسیہ کون ہے؟؟

www.novelsclubb.com

عمر نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔۔۔

زینب نے پہلے چونک کر اس کے سنجیدہ چہرے کی جانب دیکھا مگر جب عمر کے چہرے میں ہنوز سنجیدگی دیکھی تو اس کی بھوئیں تنی تھی

آپ واقعی نہیں جانتے۔۔؟؟؟ گردن پوری اس کی جانب موڑے زینب نے عجیب لہجے میں پوچھا

عمر کو تھوڑا سا خوف محسوس ہوا۔۔۔

نہیں ابھی بھی نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

آپ واقعی لیکچرار تھے یا ں رشوت اور جعلی ڈگری کے سہارے یونیورسٹی میں آئے تھے۔۔۔۔

عمر تلملا گیا اس کا مزاق اسی پر بھاری پر گیا۔۔۔

الحمدللہ ڈگری لے کر ہی یہ جوب حاصل کی ہے اور جانتا ہوں بانو قدسیہ کو بھی تمہیں کوئی شک ہے؟؟

ہمم شک نہیں یقین آپ دھاندلی کر کے ہی یونی میں آئے۔۔۔

ویسے کتنے میں بنی جعلی ڈگری۔۔۔؟؟ زینب نے رازداری سے پوچھا۔۔۔۔

کیوں تمہیں بھی لینی ہے۔۔۔۔عمر نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

استغفرُ للہ مجھے کیوں چاہیئے ہو گی الحمد اللہ اپنی محنت سے ڈگری پوری کی وہ بھی پورے چار سال لگا کر۔۔۔۔۔

مہندی سے سجے ہاتھ کی چار انگلیاں نکال کر اسے چڑاتی کہیں سے بھی چند منٹ پہلے کی دلہن نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

بیٹا تمہیں میں بتاتا ہوں۔۔۔۔

استغفرُ للہ اسر نکاح مکروہ کروانا زینب نے اچھل کر کہا۔۔۔۔

.... آواز تھوڑی اونچی تھی عمر شرمندہ ہو گیا

اس سر کا دمچھلہ کب اترے گا میرے نام کے آگے سے وہ اس کی جانب جھک کر بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زینب کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی۔۔۔۔۔۔

آج وہ دن آ ہی گیا تھا جب جتوئی ہاؤس کی رونق کا نکاح تھا۔۔۔۔ مگر کتنی عجیب قسمت تھی جتوئی ہاؤس میں رہنے والوں کی بھی جب بھی نکاح ہوا سوگوار سے ماحول میں ہوا ہر طرح کی آزادی ملنے کے باوجود کبھی ایک فریق نکاح کے لیے رضا مند نہ ہوتا تو کبھی گھر والے۔۔۔۔۔

مغرب کے بعد تمنا اور عنصر کا نکاح تھا۔۔۔۔

نکاح کے لیے سعید جتوئی نے مارکی بک کروائی تھی۔۔۔۔۔۔

نکاح والا گھر تھا سب ہی دولہے کی بہن کے بارے میں پوچھ رہے تھے جسے یہ کہہ کر خمسہ بیگم نے ٹالا تھا کہ

وہ تو پڑھائی کرنے ابرو ڈ گئی ہے اور جیسے سب کو معلوم ہے عنصر اور تمنا کا نکاح داد جی طبیعت کو مد نظر رکھتے جلدی رکھا گیا ہے اب اس ہڑ بڑی میں فوری فلائٹ ملنا مشکل تھا

ان ہائی سٹینڈرڈ لوگوں نے بیت آسانی سے اس بات پر یقین کر لیا تھا وہاں ہر ایک کا موجود ہونا اتنا اہم نہیں سمجھا جاتا تھا۔۔۔

تیاریوں میں مشغول عنصر کو داد جی نے اپنے کمرے میں بلوایا۔۔۔

عنصر کچھ پتا لگا حسنہ کا؟؟

داد جی کے اتنے وصوق سے پوچھنے پر عنصر بری طرح چونک گیا۔۔

جی داد جی۔۔؟؟اس نے حیرانگی سے داد جی کی طرف دیکھا۔۔۔

اتنا بے غیرت سمجھ رکھا ہے تم نے اپنے داد جی کو بچی سے ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ میری پوتی ہے اور مجھے تم سب کی طرح عزیز کیا مجھے نہیں علم کہ تم اسے اپنے تہی

ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہو اور نہ صرف تم تمہارا باپ بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے خاموش صرف دنیا والوں کی وجہ سے ہے دادجی کے اتنے صاف گو تجزیہ پر وہ پہلے تو چونک گیا مگر پھر اپنے باباوالے بات سن کر اسے سکون ہوا نہیں تو اسے اب حسنہ کو ڈھونڈنا مشکل تر لگنے لگا تھا۔۔

اس لڑکے کی کوئی خبر نہیں تھی کون تھا کہاں سے آیا اور اب کہاں چلا گیا۔۔۔۔

مجھے تم سے ایک اور ضروری بات بھی کرنی تھی تمنا کے متعلق۔۔۔۔

کچھ معلوم ہوا کہاں ہے میری بچی؟؟

خمسہ بیگم کی بھیگی آواز پر سعید جتوئی چونکے انھوں نے فوراً ہاتھ میں تھاما فون اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالا۔۔۔۔۔۔

خمسہ بیگم میں نے منع کیا تھا اس کا نام کوئی نہ لے اس گھر میں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سخت لہجے میں بولے۔۔۔۔

تو پھر کسے فون کر کے پوچھ رہے تھے آپ سعید صاحب ماں ہو اس کی اور آپ کی بیوی کیا میں نہیں جانتی کہ آپ نے کتنے لوگوں کو خاموشی سے اسے ڈھونڈنے کے لیے لگایا ہوا ہے۔۔۔۔

خمسہ جتوئی نے ان کی سختی کے خول کو پاش پاش کیا۔۔

سعید جتوئی کے چہرے کے تاثرات جو سخت ہوئے ہوئے تھے اب ڈھلک گئے جیسے ان کے کندھے ڈھلکے تھے اب چہرے پر واضح کرب تھا۔۔۔۔

ہم اچھے ماں باپ نہیں ثابت ہوئے ہم اپنے بچوں کی پرورش نہیں کر سکے ہماری بیٹی بھٹک گئی اور اب جانے کہاں ہو گی۔۔۔ کس حال میں ہو گی۔۔۔۔

خمسہ جتوئی نے اپنے شوہر کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مل جائے گی ہماری حسنہ ان شاءاللہ انہیں رہ رہ کر فائزہ اور سریہ بیگم کی نظریں یاد آرہی تھی۔۔۔۔

فائزہ بیگم کی آنکھوں میں تفخر تھا اور سُریہ بیگم کی آنکھوں میں تاسف ہمدردی

۔۔۔۔

خیر چہرہ صحیح کرو ہمارے بیٹے کا نکاح ہے آج۔۔۔۔

نکلنے کی تیاری کرو۔۔۔

داؤد آپ تیار نہیں ہوئے اللہ میں کیا کرو آپ کا۔۔۔؟؟

کشوہ کا داؤد کو ہنوز صوفے پر نیم دراز لیٹے فون پر مصروف دیکھ کر سر پیٹنے کو دل چاہا

۔۔۔۔

کیوں کشف کیا ہوا۔؟؟

www.novelsclubb.com

اس نے مسکراہٹ دبا کر معصومیت سے کہا۔۔۔

داؤد؟؟ لہجے میں تنبیہ تھی۔۔

اگر ہم نہیں جائیں گے تو نکاح رک تو نہیں جائے گا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور میں تو کل کا تھکا ہوا ہوں ڈاکٹر نے زیادہ باہر جانے سے منع بھی کیا ہے۔۔۔

بہانوں کی لمبی لسٹ تھی اس کے پاس۔۔۔

افففف داؤد جتنے آپ بہانے بنا رہے ہیں اتنے میں آپ نے تیار ہو جانا تھا۔۔۔

داؤد پلیززز!!! التجائیہ لہجہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے بس آپ کے لیے میرے کپڑے نکال دیں۔۔۔۔

منہ بنا کر کہتا وہ باتھ روم کی جانب جاتے جاتے روکا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں کشف؟؟

اس نے کشوہ کے ہاتھ میں سیاہ شلوار قمیض دیکھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

آپ کا سوٹ نکال رہی آپ آج یہ پہنیں گے۔۔۔۔

داؤد کو اس سیاہ شلوار قمیض میں تصور کرتی اس کی آنکھیں روشن ہوئی۔۔۔

نہیں۔۔۔پھر سے نہیں کشف میں کل بھی بہت عجیب فیل کر رہا تھا سب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اس نے بے بسی سے کہا۔۔۔

آفو۔۔۔داؤد وہ اس لیے دیکھ رہے تھے کیونکہ آپ اچھے لگ رہے تھے اور پلیز پہن لیں نہ مجھے آپ پر شلوار قمیض بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔

اب تو کشوہ نے اپنی پسند کے ساتھ منسلک کر دیا تھا تو کیسے ممکن تھا کہ داؤد انکار کر دیتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بکھرا سامان سمیٹ رہی تھی جب داود سیاہ رنگ کی شلوار قمیض زیب تن کیئے ڈریسنگ کے سامنے آیا۔۔۔۔۔

کشوہ مبہوت ہوئی۔۔۔۔داؤد کی نیلی آنکھیں کشوہ کے خود کو اس طرح دیکھنے پر روشن ہوئی۔۔۔۔

ساری جھنجھلاہٹ ہوا ہوئی۔۔۔۔

کشوہ نے نظروں کا ارتکاز موڑا۔۔۔

بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہا تھا ہمیشہ کی طرح اس کا داؤد۔۔۔۔صرف اس کا۔۔۔

ہلکی ہلکی داڑھی گلابی لب مسکرائے تھے اس کے نظریں چرانے پر۔۔۔۔

آج نہیں لگائیں گی سیاہ نشان۔۔۔۔ڈریسنگ پر نقاب باندھتی کشوہ کے پاس قدرے جھک کر سرگوشی کی

کشوہ نے پلکوں کی باڑ سے نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ داؤد نے بے ساختہ کہہ کر ڈریسنگ پر موجود کاجل اس کی جانب بڑھایا کیا آپ لگائیں گی۔۔؟؟

کشوہ نے بنا کسی مزاحمت کے کاجل آنکھوں پر لگالیا جب وہ اس کے لیے شلوار قمیض پہن سکتا تھا تو کیا وہ اس کی فرمائش پوری نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

کاجل لگا کر اس نے بھاری ہوتی آنکھیں اٹھائیں

آئینے میں اسکا عکس اپنے پیچھے دیکھ کر اس کا دل دھڑکا وہ دونوں ساتھ کھڑے بلاشبہ بیت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

کشوہ نے گہری مسکراہٹ سمیت نقاب باندھا۔۔۔

اس کے مسکراتے لب کپڑے میں چھپ گئے۔۔

وہ دونوں تیار تھے۔۔۔ چلیں داؤد نے جینٹل مین کی طرح اپنا ہاتھ اس کے آگے بڑھایا۔۔۔۔

مائی لیڈی۔۔۔۔

کشوہ نے اپنا نازک ہاتھ اس کی کشادہ ہتھیلی میں رکھ کر آنکھیں چھوٹی کی۔۔۔

کہاں سے سیکھ رہے ہیں یہ ڈائیلاگ مسٹر ہسبینڈ؟؟؟

!!! یہ دل کہ بات ہے مائی کوئین۔۔۔۔

آکر پتا لگانا پڑے گا۔۔اس کے بازو کے گرد ہاتھ باندھے وہ کھلکھلائی۔۔۔۔

...!!جو حکم

---

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ سب مہمان اکٹھے ہونا شروع شروع ہوئے۔۔۔۔

باخیر و عافیت سے نکاح کی رسم مکمل ہوئی۔۔۔۔

سب سے پہلے دادجی نے دونوں بچوں کو گلے لگایا۔۔۔

باری باری سب بڑے آکر بچوں کو مبارک باد دے رہے تھے جب کشوہ سمیت داؤد وہاں آیا تھا

عنصر اور تمنا دونوں کی نظریں تھمی تھی دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے کی بجائے اپنے سامنے کھڑے خوبصورت جوڑے کو دیکھ رہے تھے

تمنا کی نظریں داؤد کر جبکہ عنصر کی نظریں کشوہ کی آنکھوں پر تھیں۔۔۔

اس آج بھی دکھ تھا کہ اس نے وقت کی قدر نہ کرتے کونسا ہیرا گنوا دیا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی اس کی منکوحہ کو یہ افسوس تھا کہ اس نے ہیرے کو کوئلہ سمجھ کر اپنے سب سے بڑے دشمن کو دان کر دیا۔۔۔

مگر ان کے افسوس صدا افسوس ہی رہ جانے والے تھے

کیونکہ کشوہ جتوئی تو ازل سے داؤد کاظمی کی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ داد جی آپ نے بس نکاح کی بات کی تھی اب رخصتی کہاں سے آگئی۔۔۔

فائزہ جتوئی نے بے یقینی سے اپنے شوہر کی جانب دیکھ کر داد جی کو کہا

انہیں ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کے شوہر خاموش ہیں۔۔۔۔

چھوٹی بہو کیا فرق پڑتا ہے رخصتی آج ہو یا ں کل

اب وہ ہے تو عنصر کی امانت نہ۔۔۔

فرق کرتا ہے داجی میں اس کی ماں ہوں پہلے نکاح ہڑبڑی میں ہو گیا اب رخصتی ہے ہڑبڑی میں

www.novelsclubb.com

میری بیٹی پہ آپ کو کوئی شک ہے آپ کے کہنے پر نکاح کر لیا ہے نہ کسی اور کی سزا میری بیٹی کو نہ دے۔۔۔

خمسہ بیگم نے نظریں چُرائیں وہ خود رخصتی والے معاملے میں لاعلم تھیں۔۔۔

جب یہ خبر تمنا تک پہنچی وہ کڑ کر رہ گئی۔۔۔۔

دلہن بنی وہ کیا ہی واویلا کرتی۔۔۔

کیا کہتی کسے کہتی۔۔۔۔اسے تو داد جی کی طبیعت کی فکر تھی

بلآخر نوید جتوئی کی آمادگی پر رخصتی آج ہی دینے کا فیصلہ ہوا۔۔۔۔

داؤد سر جھکائے وہاں موجود تھا تمنا کا نوید جتوئی کو گلے لگ کر رودینا دیکھ کر اس کی طبیعت عجیب سی ہو گئی۔۔۔۔

یہ وقت ہر لڑکی کے لیے مشکل ہوتا ہے بے شک اس نے اسی گھر واپس جانا تھا مگر اب وہ صرف ان کی بیٹی نہیں کسی کی بیوی کی حیثیت سے وہاں رہنے والی تھی۔۔۔

داؤد کو اپنے بابا کی یاد شدت سے آئی۔۔۔

.... یوں تو بڑا ہو گیا ہوں میں قد سے ان کے بھی

مگر لا یعنی سی کمی محسوس کرواتے ہیں میرے بابا کے کاندھے۔۔۔۔

چھوٹی سی عمر میں جہاں باپ اپنے بچے کو زمانے کی اونچ نیچ سکھاتا ہے اس عمر میں اس کے بابا نے اسے اس کی ماں سمیت گھر سے باہر نکال دیا۔۔۔

وہ ہر اس بچے کی طرح احساس کمتری کا شکار ہو گیا تھا جنہیں اس طرح کے ماحول کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔

ایسے ہی رخصتی کے کر وہ لوگ جتوئی ہاؤس واپس آئے۔۔۔

داؤد کیا ہوا۔۔؟؟آپ مجھے کچھ آپ سیٹ لگ رہے تھے آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ۔۔؟؟کشوہ نے ویل کھول کر اپنا حجاب ڈھیلا کیا اب ہینگر میں داؤد کا کوٹ ہینگ کرتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے داؤد سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

ہمم۔۔ہاں۔۔ نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔

اس نے غائب دماغی سے کہا تو کشوہ ہینگ کیا کوٹ صوفے پر رکھ کر اس کے پاس آئی

"کشف سے شئیر نہیں کریں گے۔۔۔۔"

کشوہ کے اتنے کہنے کی دیر تھی داؤد نے اپنی پیشانی اس کے شانے پر رکھ دی۔۔۔۔

"ماموکتنی محبت کرتے ہیں نہ اپنے بچوں سے۔۔۔۔"

اس ایک جملے نے اس کے اندر کی احساس کمتری کو کشوہ پر اچھے سے آشکار کر دیا تھا

۔۔۔۔

اس کی روح پر لگی تھی یہ بات۔۔۔۔

وہ اپنے بابا کو کس قدر یاد کرتی تھی مگر داؤد وہ تو اپنے بابا کے حیات ہونے کے باوجود نہیں مل سکتا ان سے وہ راستے بھی تو خود انھوں نے ہی بند کیئے تھے۔۔۔۔

" اللہ بہتر کارساز ہے"

کشوہ نے دھیرے سے بال سہلا کر کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمم نمکین قطرے جب کندھے پر محسوس ہوئے تو کشوہ نے تڑپ کر داود کا چہرہ سیدھا کیا۔۔۔۔

مگر وہ آنکھوں کی نمی چھپانے کے لیے چہرہ موڑ گیا۔۔۔۔

مگر وہ بھول گیا جس سے وہ اپنا چہرہ چھپا رہا ہے وہ اسے اس سے بھی زیادہ جانتی تھی ۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نہ آپ کے ساتھ۔۔۔۔

اللہ پلیز داؤد کی مشکلات آسان کر دیں۔۔۔

ان کے دکھ سمیٹ لے۔۔۔۔

دل ہی دل میں دعاؤں کے ورد کا حصار اس پر کھینچتی وہ اسے پر سکون کر گئی۔۔۔۔

"بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آج پھر ملکہ بیگم کا رقص تھا حسنہ نے کتنی بے صبری سے اس دن کا انتظار کیا تھا وہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔

حسنہ شام سے دروازے کے باہر کھڑی دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس کا صبر تھا کہ لمبا ہی ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

نہ ملکہ بیگم نے دروازہ کھولا اور نہ ہی وہ وہاں سے ہٹی۔۔۔۔

رات ہو گئی اور اسکے پاؤں شل۔۔۔

دور سے اسے گھنگرو کی چھنکار سنائی دی چوڑیوں کی دل فریب آواز میٹھی سی خوشبو ۔۔۔۔

اسے پھر ہو سحر اپنے اتراف میں کھنچتا محسوس ہوا۔۔۔۔

کیا اس کا صبر تمام ہونے والا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنصر گہری سانس بھر کر اپنے کمرے میں آیا۔۔۔

کمرے میں ہوئے ایک اور اضافے پر اگر وہ خوش نہیں تھا تو غیر مطمئن بھی نہیں تھا۔۔

کمرے میں داخل ہوا تو تمنا اپنے زیور اتار رہی تھی۔۔۔

عنصر نے کچھ زیادہ توقعات لگائی بھی نہیں تھی اس کے ساتھ۔۔۔

اپنے سر پر موجود پنوں کے ساتھ سر کھپاتی

عنصر کو اتنی بری بھی نہیں لگی۔۔۔بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی بہت زیادہ

۔۔۔مگر کیا کشوہ سے زیادہ دماغ سے آواز آئی۔۔۔

مگر سامنے موجود لڑکی تمہاری بیوی ہے۔۔

دل نے فوراً سرزنش کی تھی۔۔۔

ان چاہی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو کیا ہوا کم از کم لاحاصل تو نہیں دل و دماغ میں چھڑی جنگ سے جان چھڑوانے کے لیے اس نے خود ہی تمنا کو پیش کش کی۔۔۔

میں کچھ مدد کرو۔۔۔

تمنا نے عنصر کی آواز کو اگنور کر کے پنے نکالنی شروع کی پھر دو منٹ بعد بلآخر ہار مان کر اپنے ہاتھ اپنے پہلو میں گرا لیئے۔۔۔۔

عنصر نے نفی میں سر ہلا کر خود ہی اس کے بالوں کو پنوں سے آزاد کرنا شروع کیا

۔۔۔

یہ رخصتی والی چھیڑ تم نے ہی ڈالی تھی نہ۔۔۔؟؟

اس کی سنجیدہ جملے پر ایک لمحے کو عنصر کے ہاتھ تھمے پھر وہ مشغول ہوا۔۔۔

" نہیں "

ایک لفظی جواب۔۔۔۔

مجھے پتا ہے تم نے ہی داد جی کو بولا ہو گا تمہیں ڈر ہو گا میں بھی کہیں بھاگ نہ۔۔۔

تمنا۔۔۔ عنصر کی آواز دھاڑ سے کم نہ تھی۔۔۔

تمنا کے جسم میں سرد لہر دوڑ گئی۔۔۔

جیسے ہمارے نکاح کا فیصلہ داد جی کا تھا اسی طرح رخصتی کا فیصلہ بھی انہی کا تھا تو یہ یقین اور اعتبار کی باتیں ان سے پوچھا۔۔۔۔

آخری پن نکال کر فوری اسکی گود میں رکھتا خود وہ واشروم میں غائب ہو گیا۔۔۔۔

تمنا کتنی دیر شیشے میں اپنے سجے روپ کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تھوری دیر بعد عنصر فریش ہو کر بیڈ پر اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گیا۔۔۔۔

تمنا بھی ڈریسنگ روم سے کپڑے چینج کرنے کے بعد روم میں آئی۔۔۔۔

یہ تم بھی جانتی اور میں بھی کہ اب ہمیں یہ زندگی ساتھ گزارنی ہے اب ہم پر ہے کہ اسے عام جوڑے کی طرح خوش حال گزاریں ہاں پچھلی باتوں کو یاد کر کے لڑتے جھگڑتے۔۔۔

تمہیں جتنا وقت درکار ہے میری طرف سے کوئی زبردستی نہیں۔۔۔۔

آخری الفاظ اس نے عنصر کہ یہ سنے پھر ہو خاموشی سے سائیڈ پر موجود جگہ پر لیٹ گئی چہرے پر جو گھبراہٹ تھی اب آسودگی میں بدل گئی۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

تم کون ہو لڑکی؟؟؟

بازو پر بہت سخت گرفت تھی ملکہ بیگم کی حسنہ کو درد ہڈیوں کے اندر تک محسوس ہوا۔۔۔۔

ہم دیکھ رہے ہیں تم روز یہاں آجاتی ہو۔۔۔اپنی جان نہیں پیاری۔۔۔؟؟؟

نہیں جان نہیں پیاری مگر عزت پیاری ہے۔۔۔حسنہ نے ناڈر ہو کر کہا۔۔۔۔

عزت۔۔۔ہنہہ۔۔۔تم جیسی بہت سی لڑکیاں عزت عزت کرنے والی غیر کے بہکاوے میں آکر یہاں تک پہنچتی ہیں

لفظوں کا تماچہ بہت زور کی لگا حسنہ کو۔۔۔۔

تو کیا آپ بھی یہاں ایسے ہی آئی۔۔۔۔

ملکہ بیگم کے قدم تھمے۔۔۔۔

ہاں ایک غیر کی طلب مجھے یہاں تک لے آئی اپنے لمبے سنہری گھنگرالے بالوں پر کنگی چلاتی وہ عام سے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

آپ کیسے غیر محرم کے بہکاوے میں آگئی آپ تو نمازیں پڑھتی ہیں۔۔۔۔

پتا نہیں کیسے حسنہ غیر ارادہ طور پر بول گئی۔۔۔

پھر خود ہی اپنے لبوں پر ہتھیلی جما گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ملکہ بیگم نے ایک نظر اس پر ڈالی۔۔۔

حسنہ کی سانسیں سوکھی ابھی وہ کوئی جواب دیتی چنبیلی ملکہ بیگم کو لینے آگئی تھی۔۔۔

حسنہ ابھی بھی ملکہ بیگم کے پراسرار وجود کے بارے میں سوچتی رہ گئی۔۔۔۔

اگلی صبح کشوہ فجر کی نماز ادا کر کے نیچے بنے گارڈن میں چلی گئی جب واپسی پر اسے گارڈ کے پاس کھڑی سو برسی بڑی عمر کی خاتون کو دیکھ کر اپنے قدم روکنے پڑے

انہیں اندر بھیجیں گارڈ کو کہہ کر وہ انہیں اندر لے کر آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی آپ کون؟؟

کشوہ نے ناسمجھی سے اس بوڑھی عورت کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ہم داؤد بن علیم کاظمی کی دادی ہیں۔۔۔

ان کے لہجے میں داؤد کے نام پر گھلتی مٹھاس نے کشوہ کو حد سے زیادہ چونکنے پر مجبور کیا۔۔۔

تو آپ کس سلسلے میں یہاں آئی ہیں۔۔۔؟؟

کشوہ نے نا سمجھی سے پوچھا

ہم اپنے وارث اپنے خاندان کے چشم وچراغ کے لیے یہاں آئی ہیں۔۔۔۔

نظریں ڈرائنگ روم کے دروازے کی جانب بھٹکی

او تو آپ اپنے وارث کے لیے آئی ہیں۔۔۔ کشوہ کا دماغ یک دم دوڑا اور مطلب کی حدود تک پہنچا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی جان کشوہ کے تلخ لہجے پر یک دم خاموش ہوئی۔۔۔

ہم اپنے پوتے کو لے جانے آئیں ہیں ان کی اصلی جگہ پر جس کے وہ حقدار ہیں۔۔۔

دادی جان نے بھی ڈٹ کر کہا۔۔۔۔

آج اتنے سالوں بعد۔۔؟؟

دادی جان کے چہرے کے تاثرات تھورے بگڑے کون تھی یہ لڑکی جس کو حد سے زیادہ دلچسپی تھی ان کے پوتے کی زندگی کو لے کر

آپ کون۔۔؟؟سوال ابھی بھیچ میں تھا۔۔۔۔۔

میں داؤد بن جتوئی کی بیوی ہوں "جتوئی" پر خاصا زور دیا گیا جب کشوہ نے فخر سے کہا

آپ۔۔۔آپ ہمارے وارث کی بیوی ہیں۔۔۔؟؟کشوہ کے حجاب میں قید چہرے کی جانب دیکھ کر انہوں نے پوچھا لہجہ ایک دم ہی میٹھا سا محبت سے لبریز ہو گیا۔۔۔۔

ساری بے زاری ہوا ہوئی یہ لڑکی اپنے پوتے کے حوالے سے عزیز ہو گئی۔۔۔۔

آپ۔۔۔آپ ہمارے وارث کی بیوی ہیں۔۔۔؟؟کشوہ کے حجاب میں قید چہرے کی جانب دیکھ کر انہوں نے پوچھا لہجہ ایک دم ہی میٹھا سا محبت سے لبریز ہو گیا۔۔۔۔

ساری بے زاری ہوا ہوئی یہ لڑکی اپنے پوتے کے حوالے سے عزیز ہو گئی۔۔۔۔

کشوہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے

معزرت کے ساتھ آج بھی آپ یہاں آئی تو صرف اپنے مطلب کے لیے اپنے وارث کو لینے کہاں ہے آپ کی دوسری بہو آپ کے دوسرے وارث۔۔؟؟

بیٹا جی وہ۔۔۔۔تبھی دادجی وہاں آئے۔۔۔

کلیم بھائی داؤد کی دادی دادجی کو دیکھ رک فوراً کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

آپ۔۔دادجی کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے اپنی بیٹی کے دکھ یاد آئے تو آنکھیں لہو چھلکانے لگی۔۔۔

اب یہاں آنے کا کیا مطلب ہے آپ کا۔۔مر گئی ہماری بیٹی برسو کی اس دکھ کو سینے سے لگائے۔۔۔

کلیم بھائی میں بیت مجبور تھی سائیں کے جانے کے بعد میں دنیا سے کٹ گئی اپنی بچی کی حفاظت نہیں کر سکی اس کے لیے لڑ نہیں سکی وہ دادجی کے آگے ہاتھ جوڑ گئی

جو ہونا تھا ہو گیا اب آپ یہاں پر کیا لینے آئی ہیں۔۔؟؟

داؤد ہمارا ہوتا۔۔۔فوراً سے پہلے جواب آیا۔۔۔

نہیں داؤد صرف ہماری دانیہ کا بیٹا ہے وہ کہی نہیں جائے گا بہتر یہ ہی کہ آپ یہاں سے چلی جائیں اور آئندہ کبھی مت آیئے گا نہیں تو میں بھول جاؤں گا کہ آپ کو میں نے بہن بنایا تھا۔۔۔۔

دادجی حتمی فیصلہ سنا کر وہاں سے چلے گئے۔۔

مجھے بہت دکھ ہوتا ہے داؤد کی قسمت پر ان کی ماں اس دنیا میں نہیں رہی اور باپ زندہ ہو کر بھی اس کا نہیں تو آپ کس حق سے لینے آئی انہیں جبکہ ان کے بابا ہی نہیں آ سکے۔۔۔

شکوہ نے تاسف سے ان کی جانب دیکھ کر کہا پھر سر ہلاتی وہاں سے نکل گئی پیچھے صغرا کاظمی بے بس سی ہو کر وہاں سے اٹھی ان کا قصور تھا وہ اپنی بہو کے حق کے لیے اپنے بیٹے سے نہیں لڑ سکی تھی۔۔۔۔

....کہاں گئی تھی آپ؟؟

کشوہ واپس آ کر لیٹی تھی جب داؤد نے ہاتھ تھام کر غنودگی میں کہا۔۔۔

کہیں نہیں نماز پڑھنے کے بعد والک پر گئی تھی۔۔۔۔اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت محسوس کیئے وہ محبت سے بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے بغیر۔؟؟مان سے پوچھا گیا۔۔۔۔

آپ۔۔۔اپ چلیں گے کل سے میرے ساتھ۔۔۔پہلے تعجب پھر پرجوش ہو کر پوچھتی داؤد کو مسکرانے پر مجبور کر گئی

آپ جہاں لے چلیں۔۔۔

اسی مان محبت پر کشوہ نازاں تھی۔۔

میں جہاں بھی لے چلو پتا نہیں کشوہ کے دل میں کیا سمائے جو اس نے دوبارہ پوچھا تھا

۔۔۔۔

جہاں بھی۔۔۔۔اسے دوبارہ جواب دیا داؤد نے۔۔۔

تم پوچھو۔۔۔۔

تم بار بار پوچھو۔۔۔۔

چاہے ہزار بار پوچھو۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تم سے محبت ہے۔۔۔۔

ہر بار پچھلی بار سے زیادہ محبت ہے۔۔۔۔

تمہارا پوچھنا جنون ہے۔۔۔

میرا بتانا سکون ہے۔۔۔۔۔

فلحال تو اٹھیں ناشتہ کریں دوائی لیں پھر ڈاکٹر کے پاس جانا پھر مارکیٹ جانا اور واپس آکر ولیمے کے لیے تیار ہونا۔۔۔۔

افففف اتنی لمبی لسٹ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد نے بے چارگی سے کہا۔۔۔

یس مائی ہبی ابھی تو میرے ساتھ کہیں بھی جانے کے لیے تیار تھے اور اب مارکیٹ نہیں جارہے

کشوہ نے ہر بار کی طرح اس کا گال کھینچا۔۔۔

یار یہ مت کیا کریں درد ہوتا ہے اس نے گال سہلایا۔۔۔

پر مجھے تو اچھا لگتا ہے اس نے شرارت سے دوسرا گال بھی کھینچ دیا۔۔۔۔

اوکے اب میری باری داؤد فوراً بستر سے باہر نکلا۔۔۔

نو۔۔۔ہاہاہااوہ کھلکھلا کر واش روم میں غائب ہوئی۔۔۔

موبائل کی بجتی رنگ ٹون نے اس کی نیند میں خلل ڈالا تھا

...." کون ہے جو اتنی صبح مجھ معصوم کی نیند کا دشمن بنا ہوا ہے"

www.novelsclubb.com

زینب نے توقع کے عین مطابق بغیر دیکھے ہی بولنا شروع کر دیا۔۔۔

مابدولت آپ کے شوہر لگتے ہیں

عمر کی گھمبیر آواز پر وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی جائے عمر اس کے سامنے ہی موجود ہو

۔۔۔

جی سر "لیفٹیننٹ کی طرح اونچی آواز میں بولی بس سیلیوٹ کی کمی تھی"

آہستہ مادام یہ نہ ہو آپ کے ہماری دسترس میں آنے سے پہلے ہی ہم ہمارے کان سے مرحوم ہو جائیں۔۔۔

عمر نے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

سر آپ ہر وقت طنز کیوں کرتے ہیں اتنے طنز تو ساس بھی نہیں کرتی۔۔۔۔

خفگی سے بھرپور آواز عمر کے مسکرانے کی وجہ بنی۔۔۔

آپ بھی تو ہر وقت سر 'سر کرتی رہتی ہیں بندے کا بنا بنایا موڈ غارت کرتی ہیں ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عمر نے بدمزہ ہو کر کہا۔۔۔۔

تو اب سر کو سر نہ بلائیں تو بھائی بلائیں زینب نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔

تم سر ہی بلا لو لڑکی بھائی مت کہہ دینا۔۔۔

عمر کی ڈری آواز سن کر زینب نے اپنے ہونٹ باہر نکالے۔۔۔

استغفر اللہ میں کیوں کہنے لگی آپ کو بھائی آپ نے تو مجھے زیادہ ہی بے وقوف سمجھ لیا ہے۔۔۔

عمر بائی جانب سے لب دباتا اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھے زینب کے ایکسپریشن کو ایمیجن کرتا محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

او کے مادام ہماری ہی غلطی ہے اب زرا لڑائی جھگڑے سے ہٹ کر کچھ اپنی ہماری بات کر لیں۔۔۔

اس کے دلفریب لبوں لہجے ہر زینب گلال ہوئی۔۔۔۔

شاپنگ مال لیڈیز سائیڈ پر موجود کشوہ اپنے لیئے عبائے پسند کر رہی تھی داؤد بھی چند قدم کے فاصلے پر کھڑا صرف اسے ہی دیکھ رہا تھا جب کشوہ عبائے کو دیکھتی تو کبھی

داؤد سے چند قدم دور کھڑی دو لڑکیوں کو جو مسلسل داود کو ہی آنکھیں پھاڑے دیکھی جا رہی تھی

(کم از کم) کشوہ کو تو ایسا ہی لگا۔۔۔۔

کشوہ نے ان لڑکیوں کو گھورا پھر داؤد کا ہاتھ تھام کر بل کاونٹر کے پاس لے گئی۔۔۔

مگر پیچھے مر کر دیکھنا نہ بھولیں وہ لڑکیاں ابھی بھی "اس کے داؤد" کو گھور رہی تھی

۔۔۔۔

کشوہ وہاں اپنا سامان چیک کروانے لگی جب کہ وہاں کائونٹر پر موجود سیلز گرل بھی مسلسل داود کو نظروں میں رکھے کھڑی تھی۔۔۔۔

بل!!!...

کشوہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اس نے زور سے ہاتھ کائونٹر پر مارا تو سیلز گرل ہڑ بڑائی

۔۔۔

یس میم۔۔۔۔

....!!! یار وہ بلیو آئیز والا کتنا ہوٹ

آخری الفاظ اچھے سے کشوہ کے کانوں تک گئے تھے

سپیشلی "ہوٹ" لفظ سن کر اس کا ٹیمپر لوز ہونا شروع ہوا اس کا خود کا حال جوالہ مکھی سے کم نہین ہو رہا تھا۔۔۔

کشف آپ ٹھیک ہیں نہ۔۔؟؟

معصومیت سے بھرپور آواز اس کا غصہ ہوا کر گئی۔۔۔

وہ واہیات لڑکیاں جو مرضی سوچیں میرا داؤد تو ایسا نہیں ہے اس نے خوشی سے سوچ کر سر جھٹکا تھا۔۔۔

ولیمہ خیر خیریت سے گزرا تھا سب کچھ دوبارہ اپنے معمول پر آنے لگا۔۔۔۔

داؤد کشوہ عصر کی نماز پڑھ کر اس کے پاس آکر بیٹھی تھی جو صوفے پر بیٹھا غیر مرئی نقطے کو تکے جا رہا تھا۔۔

کیا سوچ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟

کشف۔۔۔میری دادی۔۔۔کہاں پر داؤد کشوہ نے بے چین ہو کر پوچھا کیا۔دن داؤد نے انہیں دیکھ لیا تھا۔۔۔نہیں داؤد تو سویا ہوا تھا۔۔۔

مجھے ملی آج صبح گھر کے باہر کھڑی تھی

اس نے تکلیف دہ انداز میں ہاتھ کی مٹھی بنالی۔۔۔۔

کشوہ نے انہیں مٹھیوں کو انگلیاں ڈال کر کھولا۔۔۔۔

اچھا پھر کیا کہا انہوں نے۔۔۔۔؟؟؟

وہ۔۔۔وہ مجھے یہاں سے لے جائیں گی اب کہ تھک کر اپنا سر اس کے شانے پر رکھا

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو کیا آپ جانا نہیں چاہتے اپنے گھر والوں سے پاس۔۔۔

وہ کچھ جاننا چاہ رہی تھی کچھ گہرا۔۔۔۔۔

دل میں پھانس بن کر چبنے والا۔۔۔

میں۔۔۔میں آپ۔۔۔کو چھوڑ کر کہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔جاوں گا۔۔۔۔

نہیں کبھی نہیں تھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر کیئے بولا آنکھوں میں کچھ قیمتی کھو جانے کا ڈر۔۔۔۔

اور اگر میں آپ کے ساتھ چلوں۔۔۔

کشوہ جب ان نیلی آنکھوں میں نہ دیکھ سکی تو اس کے کندھے پر نظریں جمائے بولی

۔۔۔۔

ہم کہیں نہیں جا رہے کہیں بھی نہیں نہ آپ نہ میں اسے ایسے پکڑ لیا جیسے وہ کھو جائے گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہیں نہیں نہ۔۔۔۔ڈر کی آمیزش لیئے داؤد کی آواز کشوہ کا دل دھڑکا گئی۔۔۔

کہیں بھی نہیں۔۔۔۔

اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ اس کمرے میں یوں اس لڑکی کے سامنے موجود ہو گی جس کی پراسرار ذات نے اسے خود کے دکھ بھولا دیئے

وہ ایک ایسے سحر میں بندھی تھی کہ اسے سکون ہی نہیں مل رہا تھا دل تھا اسی جانب ہمک رہا تھا۔۔۔۔

کیا بات تھی خاص اس میں حسنہ سمجھ نہ سکی مگر آج وہ ملکہ بیگم کے سامنے موجود تھی جو چائے مرضی پوچھ لیتی۔۔۔۔

آپ۔۔۔اپ یہاں کیسے آئی۔۔؟؟

ملکہ بیگم کی توقع کے عین مطابق سوال کیا گیا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔ایک غیر محرم کی محبت نے ہمیں اس کو' ٹھے کی ملکہ بنادیا

۔۔۔

بہت ہی عام سا لہجہ تھا اس کا جیسے کوئی عام سی بات ہو۔۔۔حسنہ نے رشک سے ملکہ بیگم کے سکون کو دیکھا۔۔۔اس نے کیا کچھ نہیں کیا اپنے آپ کو بچانے کے لیے اور اب تک وہ ڈٹی ہوئی تھی۔۔۔کیا واقعی ایک غیر محرم کی محبت میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ہم اس کے پیچھے اپنا گھر چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

غائب دماغی سے اس کے حسین چہرے کی جانب دیکھ کر بولی۔۔۔۔

محبت آکٹوپس کی پکڑ سے بھی زیادہ مضبوط گرفت رکھتی ہے اور اس گرفت سے چھوٹ نفس کی پختگی ہی کروا سکتی ....

نامحرم کی محبت آگ ہوتی ہے حسنہ "سنبھل جاؤ" اسے کہیں پیچھے کشوہ کی کہی بات یاد آئی کاش وہ اس دن اپنی جلن میں اس کی بات کو اگنور نہ کرتی۔۔۔

تو آپ میرا مطلب آپ کو بھی کسی ہرجائی نے یوں بیچا۔۔۔

وہ دکھ سے لبریز لہجے میں بولی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔کاش وہ ہمیں خود بیچ دیتا تو اب اتنی تکلیف میں نہ ہوتی میں۔۔۔۔

مطلب میں کچھ سمجھی نہیں حسنہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔۔

یہ خاکی پتلہ اسی ہرجائی کی امانت ہے جس کی حفاظت کے لیے روز تارا بائی کی مار کھائی ہے بیلٹوں کی لاسیں ڈلوائی ہیں ہم نے اب بس ایک ہی آس لئیے زندہ ہیں ایک آخری ملاقات اس ہرجائی سے پھر خود ہی خود کو موت کے گھاٹ اتار لیں گے

باہر اتنی پرسکون نظر آنے والی ملکہ بیگم کے لہجے کی سفاکی سن کر حسنہ جھرجھری لے کر رہ گئی۔۔۔۔

راز تو ہنوز راز ہی رہ گیا۔۔۔۔

مگر حسنہ کے لیے کہیں سوچوں کے در کھلے تھے۔۔۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا۔۔۔

مرد حضرات اپنے کاموں پر چلے گئے تھے خمسہ بیگم کو کسی ضروری کام سے جانا تھا

عنصر بھی کچھ بتا کر نہیں گیا کشوہ کو اس نے ابھی پانچ منٹ پہلے باہر جاتے دیکھ شاہد وہ

بازار یا کسی کام سے باہر گئی۔۔۔

دادجی کے سونے کا وقت تھا۔۔۔

تو وہ دوسرے پورشن میں اکیلی تھی

وہ ٹی وی لاونج میں آئی نظریں بار بار تیسری منزل کو جاتی سیڑھیوں پر تھی۔۔

کچھ سوچ کر وہ اٹھی

دل میں عجیب سا خوف بھی پہرے ڈالے بیٹھا تھا

اگر کسی نے اسے یہاں دیکھ لیا تو۔۔؟؟

کسی چھوڑوا گر عنصر نے دیکھ لیا ایک پل کو خیال آیا سب کچھ چھوڑ کر واپس چلی جائے۔۔۔

"یار آپ بہت ضدی ہیں۔۔۔۔"

داؤد کی آواز سن کر اس کے واپس جاتے قدم رکے دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ باقی کی سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اس کے کمرے کے پاس آئی دروازہ کھلا ہونے کی وجہ سے وہ دیکھ سکتی تھی داؤد کمرے میں موجود الماری کے ساتھ لگا ہوا تھا

۔۔۔۔

اتنا خوبصورت کمرہ ہر شہ ایسے سجی تھی جیسے کسی نے ایکا ایک شہ کو ہاتھوں سے سنوارا ہو۔۔۔

کیوں نہ سجا ہوتا کمرہ کمرے سمیت اس کے مکین کو سنوارنے والی موجود تھی

اپنے پیچھے کھٹکے پر داؤد نے مصروف انداز میں کہا

"کشف میں نے دودھ نہیں پینا یار آپ مت لائیں گرم کر کے۔۔۔۔"

کشف!!اس نے پھر سے پکارا۔۔۔

....!!!اچھا بابا آدھا گلاس ہی پیوو و

اتنا کہتے وہ جیسے ہی وہ مڑا تمنا کو وہاں موجود پا کر باقی کے الفاظ مدہم ہو گئے۔۔۔

داؤد کے ماتھے پر تیوریاں چڑی

چہرہ سنجیدہ اور نیلی آنکھیں سرد سی ہو گئی۔۔۔

تمنا ٹکٹکی باندھے اس کی آنکھوں میں دیکھتی گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں

اس قدر سرد اور روکھا سا لہجہ

میں۔۔۔وہ۔۔۔تمنا ہوش میں آئی۔۔۔

میں بس ویسے ہی۔۔۔

چلی جائیں یہاں سے تیز آواز ایک سرد سی لہر جسم میں دور گئی۔۔۔۔

میں تو آپ سے۔۔۔

چلی جائیں دوسری دفعہ داؤد نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔

داؤد کیا ہو گیا ہے وہ چند قدم آگے آئی۔۔۔۔

داؤد کے چہرے پر چیونٹیاں سی رینگنے لگی سانس ایک دم ہی پھولنے لگا۔۔۔۔

وہ برداشت نہیں کر پا رہا تھا کشوہ کے سواہ کسی اور کو اپنے پاس۔۔۔

آنکھیں سرخ ہوئی کہو چھلکاتی بازو سے تمنا کو تھام کر دیوار کے ساتھ پن کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سمجھ نہیں آتی دفعہ ہو جاؤ۔۔۔

وہ اس کے کان کے پاس دھاڑا تھا۔۔۔ تمنا کا رنگ فق ہوا۔۔۔۔

دفعہ ہو جاؤ اب کہ داؤد نے اس کے گلے کو اپنی مٹھی میں لیا تمنا کی آنکھیں ابل پڑی

۔۔۔

داؤد!!!!کشوہ کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس زمین پر گرا تھا

چھوڑیں۔۔۔۔۔۔

داؤد وہ چیخی اس سے پہلے وہ گرتی داؤد تمنا کو چھوڑتا فوراً سے پہلے اس کے پاس پہنچا

۔۔۔

کشف۔کشف آپ ٹھیک ہیں؟؟اسے اپنے ساتھ لگائے سہارے کے ساتھ کھڑا کیئے وہ پر فکر لہجے میں بولا۔۔۔

داؤد یہ سب!؟؟

کشوہ نے بے یقینی سے داؤد کے دھکا لگنے کی وجہ سے زمین پر گری تمنا کی جانب دیکھ کر کہا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟؟؟داد جی کی رعب دار آواز سن کے تمنا سمیت کشوہ بھی ان کی جانب مری تھے۔۔۔

داد جی کو سہارے سے اوپر لانے والا عنصر بھی سامنے کے منظر کو سمجھنے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔۔

کشف آپ ٹھیک ہیں ان سب سے بلاتر داؤد کو تو صرف اپنی کشف کی فکر تھی لہجے سے بے چینی جھلک رہی تھی جبکہ چہرے کے تاثرات فکر مندی میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

کشوہ ابھی کچھ بولتی جب تمنا بھاگ کر داد جی کے گلے لگی داد جی داؤد نے میرے ساتھ بد تمیزی کی ہے یہ پاگل ہے اس نے میرا گلا دبایا ہے

تیری اتنی ہمت عنصر غصے سے داؤد کی جانب بھرا تھا جب کشوہ بھی میں آئی۔۔۔

ہمت بھی مت کرنا عنصر جتوئی داؤد کو ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔

عشق بھی ہو حجاب میں حسن بھی ہو حجاب میں۔۔۔

یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر۔۔۔۔

بن حجاب وہ خون آشام نظروں سے اسے تکتی اسے سن ہونے پر مجبور کر گئی۔۔۔

داؤد کشوہ کی بے پردگی محسوس کیئے نہ صرف اس کے آگے آیا بلکہ اس کے سر پر جمے ڈوبٹے سے اس کے چہرے کو بھی ڈھانپ چکا تھا۔۔۔

کشوہ کی آنکھیں تشکر سے بھری تھیں مگر اس وقت اس نے لڑنا۔۔۔۔

عنصر آپ دیکھ کیا رہے ہیں اس نے آپ کی بیوی کو مارنے کی کوشش کی ہے

ملازمہ نے نیچے جاتے ساتھ ہی فائزہ بیگم اور سریہ بیگم کو دوسری منزل میں ہوتی لڑائی کے بابت بتایا سب ہی اوپر کی جانب بھرے۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!! کشوہ

سریہ بیگم کی آواز پر کشوہ نے ایک نظر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

ماں تمنا داؤد پر الزام لگا رہی ہے۔۔۔

تو لگاؤ قسم کشوہ بی بی کے تم نے نہیں دیکھا اپنے پاگل شوہر کو میرا گلا دباتے

تمنا چیخی

بہت حاجن بنتی ہو نہ کھاؤ خدا کی قسم ابھی دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔۔۔

میں داؤد کی مینٹل کنڈیشن کو اچھے سے جانتی ہوں تمنا جتوئی

تم یہ بتاو کہ تم ہمارے پورشن میں کیا کر رہی تھی کہ تمہیں نہیں معلوم یہاں پر کوئی نہیں آتا۔۔۔۔

اس کے براہِ راست پوچھنے پر تمنا سٹپٹا گئی۔۔۔

میں وہ۔۔۔۔میں چھت پر جانا چاہ رہی تھی

تمنا نے فوراً کہا۔۔۔

ہاں چھت کا راستہ میرے کمرے سے نکلتا ہے۔۔۔کشوہ نے تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ سب کی جانب دیکھا

www.novelsclubb.com

نہیں میں چھت پر جا رہی تھی جب داؤد زور زور سے بلانے لگا مجھے لگا کہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔۔

داؤد مجھے یعنی اپنی بیوی کو بلا رہا تھا۔۔۔

شادی شدہ ہو نا تم اچھے سے جانتی جب شوہر اپنی بیوی کو آواز دے تو اس کا مطلب بیوی ہوتا ہے نہ کہ کوئی بھی۔۔۔۔۔

کشوہ جیسے سب آر پار کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔۔

آپ کچھ نہیں کہیں گے دادجی

تمنا نے اپنا آخری سہارا لیا۔۔۔

جتوئی خاندان کی چہیتی بہتان لگانے پر اتر آئی آج کشوہ نے تمسخر سے کہا۔۔۔

کیا تم نے اپنی آنکھوں سے داؤد کو تمنا کا گلا دباتے دیکھا

www.novelsclubb.com

داد جی کے سوال پر جہاں کوشی خاموش ہوئی وہی دوسری طرف تمنا جی جان سے مسکرائی۔۔

!!! داد جی

ہاں ہاں نہ؟؟؟

ہمم۔۔۔دیکھا کشوہ کی آواز ہلکی ہو گئی۔۔داود نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔

مجھے داؤد پر پورا یقین ہے سر یہ بیگم کی آواز پر کشوہ اور داؤد دونوں بے یقینی سے ان کی جانب مرے تھے۔۔

کشوہ میری اور فرید کی بیٹی ہے داد جی اور ہماری بیٹی کو کھڑے کھوٹے کی پہچان بہت اچھے سے ہے اور میں اپنی بیٹی کی چوئس پر آنکھ بند کر کے یقین کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔

اگر اسکے لیے مجھے داؤد کی گرنٹی بھی دینی پرے تو میں دو گی۔۔۔۔

ماما کشوہ کی آنکھیں نم ہوئی

اب تو اس کے ساتھ اس کی ماں بھی کھڑی تھی اب تو کوئی چاہ کر بھی کشوہ فرید کو گرا نہیں سکتا۔۔۔۔

چلیں کشف ہم یہاں پر نہیں رہیں گے داؤد نے تمنا کو سخت گھوری سے نواز کر کشوہ کا ہاتھ تھاما۔۔

ہاں داود صحیح کہہ رہا ہے جب داد جی کو بس اپنی

چہیتی کی فکر ہے تو تم لوگوں کا یہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔۔۔۔

سریہ بیگم نے تاسف سے سب گھر والوں کر دیکھ کر کشوہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہم کہاں جا رہے۔۔۔

!! ہمارے کراچی والے گھر۔۔۔

!!! میرے گاؤں۔۔۔۔

سریہ بیگم اور داؤد کے ساتھ بولے

******

دادجی خاموشی سے واپس عنصر کے سہارے نیچے چلے گئے۔۔۔

نہ کوئی فیصلہ سنایا نہ انہیں روکنے کی کوشش کی۔۔۔

تمنا بھی دادجی کی خاموشی پر سکون کا سانس لیئے ان کے پیچھے ہی نیچے چلی گئی۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر دادجی انصاف پسندی سے فیصلہ کرنے میں ناکام رہے۔۔۔۔

کشف کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد نے اسے سر پکڑ کر بیٹھے دیکھ داؤد نے فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

کچھ نہیں اپنا ماتھا مسل کر آنکھوں کو انگلیوں کی پوروں کی مدد سے دبایا۔۔۔

کیا ہوا ہے کشف آپ مجھے نہیں بتائیں گی۔۔۔

ملائمت سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔۔۔

آپ نے تمنا کو ہاتھ کیوں لگایا۔۔۔؟؟سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے داؤد کو تڑپا گئی

!!آپ۔۔۔اپ بھی مجھ پر شک۔۔؟

ہر گز نہیں داؤد۔۔۔کشوہ نے سختی سے اس کی بات کی نفی کی وہ کیوں بھلا اس پر شک کرے گی

میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آخر اس نے ایسا کیا کیا کہ آپ اتنا پینک ہو گئے داؤد مجھے آپ کی فکر ہے آپ کی کنڈیشن اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ اتنا پینک ہوں یا اں ایگریسیو ہوں۔۔۔۔

ہاتھ تھام کر ساتھ ہونے کا یقین دلایا گیا

وہ۔۔وہ صحیح نہیں تھی کشف۔۔۔وہ قریب تھی مجھے گھٹن ہونا شروع ہو گئی مجھ ۔۔مجھ سے نہیں برداشت ہوا کسی کا بھی آپ کے جتنا پاس ہونا۔۔۔

وہ غلط تھا اس کا ارادہ۔۔۔ٹرانس سی کی کیفیت میں وہ کہتا چلا گیا۔۔۔۔

اب جب کشوہ نے ہاتھ تھام کر یقین کے سارے دھاگے اس کے ساتھ باندھ دیئے تھے تو داؤد انہیں مضبوطی سے تھام لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

کہاں ممکن تھا ایک بھی پل اب کشوہ کے بغیر۔۔۔۔

کشوہ سر تھام گئی داؤد کی بات اچھے سے سمجھ رہی تھی۔۔۔

افف تمنا۔۔۔!! میں کیا کہوں تمہیں۔۔؟؟؟

کشوہ نے دکھ سے سوچا۔۔۔

سچ جان کر سر توڈھول کی طرح بجنے لگا نسیں بھی سنا اٹھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ابھی بھی سر میں درد ہے۔۔؟؟

اسے مسلسل سر تھامے دیکھ داؤد نے فکر سے لبریز آواز میں پوچھا۔۔۔

!!! ہم بس۔۔۔

ادھر آئیں اسے بیڈ سے اٹھا کر صوفے پر بیٹھایا۔۔۔کیا کر رہے ہیں داؤد

۔۔۔کشوہ نے اسے ڈریسنگ کے دراز میں کچھ تلاش کرتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔وہ ہاتھ میں تیل کی بوتل پکڑ کر اس کے پاس آیا۔۔۔

خود صوفے پر بیٹھ کر اسے سامنے اس انداز میں بیٹھایا کہ کشوہ کے سر تک اسے ہاتھ

پہنچے۔۔۔

یہ کیا۔۔۔؟؟کشوہ نے چہرہ پیچھے موڑ کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

شش!!!لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا۔۔۔

اب بس آپ "اپنے داؤد" کے ہاتھوں کا جادو دیکھیئے گا۔۔۔

وہ جس مان سے "اپنے داؤد" کہتا تھا اس کا دل دھڑکا جاتا تھا۔۔۔

اس کا سر ڈوبٹے سے آزاد کروا کر جوڑے میں بندھے بالوں کو کھولا اور نرمی سے ان

میں انگلیاں ڈال کر انہیں سہلانے لگا۔۔۔

ایک سکون کی لہر کشوہ کے پورے جسم میں دور گئی وہ آنکھیں موند کر صوفے کے نیچے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ساری جسمانی اعصابی تھکاوٹ جیسے ہوا ہوئی۔۔۔۔

داؤد نرمی سے اس کے سر کو سہلا رہا تھا پھر ہاتھ میں تیل ڈال کر اس کی مالش کرنے لگا۔۔۔۔

پر سکون سا سانس لے کر وہ مسکرائی آنکھیں نیند کے خمار سے بند ہونے لگی۔۔۔۔

آخری لمس۔۔۔۔۔اس نے داؤد کے پوروں کو اپنی آنکھوں کے قریب محسوس کیا

پھر وہ گہری نیند میں چلی گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!! کشف

ہاتھ کو ٹیشو پیپر سے صاف کر کے داؤد نے کشوہ کو پکارا اگر ہو تو گہری نیند میں تھی

۔۔۔۔

داؤد نے اس کے بال ٹیڑھے میڑھے انداز میں باندھے۔۔۔۔

اپنے گھٹنے کے ساتھ لگے اس کے گال کو تکنے لگا۔۔۔

آنکھوں کے سامنے تھوڑی دیر پہلے کا منظر ناچنے لگا۔۔۔۔

بہت برا لگا تھا اسے عنصر کا کشوہ کو تکنا دل کیا کشوہ کو یہاں سے چھپا کر کہیں اور لے جائے جہاں کوئی بھی اسے دیکھنا تو دور سن بھی نہ سکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی کشف "کا کیا قصور"

وہ تو ہمیشہ اس کے لیے لڑ جانے کو تیار رہتی ہے

کشوہ نے کس طرح ہمیشہ اس کے لیے سٹینڈ لیا وہ بھی اب یہاں نہیں رہے گا جہاں اس کی کشف کہے گی وہ وہی جائے گا۔۔۔۔

اسے رہ رہ کر تمنا کی گھٹیہ حرکت یاد آرہی تھی۔۔۔

!!! مکار جال باز عورت

نفرت سے اسے سوچا پھر سر جھٹک گیا وہ اس قابل بھی نہیں کہ داؤد کی سوچ میں آئے۔۔۔۔

تم اوپر کیا کر رہی تھی۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے جس سختی سے عنصر نے تمنا کے بازو پر اپنی گرفت قائم کی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا کراہ کر رہ گئی۔۔۔

کیا مطلب عنصر آپ کا۔۔۔۔؟؟؟ یہ میرا گھر ہے میں جہاں مرضی جاوں۔۔۔۔

میں کسی کی اجازت کی پابند نہیں ہوں۔۔۔

مزاحمت کرتے ہوئے اس نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

تم عنصر جتوئی کی بیوی ہو تمنا عنصر اس گھر تو کیا اس کمرے سے بھی باہر نکلنے کے لیے میری اجازت کی پابند ہو وہ اس کے کان کے پاس پھنکارا۔۔۔

چھوڑو عنصر مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ تمنا نے درد کے باعث بھرائی ہوئی آواز میں کہا ۔۔۔

عنصر نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا اس سے پہلے کہ تمنا کمرے سے باہر نکلتی عنصر نے اسے تھام کر بیڈ کی جانب دھکیلنے کے انداز میں کیا۔۔۔

خبردار تمنا جو تم کمرے سے باہر گئی یہاں اس کمرے میں ہمارے درمیان ہوئی کسی بھی بات کو اس کمرے کی چار دیواری سے باہر نکالا۔۔۔

میں بھول جاؤں گا تم اس گھر کی لاڈلی ہو۔۔۔

تمہارے لئیے بہتری اسی میں ہے تم میرے عتاب کو مت جگاؤ۔۔۔

اگلی صبح کشوہ اور داؤد یہاں سے جانے کے لیے بالکل تیار تھے۔۔۔۔

کشوہ نے سوچ لیا تھا انہوں نے کہا جانا ہے۔۔۔۔

سریہ بیگم کو وہ رات کو ہی اپنا فیصلہ سنا آئی تھی جس پر سریہ بیگم نے اسے ایک سے دوسری بار اسرار نہیں کیا تھا یہ ان کی بیٹی کی جنگ تھی جس میں وہ اس کا سہارا بننا چاہتی تھی مخالفت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

داؤد اور کشوہ اس وقت دادجی کے کمرے میں موجود تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی بے چین سے نظر آئے۔۔۔

شاہد وہ ان دونوں کے گھر چھڑنے کے حق میں نہیں تھے مگر اب کیا فائدہ جب بولنے کا وقت تھا تب گھر کے سربراہ خاموش تھے۔۔۔۔

دادجی ہم بس آپ کو اتنا بتانے آئے ہیں کہ ہم جا رہے ہیں آج جتوئی ہاؤس سے

اب آپ کے کسی بھی لاڈلے کو ہم سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

کشوہ بچے دادجی اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کے لئیے آگے بھرے

تو کشوہ چند قدم دور ہو گئی۔۔۔

یہ ہاتھ تب رکھئیے گا دادجی جب آپ کو میرے شوہر کی بے گناہی پر یقین آجائے گا

۔۔۔

چند قدموں کے فاصلے پر موجود کھڑا داؤد خاموش تماشائی بنا ہوا تھا۔۔۔

چلیں داؤد کشوہ نے اسے اشارہ کیا وہ کمرے سے باہر نکلا۔۔

بس اتنا کہوں گی دادجی آپ کی محبت بہت مطلبی ہے آپ ایک کے ساتھ انصاف

کرتے کرتے دوسرے کے ساتھ ناانصافی کر جاتے ہیں۔۔۔۔

اور جس گھر کے سربراہ ہی عدل سے انصاف نہ کر سکیں اس گھر کی بنیادیں کمزور

ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ کے کمرے سے جانے کے بعد کہیں آنسو دادجی کے جھڑیوں زدہ چہرے پر پھسلے۔۔۔۔

دیکھا تم نے میں ہمیشہ انصاف کرنے کے معاملے میں کمزور رہا ہوں بر سو پہلے بھی مجھے کسی نے یہ ہی الفاظ کہے تھے آج بھی مجھے میری پوتی یہ کہہ کر چلی گئی۔۔۔۔

ہاتھ میں تھامی تصویر کے ساتھ ماتھا جوڑے وہ سسک اٹھے تھے

---

www.novelsclubb.com

آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟

عنصر نے ان دونوں کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر پریشانی سے کہا۔۔۔

یہ آپ کا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

وہ ہی کشوہ کا لٹھ مار سا لہجہ جو عنصر کو ہر گز بھی برا نہیں لگتا تھا۔۔۔۔

یوں گھر چھوڑ دینا حل نہیں ہوتا

اسے جانے کیا فکر کھائے جا رہی تھی۔۔۔۔

عنصر صاحب آپ بہتر ہے اپنی بیوی کی دلجوئی کریں بچاری کل کی خوفزدہ ہو گی

جھوٹا الزام لگانے کے بعد سے۔۔۔

کشوہ نے آخری جملہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی کا دروازہ بند کیا

گاڑی کے شیشے اوپر کرتے ہوئے کشوہ نے ایک آخری نظر جتوئی ہاؤس پر ڈالی وہ تو سب سے مل بھی نہیں سکی ٹھیک سے خیر اسے دکھ نہیں تھا گھر چھوڑنے کا کیونکہ جو اس نے سوچ رکھا تھا آگے کے لیے اسے اللہ پر پورا یقین تھا اسی میں اس کی اور داؤد کی کوئی بہتری چھپی ہو گی۔۔۔۔

اس نے ساتھ بیٹھے داؤد کو دیکھا وہ بہت سنجیدہ تھا۔۔۔پھر اس نے داؤد کی کشادہ ہتھیلی میں دبے اپنے ہاتھ کو دیکھا ایک تحفظ کے احساس کو اسنے اپنے گرد محسوس کیا

۔۔۔۔

اسے نہیں معلوم تھا کتنے گھنٹوں کا سفر ہے تبھی آنکھیں تھکی تھکی سی اب نیند کے باعث بند ہونے لگی۔۔۔

جبکہ داؤد سنجیدہ سا اس کے پہلوں میں بیٹھا رہا۔۔۔۔

گاؤں کی سرحدوں پر جیسے ہی گاڑی داخل ہوئی کتنے ہی جملوں کی بازگشت داؤد کو سنائی دی۔۔۔۔

اس بدبخت نے چوری کی ہے

جیسی ماں ویسا بیٹا۔۔۔۔۔

ہمیں بچائے۔۔۔کوئی تو ہمیں بچائے ان وحشیوں سے۔۔۔۔۔

مدد کرو میری مدد۔۔۔

ہمیں مت کریں رسوا۔۔۔۔۔۔

خود کو بچاتی تڑپتی بنت ہوا بے بسی کی آخری حدوں پر تھی۔۔۔۔۔

خدا غارت کرے تمہیں بزدل انسان خدا تمہیں عبرت بنائے

تمہاری بہن بیٹی بھی ہوں ہی رسوا ہو۔۔۔۔

بزدل کمینے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھٹی آستینوں سمیت ہاتھ پاؤں مارے

اللہ کے لیے مدد کرو۔۔۔۔

اللہ مدد کر میری۔۔۔۔۔کوئی تو بچائے۔۔۔۔

وہاں کی تلخ یادیں آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی

کشوہ نے محسوس کیا داؤد کی پکڑ مضبوط ہوئی ہے وہ جو نیم غنودگی میں جا رہی تھی اب سیدھی ہو گئی۔۔۔

کوئی بھی بات اس سے ڈھکی چھپی نہیں ہوئی تھی

وہ اس کی دلی کیفیت کو اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس نے داود کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔

دن جیسے جیسے گزر رہے تھے حسنہ کی ملاقاتیں ملکہ بیگم کے ساتھ بھارتی جا رہی تھی جو بات بائی کے لیے ہضم کرنا مشکل تھی مگر صرف ملکہ بیگم کی وجہ سے خاموش تھی۔۔۔۔

حسنہ کا حد سے زیادہ ملکہ بیگم سے ملنا اسے باغی بنا سکتا تھا۔۔۔۔

بائی نے سوچ لیا تھا اس نے اب کیا کرنا۔۔۔۔

بیت غلط کر رہی ہیں یہ دونوں چھوکڑیاں۔۔۔۔پانی میں رہ کر مگر مچھ سے بیر بائی نے منہ پھیر کر حقارت سے کہا۔۔۔۔

اس کے بعد بائی نے کسی کو فون ملایا

چنبیلی نے خوف سے بائی کا یہ روپ دیکھا تھا۔۔۔۔

پہلی بار جب بائی کا یہ روپ اس کے سامنے آیا اس رات قیامت آئی تھی یہاں پر

۔۔۔۔

اس لڑکی کی سسکیاں آج تک چنبیلی کو سونے نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

وہ مشکل سے لب نگلتی اس کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

اس کمرے میں اس کا سانس گھٹنے لگا تھا۔۔۔۔

تم یہاں پر کیسے آئی۔۔۔۔؟؟؟

ابھی ملکہ بیگم کے کمرے سے واپس ہو کر آئی تھی حسنہ وہ جب کمرے میں۔ گئی تو ملکہ بیگم نماز پڑھنے میں مصروف تھی تو وہ خاموشی سے واپس آ گئی جانے کیوں ملکہ بیگم کے پاس بیٹھ کر اس سے اپنے غم بانٹ کر اسے سکون ملتا تھا۔۔۔

اب اس کے کمرے کی صفائی کرنے والی کو تجسس سے دیکھ کر حسنہ نے پوچھا تھا

۔۔۔۔

وہ بھی جیسے اپنے دکھ چھپائے بیٹھی تھی

بس کسی نے محبت کے باغ دکھا کر اس زندان میں قید کروا دیا۔۔۔۔

حسنہ نے اس کے سانولے چہرے کی جانب دیکھا وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی تبھی شاہد اسے ملازمہ بنا دیا تھا۔۔۔۔

کاش وہ بھی خوبصورت نہ ہوتی تو اسے بھی ملازمہ والا کام ملتا

نہیں اگر وہ خوبصورت نہ ہوتی تو کوئی اسے نہ بیچتا نہ خریدتا۔۔۔

وہ اس کے چہرے کی جانب دیکھتی سوچو میں کھوتی ہی چلی گئی۔۔۔۔

شہریار نام تھا اس کا۔۔۔۔میرے سانولے چہرے کی جانب دیکھ کر کہتا تھا مجھ سے زیادہ پرکشش اور حسین کوئی نہیں ہو گا۔۔۔اور سدا کے طعنے اور تمسخر سننے والی میں اس کی میٹھی باتوں میں آگئی۔۔۔۔

!!! شہریار۔۔

اس نام نے حسنہ کو بری طرح جھنجوڑ کر حال میں لا پٹخا۔۔۔۔۔

یہ منظر بہت ہی بڑے نیوز چینل کے ہیڈ کوارٹر کا تھا جہاں ترتیب سے لگی چھ کرسیوں میں سے ایک سربراہی کرسی پر سے ایک چالیس کے قریب سال کا آدمی کھڑا ہوا۔۔۔۔

عقیل تم کر لو گے۔۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

ہیڈ نے آخری دفعہ تیسری کرسی پر بیٹھے نوجوان لڑکے کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

یس سر ان شاءاللہ میں ان لوگوں کے اصلی چہرے سامنے لے کر آؤں گا۔۔۔۔

اوکے گڈ جوب ینگ مین ہیڈ نے چند کاغذات پر دستخط کر کے انہیں آگے پاس کیا

۔۔۔۔

اور ایک اور بات دھیان میں رکھنا اپنی اصل پہچان میں ہر گز وہاں مت جانا۔۔۔ہیڈ نے ایک آخری تلقین کی اور پھر میٹینگ روم سے نکل گئے۔۔۔۔

بیسٹ آف لک عقیل اسی میٹنگ روم میں چند کرسیوں کے فاصلے پر بیٹھی عقیل نامی شخص کی بیوی جو اس کی امپلائی بھی تھی اس نے اسے وش کیا۔۔۔

حویلی کے باہر گاڑی کے رکتے ہی وہ دنوں بہت ہی ہمت کر کے باہر نکلے تھے۔۔۔

داؤد نے بار ہا مڑ کر ان سے دور ہوتی گاڑی کی جانب دیکھا۔۔۔وہ ابھی بھی واپس مڑ جانا چاہتا تھا۔۔۔ مگر کشوہ کو چھوڑ کر کیسے۔۔۔۔ہر گز ممکن ہی نہیں تھا وہ کشوہ کے بغیر ایک قدم بھی آگے یا پیچھے لے لیتا۔۔۔۔

کشوہ نے نظر اٹھا کر داود کے چہرے پر آتے اتار چڑھاؤ کو دیکھا۔۔۔۔ محسوس کیا !!!۔۔۔پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے درمیان دے گئی۔۔۔۔

!! چلیں اندر۔۔۔؟

باہمت لہجے میں اس کا حوصلہ بڑھایا

ہمم۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ابھی حویلی کے بڑے دروازے سے اندر داخل ہی ہوئے تھے کہ ایک کشن اچھلتا کشوہ کے چہرے پر لگتا جسے بھیچ میں ہی داؤد نے تھام لیا جبکہ کشوہ اس اچانک کے اکتفاد پر گھبراتی ہلکی سی چیخ مار کر داود کے بازو پر چہرہ چھپا گئی۔۔۔۔۔

اس کی چیخ تو ہلکی تھی مگر اس سے زیادہ اونچا کوئی چیخا تھا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔

وہ دونوں لڑکیاں بھاگتے ہوئے داؤد کی جانب لپکی جو بچارا ہڑ بڑا کر چند قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔

کشوہ حیرانگی سے داؤد کے بازو سے چہرہ نکالے انہیں دیکھ رہی تھی اسے یاد کرنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی یہ دونوں تو وہ ہی مال والی لڑکیاں تھی جو اس دن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر داود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دادی۔۔۔دادی ان میں سے یہ تو باقاعدہ چیختے ہوئے دادی کو بلا رہی تھی۔۔۔۔

اللہ کی پناہ تم دونوں سے ثمن امن زرا جو تمیز ہو بوڑھی دادی کو ہولا رہی ہو اپنی چیخوں سے

وہ ہانپتی ہوئی لاونج میں آئی جہاں سے ثمن کی چیخوں کی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔

ارے دادی غصہ بعد میں کریئے گا پہلے دیکھیں تو کون آیا ہے۔۔امن اچھلتی ان کے قریب پہنچی پھر ان کے گلے کے ساتھ لٹکے چشمے کو ان کی آنکھوں پر لگایا۔۔۔۔

!!!د۔۔داؤد۔۔

آنکھیں نمناک ہوئی گلا رندھ گیا۔۔۔۔

انھوں نے باہیں واہ کی تھیں مگر داؤد نے شدت سے آنکھیں مینچ کر چہرہ جھکا لیا ۔۔۔۔دادی نے پہلے دکھ سے اپنے ہوا میں کھلے بازوؤں کو دیکھا پر تکلیف سا مسکرا دی کیا اتنا کافی نہیں تھا ان کا پوتا وہاں ان کی آنکھوں کے سامنے موجود تھا

۔۔۔۔

کشوہ نے سلام کیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس دن وہ جاتے ہوئے کشوہ کے ہاتھ میں ایک پرچہ تھما کر گئی تھی اور اس سے ایک التجا کر کے گئی تھی کہ مرنے سے پہلے ایک دفعہ اپنے ہوتے کو اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہیں۔۔۔۔

انہیں معلوم تھا جیسے ان کی خواہش رد نہیں کی جائے گی۔۔۔۔

دادی نے آگے بھر کر کشوہ کو گلے سے لگالیا۔۔۔۔ کشوہ خاموش رہی نہ وہ انہیں جھٹک سکی اور نہ ہی انہیں منع کر سکی بس خاموش تھی۔۔۔۔

ارے تم دونوں منہ کیا تک رہی ہو بھائی اور بھابھی آئے ہیں کمرہ تیار کرواؤ ملازمہ کو کہو کھانے کی تیاری کریں اور بہو۔۔۔ہاں بہو کو بھی بھیجو۔۔۔

وہ تو واری صدقے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

بہو کے نام پر داؤد نے ایک لمحے کو چہرہ اٹھایا۔۔۔۔

چور اپنی ماں کی طرح اس عورت کے سفاک الفاظ کانوں میں گونجے۔۔۔۔۔۔

بھائی میں آپ کو کمرہ دکھاتی ہوں ثمن چہکی۔۔۔۔

نہیں میں۔۔۔امن کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔۔۔

اماں جی۔۔۔۔

یہ آواز داؤد کا ظمی کیسے بھول سکتا تھا۔۔۔۔وہ یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا تبھی بغیر دادی کی اگلی بات سنے کشوہ کا ہاتھ تھامے ثمن کی رہنمائی پر اپنے کمرے کی جانب بھر گیا۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

آپ کی زلفیں بہت ہی پیچیدہ مسئلہ ہے۔۔۔۔

میری مانیں ہمیں انہیں سلجھانے دیں۔۔۔۔

یہ تیسری دفعہ تھا جب داؤد نے اس کے جوڑے میں قید بالوں کو آزاد کیا تھا۔۔۔۔

داؤد۔۔!!!!شدید خفگی سے پکارا گیا۔۔۔۔

داؤد نے مسکراہٹ دبا کر ہاتھ کھڑے کر لیئے۔۔۔۔

اب مت کریئے گا بار بار آنکھوں میں جاتے ہیں بال۔۔۔ جھنجھلا کر کہتے اس نے ایک بار پھر اپنے لمبے بالوں کو جوڑے میں قید کیا تھا جنہیں للچائی نظروں سے دیکھتے داؤد نے سرد آہ بھری۔۔۔۔

داؤد کشوہ گہری سوچ سے نکلی دماغ میں ایک سوال بجلی کی ماند کودا تھا۔۔۔

ہم۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا فوراً سے پہلے جواب آیا۔۔۔

دادی اور کسی نے ہم سے کوئی سوال کیوں نہیں کیا جیسے انہیں خبر ہو کہ ہم آنے والے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

پر سوچ انداز میں اس کی جانب دیکھ کر بولی۔۔۔۔

اس۔۔۔اس سوال کا جواب میرے پاس نہیں ہے کشف اور میں کسی کے سوالوں کے جواب دینے کا خواہشمند بھی نہیں ہوں۔۔۔۔۔

جو کچھ دیر پہلے فریش سے موڈ میں اس کے ساتھ چھڑ خانی کر رہا تھا اب بے زار سا ہو کر بستر پر لیٹ گیا۔۔۔۔

کشوہ اپنا لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔اس نے بہت سوچ کر یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا ۔۔۔مگر کہیں نہ کہیں اندر دل میں زخم گہرا ہوا داد جی نے ایک بار پھر تمنا کے آگے سب کو فراموش کر دیا۔۔۔۔

میں اب کبھی وہاں نہیں آؤں گی داد جی بلکہ داؤد بھی نہیں آئے گا آپ کی محبت میں کوئی شراکت دار نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

کمرے میں گونجتی داؤد کی گہری سانسیں اسے سوچوں کے تسلسل سے باہر نکل کر لائی۔۔۔۔

اس نے ایک عقیدت بھری نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔

مرد کا سہارا بہت بڑی نعمت ہے اگر وہ آپ کا محرم ہے تو۔۔۔۔۔

کون آرہا ہے بائی۔۔۔۔ چنبیلی بائی کی چاپلوسی کرتے ہوئے اس سے آنے والے مہمان کے بارے میں اگلوانا چاہتی تھی۔۔۔۔

تجھے کیوں اتنی چنتا ہو رہی ہے۔۔۔

بائی نے ناگواری سے پوچھا۔۔۔

ک۔کچھ نہیں بائی ویسے ہی تاکہ میں تیاری میں کوئی کمی نہ آنے دوں۔۔۔۔

ہر گز۔۔۔ہر گز کوئی کمی نہیں آنی چاہیئے آج کی رات بہت خاص ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کوئی رائس زادہ آرہا ہے۔۔۔۔

چنبیلی کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی۔۔۔۔

رائس زادہ تو آ ہی رہا ہے ساتھ ساتھ اس چھوکڑی کے بل کس نکالنے کو اس کا عاشق بھی آرہا تھا۔۔۔۔

تارا بائی نے حقارت آمیز لہجے میں کہا۔۔۔۔

او۔۔۔۔

اب جا کر چنبیلی کو سکون ملا سارے بات جان کر۔۔۔۔

آج تو بہت خاص مہمان آرہا ہے۔۔۔۔

چنبیلی تقریباً اس پر جھکی معنی خیزی سا مسکرائی۔۔۔۔

حسنہ نے نفرت سے چہرہ پھیرا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چنبیلی نے اتنے ہی شدت سے اپنے دائیں ہاتھوں کی مٹھی میں حسنہ کا جبڑا بھینچا تھا

۔۔۔۔

سخت پکڑ کے باعث حسنہ کے لب نیم وا ہوئے آنکھوں میں نمی تیری جسے وہ مٹھیاں بھینچے اپنے اندر ہی اتار گئی۔۔۔۔

بس آج کی رات اگلی صبح اس سے بھی زیادہ کراہیت آمیز حلیے میں۔۔۔۔۔۔تمہارا وجود۔۔۔۔۔۔

کمرے کی جانب اشارہ کیا گیا۔۔۔اسے کمرے میں دیکھنے آؤں گی۔۔۔

تمہارا عاشق۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔استہزایہ قہقہ لگایا۔۔۔۔تمہارا سودا گر آرہا ہے ۔۔۔۔

بہت ہو گیا چوہے بلی کا کھیل۔۔۔۔

ہنہہ۔۔۔

چنبیلی اپنے کھلے بالوں کو ادا سے جھٹکتی وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔

پیچھے حسنہ اس کے عمل سے زیادہ الفاظ پر سن ہوئی

تمہارا عاشق۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارا سودا گر آرہا ہے۔۔۔۔

تمہارا عاشق۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارا سودا گر آرہا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج پردہ فاش ہو گا قوم کی نظر میں شریف اور باعزت بننے والا شخص رات کی تاریکی میں کن کن گلیوں میں جاتا ہے معصوم عوام کو بھی تو پتا لگے کہ ان کا لیڈر کس ذات کا ہے۔۔۔۔

اپنی رپورٹر ٹیم کے سامنے بیٹھ کر وہ آج رات کی رپورٹنگ کی تیاری کروا رہا تھا

۔۔۔۔

سر ہم وہاں پولیس نہیں لے جا سکتے۔۔۔؟؟ایک جونیئر نے قلم کاغز پر رکھ کر سوال کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لے جا سکتے ہیں مگر اس طرح ہم منظر عام پر آ سکتے ہیں جو ہمارے کریئر کے علاوہ ذاتی زندگی کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے

کیونکہ ان سب غلیظ ترین کاموں کی پشت پناہی بہت مضبوط لوگ کر رہے ہیں ۔۔۔۔ جنہیں ہم ایک دم نہیں ختم کر سکتے۔۔۔۔

ہمارا کام ان لوگوں کا اصلی چہرہ دنیا کے سامنے فاش کرنا ہے جو دن کے اجالوں میں معصوم عوام کی قیادت کرنے نکلتے ہیں اور رات کی تاریکیوں میں ان کے ٹھکانے ایسے علاقے ہیں جہاں جانا تو دور کی بات جن کے بارے میں زکر بھی ایک شریف شخص کرنا پسند نہیں کرتا۔۔۔۔

چنبیلی کے کمرے سے نکلتے ہی وہ کتنے زانوں یوں ہی ساکت سی بیٹھی رہی۔۔۔۔

پھر بے ساختہ اٹھی اس کے قدم ملکہ بیگم کے کمرے کی جانب تھے مگر وہاں پڑا بڑا سارا تالا اسے منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔۔

حسنہ کو یک دم آکسیجن کی کمی محسوس ہوئی دم گھٹنا شروع ہوا۔۔۔۔۔

اسے سکوں نہیں مل رہا تھا۔۔۔

وہ کیا کرے کہاں جائے واپس اپنے کمرے کی جانب دوڑی منہ پر بیک وقت کہیں پانی کے چھینٹیں مارے۔۔۔

چھینٹیں مارتے مارتے اس کے ہاتھوں میں حرکت ہوئی کبھی ہاتھ بازوؤں میں جاتا تو کبھی سر کے اوپر وہ غائب دماغی سے وضو کر رہی تھی۔۔۔

ڈوبٹہ جو اسے ملکہ بیگم نے اوڑھا تھا اسے سر پر جمایا۔۔۔

قبلہ جانب رخ کیئے وہ سجدے میں گر گئی

اور پھر اتنا روئی کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئی۔۔۔۔

آج اتنے مہینوں کا غبار نکلا وہ سر ٹکراتے رب سے معافیاں مانگنے لگی وہ رونے لگی وہ سسکیاں بھرنے لگی۔۔۔

اور رب کتنا مہربان ہوتا ہے جو رائی برابر آنسو کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ رب جس کے کن پر کائنات بن گئی۔۔۔۔

وہ رب جو بے سہاروں کا واحد سہارا۔۔۔

وہ جو پتھروں میں پلنے والے جانوروں کی خوراک کا انتظام کرتا ہے۔۔۔۔

وہ رب جو رحیم ہے رحمان ہے جو معاف کرتا ہے۔۔۔

جو سنتا ہے۔۔۔

جو کبھی نہیں بھولتا۔۔۔۔

جو واقف ہے دلوں کے راز سے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جو شارگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔۔۔۔

وہ سب کی سنتا ہے۔۔۔۔

اس رب نے حسنہ جتوئی کے دل میں سکون بھر دیا۔۔۔۔

اس شہر کی نہیں بلکہ ملک کی بہت بڑی ہستی تھی وہ جو بدنام زمانہ گلیوں میں ہوتے رقص کو جھوم کر دیکھ رہا تھا اب یہ رقص کا سحر تھا یا ہاتھ میں تھامے جام کا۔۔۔۔

کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

اس ہوش سے آری شخص کو کیا خبر وہ کیمرے کی آنکھ میں قید ہو رہا ہے اور بہت جلد منہ چھپانے کے لیے بھی جگہ میسر نہیں آئے گی۔۔۔۔

ارے بائی کچھ کم کرنا تیرا پرانا گراہک ہوں اور تو اور تیرے کتنے کام آتا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

شہریار للچا کر بولا۔۔۔۔

چل جا آج میں بہت خوش ہوں اس لیے ایک دم نیا پیس پرانے ریٹ پر بائی نے اس کے ہاتھ سے پیسے کھینچے۔۔۔۔

ہائے بائی زندہ باد تجھے آگے بھی ایسے ہی حسین ملائی لا کر دیتا رہوں گا بس تو میرا کام کرتی رہیو۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ جا اور اسکے سارے بل نکال کر ہی آئی۔۔۔۔

!!! ہنی۔۔۔

ہنی مائی ڈارلنگ دیکھو کون آیا ہے۔۔۔ تمہارا شہری۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے شہریار نے کنڈی لگائی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!! ہنی۔۔۔

کہاں ہو اب نہ تڑپاو اپنے شہری کو۔۔۔

ایک دفعہ پھر پکارا تھا۔۔۔۔

شہری۔۔۔۔حسنہ کی بھیگی آواز پر وہ پلٹا۔۔۔ہنی میں نے کتنا مس کیا تمہیں شہریار اسے گلے لگانے آگے بڑھا۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا؟؟؟

وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ اس کی جانب دیکھ کر بولی۔۔۔۔

ہنی چھوڑو نہ قریب آؤ۔۔۔۔

اس نے حسنہ کی بات ان سنی کی۔۔۔

کیوں بیچ دیا مجھے۔۔۔گلے میں کانٹے اُگے۔۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہی قریب آو۔۔۔اب کہ شہریار چیخا تھا۔۔۔حسنہ نے ہاتھ میں تھامی تیزاب کی بوتل شدت سے شہریار کی جانب کی بوتل سے نکلتا تیزاب اس کے منہ پر گرا دھواں دھواں پھیلنا شروع ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حسنہ کا ہاتھ لڑکھڑا کر پہلو میں گرا وجود سے جیسے بوجھ آزاد ہوا بوتل ہنوز اس کے ہاتھ میں تھی جس میں چند قطرے ابھی بھی نکل کر سیاہ فرش پر گرتے فرش تک کو جلا رہے تھے۔۔۔۔

شزا۔۔۔واش روم صاف کرنے آئی شزا کو پکارا تھا حسنہ نے۔۔۔۔

جی اس نے چونک کر حسنہ کی جانب دیکھا دوسری دفعہ حسنہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔

یہ۔۔۔یہ تیزاب؟؟؟

ہاں وہ واش روم صاف کرنے کے لیے دیا ہے۔۔۔وہ ہاتھ میں تھامی بوتل کو دیکھ کر اسے تفصیل بتانے لگی۔۔۔۔

آج اسے یہی پر رہنے دو۔۔۔۔

مگر۔۔۔؟؟؟

شہریار۔۔۔۔یہ ہی نام ہے نہ تمہارے مجرم کا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حسنہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر براہِ راست کہا تھا۔۔۔۔

شزا کی گرفت بوتل پر مضبوط ہوئی وہ بھی جان چکی تھی آج کی محفل میں اس کا مجرم بھی شامل ہو گا۔۔۔۔

جی حسنہ باجی بہتر وہ تیزاب رکھ کر اس کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

تیزاب کی جلن اپنے چہرے پر محسوس کیئے اس کی دردناک چیخیں کمرے سے باہر نکلیں وہ تڑپتا گرتا باہر کی جانب بھاگا

دونوں ہاتھ چہرہ بچانے کے سبب جھلس گئے تھے جب کے چہرے کی کھال بری طرح اڈھر گئی تھی

آنکھیں مارے تکلیف کے بند تھی تیزاب کی چھینٹیں شاہد آنکھوں کی بینائی کو بھی متاثر کر گئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کی وحشت ناک کراہیں وہاں موجود کتنی ہی لڑکیوں کے دلوں کو سکون بخش گئی

محفل میں اکٹھے ہوئے لوگ اس کی چیخوں پر اس کی جانب متوجہ ہوئے

وہاں موجود رپورٹرز کی ٹیم نے تیزاب کے باعث تڑپتے آدھ موئے شخص کو ریکورڈ کرنا شروع کر دیا جسے

وہاں موجود میک اپ اور زیورات سے لیس لڑکیاں اپنے پیروں سے ٹھوکر مار رہی تھی

افراتفری کے ماحول نے تارا بائی چھکے چھڑا دیئے۔۔۔۔

حسنہ سمیت کہیں لڑکیاں شہریار نامی شخص سے اپنی رسوائی کا بدلہ لے رہی تھیں

جس نے انہیں اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر اس مقام میں لا کھڑا کیا

اس کے چہرے پر تھوکتی تو کبھی جوشہ ہاتھ میں آتی اس پر حملے کے طور پر استعمال کرتی۔۔۔۔

*****

افراتفری کے ماحول نے تارا بائی چھکے چھڑا دیئے۔۔۔۔

حسنہ سمیت کہیں لڑکیاں شہریار نامی شخص سے اپنی رسوائی کا بدلہ لے رہی تھیں

جس نے انہیں اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر اس مقام میں لا کھڑا کیا

اس کے چہرے پر تھوکتی تو کبھی جوشہ ہاتھ میں آتی اس پر حملے کے طور پر استعمال کرتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ درد سے کراہ رہا تھا مگر اس کی چیخیں اتنی وحشت ناک اور اذیت ناک نہیں تھی جتنی یہاں پر دھوکہ سے آنے والی ہر لڑکی کی پہلی رات گونجتی تھی۔۔۔۔

:اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ

:ترجمہ

{بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔ }

ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بے شک آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے

(روح البیان، البروج، تحت الآیۃ: ۱۲، ۱۰/۳۹۲-۳۹۱)

رپورٹرز پوری طرح منظر عام میں آکر شوٹ نہیں کر رہے تھے ابھی بھی چھپ کر وہاں ہونے والے ہر منظر کو قید کر رہے تھے

حسنہ نے شہریار کے منہ پر اپنی ہیل والی جوتی کی نوک رکھ کر دبائی۔۔۔۔

ریپورٹرز تک کے رونگٹے کھڑے ہو گئے وہ نامی گرامی شخص دم دبا کر بھاگ گیا تارا بائی کو اپنا کوٹھہ بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

ارے ہٹ نگوڑی۔۔۔

ارے کمبخت ماری

عزاب بن کر آئی ہے ہمارے سروں پر

ارے دفعان ہو ناس پیٹی

چنبیلی روک اسے۔۔۔۔۔ مگر چنبیلی کی تو خود کی لگی بندھ گئی تھی۔۔۔۔

محفل مسترد ہوئی مگر ملکہ بیگم گھومے جا رہی تھی اتنا گھومی کے گھنگرو ٹوٹ کر اسے پاؤں زخمی کر گئے۔۔۔ مگر وہ ہنوز گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔

وہ جھوم رہی تھی سب سے آری درد سے مبرا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!!حسنہ۔۔۔۔

کشوہ چیخ مار کر اٹھی

چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا جبکہ جسم کانپنے لگا۔۔۔داود نے فوراً اٹھ کر لائٹ چلائی

۔۔۔

کیا ہوا کشف نرم گرفت بازو پر قائم کر کے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

وہ داؤد۔۔۔وہ حسنہ۔۔۔

بہت بھیانک خواب تھا حسنہ کا پورا وجود خون سے رنگا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے وہ رونے لگی۔۔۔۔

شش کشف پلیز مت روئیں وہ مل جائے گی۔۔

نہیں۔۔۔نہیں داؤد۔۔وہ ادھر وہ تکلیف میں مجھے بولا رہی تھی۔۔۔۔مارے

وحشت کے کشوہ کا وجود ابھی بھی کانپ رہا تھا۔۔۔۔

"شش!! کچھ نہیں ہوا" بال سہلا کر پر سکون کیا۔۔۔

وہ ایک دم اٹھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہیں کشف؟؟!! داؤد نے اس کے اٹھ جانے پر اس سے استفسار کیا

۔۔۔۔

!!! تہجد

یک لفظی جواب دے کر وہ واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

پیچھے داؤد نظریں چرا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح دو بہت بڑی خبریں آخبار میں سرخیاں بٹور رہی تھی پہلی خبر بدنام زمانہ کی گلیوں میں کراچی کے "نیک شریف ایم پی اے" ہاتھ میں جام تھامے جھومتے

ہوئے نظر آئے۔۔۔جس نے موجود پارٹی کے علاوہ اوپوزیشن میں بھی تحلقہ مچادیا

۔۔۔۔

اور دوسری بڑی خبر ایک اور درندہ اپنے انجام کو پہنچ گیا کراچی کے پوش علاقے میں موجود حسن بزار میں محبت کے جال میں لڑکیاں پھنسا کر بیچنے والے شخص رزاق عرف شہریار کو وہی پر موجود ایک لڑکی نے تیزاب ڈال کر اپنا بدلہ لے لیا۔۔۔

ایک چھوٹی سی ویڈیو جس میں لڑکیوں کا چہرہ دھندلا تھا مگر اس کا مکرہ جلا چہرہ نظر آرہا تھا جس پر سینسر لگا دیا گیا۔۔۔۔

اپنے بیڈ پر بیٹھ کر سوشل میڈیا کی خبروں کو سکرول کرتی تمنا بری طرح چونکی تھی

چونکنے کی سب سے بڑی وجہ شہریار کے شناختی کارڈ کی تصویر جو نیوز سکرین پر دکھائی جارہی تھی۔۔۔

یہ تو حسنہ والا۔۔۔

اس کی آواز غائب ہوئی۔۔۔

عنصر۔۔ عنصر!!! بیڈ کے دوسری جانب لیپ ٹاپ پر اپنا اہم کام کرتے عنصر نے بے زاری سے تمنا کے پکارے جانے پر اس کی جانب دیکھا۔۔۔

کیا ہے کیوں چیخ رہی ہو پاس ہی بیٹھا ہوں۔۔

ایک تو پہلے ہی وہ پریشان تھا بزنس میں لوس ہو رہا تھا۔۔۔

اور حسنہ تک پہنچنے کی ساری امیدیں دم توڑ گئی اوپر سے تمنا کی چک چک وہ زندگی سے ہی بے زار ہو گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عنصر یہ دیکھیں۔۔۔

تمنا نے اپنا فون آگے کیا۔۔۔۔

اوہو پلیز تمنا میرے پاس تمہارے جتنا فضول وقت نہیں کہ میں ہر وقت سوشل میڈیا ہی چلاتا رہو۔۔۔

وہ جھنجھلا کر اپنا لیپ ٹاپ بستر سے اٹھا۔۔۔

مگر تمنا کی اگلی بات پر اس کے قدم تھمے۔۔۔

!!! عنصر حسنہ کا بوئے فرینڈ۔۔

کیا؟!؟؟

یہ دیکھیں عنصر۔۔۔اس نے پھر فون عنصر کہ جانب کیا جس نے فون کو کھینچنے والے انداز میں لیا۔۔۔وہ جیسے جیسے ویڈیوں دیکھتا جا رہا تھا اس کی خود کی روح فنا ہوئی۔۔

کیا حسنہ ادھر اس سے آگے کی سوچ اس پر کوڑے برسا رہی تھی اس کی بہن اس کی عزت ایسی جگہ پر ہو گی۔۔۔۔

وہ اٹھا تھا۔۔۔۔نہیں بھاگا تھا۔۔۔۔

سال *** ہمارا ٹنٹنا کرے گی یہ پانچواں ہنٹر تھا جو اس کی کمر کی جلد اڈھیر گیا

وہ چیخی تھی بہت برا---

مار دو میں مر جاؤں گی مگر عزت کا سودا نہیں کروں گی

خون کی ابکائی لیتی وہ چلائی تھی

عزت---عزت چنبیلی جا بلا کر لا سارے ملازموں کو اس کا بھرم تو میں توڑتی ہوں

www.novelsclubb.com

بہت برداشت کر لیا میں نے اسے شیدے کو بلا---

بائی فون آرہا ہے بائی سیٹھ کا---

سیٹھ بائی کا چہرہ سفید پڑا تھا---رک میں آتی وہ فوراً فون پکڑنے بھاگی سیٹھ کی کال نہ اٹھانے کا انجام اسے اچھے سے معلوم تھا---

داؤد باہر چلیں صبح کے نو بج رہے تھے اور وہ دونوں ابھی بھی کمرے میں ہی بند تھے۔۔۔ایسا نہیں تھا کوئی انہیں بلانے نہیں آیا ثمن امن ملازمہ سب ہی چکر لگا کر گئے مگر دونوں نے ہی منع کر دیا کشوہ نے جسمانی تھکاوٹ کی وجہ سے اور داؤد نے ذہنی تھکاوٹ کے باعث۔۔۔۔

اب کشوہ کو شدید بھوک لگ رہی تھی جبکہ داؤد ابھی بھی باہر جانے کے لیے ہمت جتا رہا تھا۔۔۔وہ کیسے سامنا کرے گا اس شخص کا جو اس کا باپ ہے۔۔۔

داود بھوک لگی ہے۔۔۔کشوہ نے معصوم سا منہ بنا کر کہا۔۔۔

داود چار و ناچار اٹھ گیا۔۔۔

چلیں۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے ڈائننگ ہال میں ان کی داخل ہوتے ہی دادی کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔۔

اچاٹ دل سے ناشتہ کرتی ثمن امن الگ چہکیں۔۔۔۔

مگر دو لوگ ایسے تھے جو ان دونوں کے آنے سے ساکت ہو گئے تھے۔۔۔۔

سر براہی کرسی کے ساتھ موجود ساکن ہاتھوں سمیت بیٹھیں شخص کو دیکھ کر داود کے زخم ہرے ہوئے اس نے کشوہ کے ہاتھ پر گرفت بڑھائی وہ اتنا بڑا نہیں تھا مگر پانچ سال کی عمر میں ملنے والے دھکے اتنی آسانی سے کیسے بھولا دیتا۔۔۔۔

اس نے بے بسی سے کشوہ کی جانب دیکھا تھا کشوہ نے آنکھوں سے اسے حوصلہ دیا

۔۔۔

بھابھی آئیں نہ بیٹھیں بھائی بتائیں کیا لیں گے۔۔۔۔

مما بھائی آئے ہیں دیکھیں۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔

منزہ بیگم ہاتھ میں جگ تھامے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

کشوہ نے ایک نظر دادی کے شرمندہ چہری پر ڈالی۔۔۔۔

دادی بھی کشوہ کو دیکھ رک نظریں چرا گئیں۔۔۔

....."ماں کی طرح چور'

داؤد کو ان کا جانانہ اچھا لگا نہ برا اس نے دوسروں سے بھی امیدیں وابستہ کرنی چھوڑ دی تھی

اس کا بس ایک ہی رشتہ تھا ہے۔۔۔۔وہ اس کی کشف کا بس۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیلو عبیر۔۔۔۔

عنصر نے کافی عجلت میں فون کان کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

ارے واہ آج تو بڑے بڑے لوگوں نے اس ناچیز کو یاد کیا۔۔۔۔

دوسری طرف سے شوخ سی آواز آئی۔۔۔۔

عبیر تو جلدی ڈی ایچ اے پہنچ۔۔۔فورا۔۔۔۔۔۔

!!!!عنصر

مجھے تمہاری مدد چاہیئے

عنصر کی حد سے زیادہ سنجیدہ آواز پر عبیر نے خود کو کوئی دوسرا سوال کرنے پر روکا

۔۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

بائی تو نے اچھا نہیں کیا تجھ سمیٹ تیرے کوٹھے کو آگ لگادوں گا میں تو مجھے جانتی نہیں تو نے میری ویڈیو بنوائی ہے میں تجھے عبرت کا نشان بناؤ گا۔۔۔۔

سیٹھ۔۔۔سیٹھ!!!!آہ۔۔۔۔۔حسنہ!!!بائی چیخی تھی۔۔۔۔ملکہ بیگم کو خوف محسوس ہوا وہ فوراً اپنے کمرے سے نکل کر باہر کی جانب بھاگی۔۔۔۔

حسنہ کی حالت قابلِ رحم تھی جلد ادھڑی نظر آ رہی تھی کپڑے پھٹے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔

ملکہ نے اپنے گرد اوڑھی چادر اس پر ڈالی۔۔۔

مار دو مجھے مگر اپنی عزت کو آنچ نہیں آنے دوں گی ملکہ بیگم کے پاس ہونے کا کچھ حوصلہ ہوا تو وہ دھاڑی تھی۔۔۔۔۔۔

منزہ بیگم کیچن کے شلف کے ساتھ ٹیک لگا کر رو دی تھیں۔۔۔۔۔

وہ داؤد سے نظریں چرا رہی تھی اپنے ظلم اچھے سے یاد تھے انہیں۔۔۔

اس دن اگر وہ جھوٹا الزام لگا کر داود کو گھر سے نہ نکالتی تو اس لڑکی کے ساتھ ہوئی زیادتی کا جھوٹا الزام داؤد پر نہ لگتا۔۔۔

نہ انہیں اس کی آہ لگتی اور

نہ ان کی گود اجڑتی۔۔۔

دانیہ جتوئی کی سسکیاں انہیں سونے نہیں دیتی اپنی بیٹیوں کو دیکھ کر روح کانپ جاتی کہ کہیں ان کے کرموں کی سزا ان کی معصوم بیٹیوں کو نہ بھگتنی پڑ جائیں

۔۔۔۔

دانیہ جتوئی رات کے پہر پانچ سال کا بچہ گود میں لیئے گھر کی دہلیز پر سسک رہیں تھیں مگر تب وہ ظالم بنی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ بھول گئی تھی

کہ اللہ بہتر انصاف کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

انصاف ہوا تھا ان کی پہلی اولاد ان کا بیٹا پیدا ہوتے ہی فوت ہو گیا ابھی اسے انہوں نے گود میں بھی نہ لیا وہ انہیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔۔

پھر اتنے سالوں بعد ان کا ہاں دوبارہ خوشی کی خبر آئی مگر منزہ بیگم گڑ گئیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سونی گود لے کر بہت تڑپی دانیہ جتوئی کا درد محسوس ہوا پھر اللہ نے دو جڑواں بیٹیاں دی منزہ بیگم حد سے زیادہ ان کا خیال رکھنے لگی۔۔۔۔

مگر علیم کاظمی کو تو وارث بھی تو چاہیئے تھا اپنا اور پھر آخری بار منزہ بیگم کا بیٹا پیدا ہو کر جب دنیا چھوڑ گیا تو اپنے ہاتھوں سے اسے دفناتے وہ دونوں میاں بیوی دھاڑے مار مار کر روئے۔۔۔۔

علیم کاظمی خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہ رہے وہ خاموش ہو کر رہ گئے ۔۔۔۔

اپنے بیٹوں کے جانے کے بعد منزہ بیگم تل تل مری دادی کی آگے ہاتھ جوڑتی کہ وہ انہیں دانیہ جتوئی کہ گھر لے جائے وہ ایک دفعہ اس سے معافی مانگ لے وہ ایک دفعہ داؤد سے مل لے۔۔۔۔

مگر یہ خبر آئی کہ دانیہ جتوئی کا انتقال ہو گیا ہے اور داؤد جتوئی پاگل ہو گیا۔۔۔۔

بہت عزت پیاری ہے نہ تجھے تارا بائی شعلہ بنی اس کے سر پر موجود اور تو تجھے بہت محبت جاگ رہی تارا بائی نے اپنے شکنجے میں ملکہ بیگم کا بازو لیا اور کھینچنے لگی

چھوڑ بائی۔۔۔ چھوڑ

ملکہ بیگم نے بھرپور مزاحمت کی مگر تارا بائی اسے حسنہ سے دور کھینچنے میں کامیاب ہو گئیں۔۔۔

نہیں مار دو مجھے!!!! حسنہ کراہ کر چیخی

چھوڑ دو اسے بائی چھوڑ دو تم جو کہو گی میں کروں گی ملکہ بیگم نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

وہ تو تو کرے گی ہی میرا سارا نقصان بھرے گی تو۔۔۔۔

مگر اس چھوکڑی کے کام تمام کرنے کے بعد۔۔۔۔

چل شیدے کیا یاد کرے گا۔۔۔۔۔

نہیں میں خود کو مار لوں گی۔۔۔وہ شدید مزاحمت میں اتر آئی۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ دونوں اس کے قریب آتے پیچھے سے گولی چلی ملکہ بیگم چیخ اٹھی حسنہ آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔

اوبچوں آکر بیٹھو دادی نے محبت سے کہا کشوہ اسبات میں سر ہلا کر وہاں بیٹھی تو داؤد بھی ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔

کلیم صاحب سر جھکائے ناشتہ کرنے کے بعد اٹھے دادی سے پیار لے کر وہ بھی ڈائننگ ہال سے چلے گئے۔۔۔۔

ان کے جانے کے بعد کشوہ نے اپنی ویل اتاری اب وہ داؤد کی پلیٹ میں ناشتہ ڈال رہی تھیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ بھابھی آپ۔۔۔اپ تو بہت پیاری ہیں ثمن مبہوت ہو کر کشوہ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جوس کا جگ رکھتی امن تو بالکل اس کے ساتھ ٹک گئی۔۔۔۔

کشوہ پر تکلف سا مسکرا کر ناشتہ کرنے لگی اور داؤد کی پلیٹ میں بھی آہستہ آہستہ کھانا ڈالنے لگی۔۔۔۔

بس کشف۔۔!! بہت دھیمی آواز تھی

کشف!!!!.....ہاؤ کیوٹ بھابھی امن جو بالکل ساتھ بیٹھی تھی شریر لہجے میں بولی تو داؤد سٹپٹا گیا۔۔۔

جبکہ کشوہ کے رخصار سرخ ہوئے۔۔۔۔

اب وہ بغیر کشوہ کے وہاں سے جا بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

امن دادی نے تنبیہ کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمنا لب دبائے کمرے میں اِدھر سے اُدھر چکر لگا رہی تھی

عنصر اتنی عجلت میں کہاں گئے۔۔۔۔

کہیں میں نے بتا کر غلط تو نہیں کر دیا۔۔۔

وہ اسی شش و پنج میں تھی جب فائزہ بیگم اسے آ کر لے گئی۔۔۔۔

کیا ہے مما آپ مجھے کیچن میں کیوں لے آئی۔۔۔ تمنا نے بے زاری سے کیچن میں موجود ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

میں نے تمہیں یہاں بیٹھنے کے لیے نہیں کہا تمنا اٹھو اور میری ہلپ کرو کچھ کھانا پکانا سیکھو اور میں دیکھ رہی ہوں تم عنصر کے کسی کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی بس فون لے کر پری رہتی ہو۔۔۔

او پلیز مما سا سو والے طعنے مت کریں فروٹ باسکٹ سے سیب نکال کر دانتوں سے کترتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تمنا ادھر جاؤ شادی ہو گئی ہے تمہاری خمسہ بھابھی کے ساتھ بیٹھا کرو عنصر کو وقت دیا کرو۔۔۔

بس مما کیوں تنگ کر رہی ہیں پہلے ہی سر میں۔درد ہے میرے اور مجھے تائی کی چاپلوسی کی ضرورت نہیں مجھے بہو وہ بنا کر لائی ہیں بلکہ ہم نے ان پر احسان کیا۔۔۔

اور رہی بات کھانا بنانے کی تو کیا آج سے پہلے میں نے بنایا ہے جواب بناؤ گی میں کھانا وہ سر جھٹک گئی۔۔۔

تم بھی۔۔۔۔فائزہ بیگم سر جھٹکتی پلٹنے لگی مگر دروازے پر خمسہ جتوئی کو کھڑا دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

.... عنصر یار اپنے دوست کو نہیں بتائے گا کیوں اتنا پریشان ہے؟؟

بہن کا معاملہ ہے۔۔۔۔

عنصر نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

!!!مجھے ہوری بات بتا۔۔

!!عبیر سنجیدہ ہوا تھا چل بتا کہاں جانا ہے۔۔۔؟؟

یہ کونسی جگہ پر لے آیا ہے عنصر۔۔۔۔۔۔ان جگاہوں پر رات کے وقت چھاپے ڈالتے ہیں اس وقت تو یہ بند ہو گا۔۔۔

عبیر نے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اندر چل عبیر عنصر اور وہ اندر آئے ان کی قسمت اچھی تھی کہ مرد ملازم کو تارا بائی نے بیٹھک میں بلا لیا تھا۔۔۔۔

... اکادکا لوگ ہی موجود تھے جن سے چھپ کر وہ چل رہے تھے

ابے رک گارڈ نے عنصر کو دیکھ کر اسے دبوچا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو جا عبیر دیکھ میں نکلتا ہوں یہاں سے۔۔۔وہ گارڈ کے شکنجے میں پھنسا عبیر سے بولا

۔۔۔۔

عبیر نے اپنی پینٹ کی پاکٹ سے گن نکالی

"مار دو مجھے مگر اپنی عزت کو آنچ نہیں آنے دوں گی"

اس آواز نے اس کے قدم روکے۔۔۔۔

مار دو میں مر جاؤں گی مگر تم لوگوں کے لیے تر لقمہ نہیں بنوں گی اس لڑکی کی چیختی ہر ہمت آواز۔۔۔

عبیر فوراً وہاں آیا اور اس نے اس لڑکی پر جھکے شخص پر گولی چلا دی۔۔۔

ملکہ بیگم چیخی۔۔۔۔۔۔یک دم وہاں سناٹا چھا یا۔۔۔۔

عنصر بھی گارڈ کو مارتا وہاں پہنچا۔۔۔۔

حسنہ!!! وہ چیخا۔۔۔۔

اس کی آواز کر دو لوگ ہوش میں آئے

حسنہ جو نیم بے ہوش سی تھی اور دوسری طرف تارا بائی سے خود کو چھڑواتی ملکہ بیگم

۔۔۔۔

وہ ساکت ہوئی۔۔۔۔

عنصر جتوئی۔۔۔

عنصر بھائی۔۔۔

عنصر فوراً حسنہ کی جانب بھاگا تھا حسنہ اس نے اپنی بہن کو گلے لگا لیا

www.novelsclubb.com

حسنہ میری بچی بھائی آ گیا ہے

آنکھیں کھولو۔۔۔۔

حسنہ۔۔۔۔

اوئے ہاتھ نہ لگانا اسے نہیں تو جان سے مر دوں گی

تارا بائی کی چنگارتی آواز پر عنصر پھٹتی نسوں سمیت مرا

.... اس کا پلٹنا قیامت کے مترادف ہوا

تارا بائی چاقو کی نوک یشلے ایڈیسن کی گردن میں رکھے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

حسنہ!!! وہ چیخا۔۔۔۔

اس کی آواز کر دو لوگ ہوش میں آئے

حسنہ جو نیم بے ہوش سی تھی اور دوسری طرف تارا بائی سے خود کو چھڑواتی ملکہ بیگم

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

وہ ساکت ہوئی۔۔۔۔

عنصر جتوئی۔۔۔

عنصر بھائی۔۔۔

عنصر فوراً حسنہ کی جانب بھاگا تھا حسنہ اس نے اپنی بہن کو گلے لگا لیا

حسنہ میری بچی بھائی آ گیا ہے

آنکھیں کھولو۔۔۔۔

حسنہ۔۔۔۔

اوئے ہاتھ نہ لگانا اسے نہیں تو جان سے مر دوں گی

تارا بائی کی چنگارتی آواز پر عنصر پھٹتی نسوں سمیت مرا

.... اس کا پلٹنا قیامت کے مترادف ہوا

www.novelsclubb.com

تارا بائی چاقو کی نوک یشلے ایڈیسن کی گردن میں رکھے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

یشلے ایڈیسن!!! ہوا میں عنصر جتوئی کی سرگوشی نے گردشِ کیا۔۔۔

!!! یشلے ایڈیسن

ملکہ بیگم نے نیم نیلی آنکھوں کو موندا آج آنسوؤں کو بہہ جانے دیا۔۔۔۔

آج لاحاصل کو اتنے قریب دیکھ کر دل خوش نہ تھا۔۔۔۔

وہ کس حال میں تھی۔۔۔۔۔

ملکہ بیگم نے اپنی گردن کو حرکت دیا جس کے باعث چاقو کی نوک اس کی شہ رگ کے قریب ہوئی ہلکا سا کٹ اور بس ختم۔۔۔۔

عنصر تو سن تھا ساکن اسے کچھ ہوش نہیں وہ کہاں ہے دائیں جانب کون ہے بائیں جانب کون ہے وہ کون ہے؟!!

کچھ علم نہیں۔۔۔۔

عنصر عبیر چیخا اس نے تارا بائی کو پیچھے سے دھکا دیا تھا وہ اپنے پورے وجود سمیت نیچے گری تھی

ملکہ بیگم اس سے پہلے بے ہوش ہو کر گرتی عنصر نے اسے سنبھالا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس کے حصار میں اس پر منحصر وہ اسے دیکھ رہی تھی کتنی ہی یادوں نے جملوں نے

اس کے اعصاب پر حملہ کیا تھا

عنصر نہیں کرو میرے ساتھ ایسا میں مر جاؤں گی۔۔۔۔

!!! پلیز۔۔۔

وہ بھی بے بس ہوا۔۔۔

عنصر نہیں۔۔۔ نہیں

" مجھ سے شادی کر لو"

www.novelsclubb.com

چٹاخ!!! عنصر نے تھپڑ اس کی نازک گال پر مارا تھا وہ رونے لگی۔۔۔۔

نہیں کرو ترس کھاؤ مجھ پر

اپنے خدا کے لیے ہی مجھ پر رحم کرو۔۔۔

یہ یہ ہی فرق ہے تم میں اور مجھ میں عنصر نے چہرہ مور لیا تھا

میں تمہارا مذہب اپنالوں گی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔

پلیز عنصر۔۔۔۔۔وہ ہاتھ جوڑ رہی تھی مگر عنصر اس وقت سفاک

پتھر بنا ہوا تھا جس پر کوئی آنسو اثر انداز نہیں ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کے ہم بچھڑے تو شاید کبھی خوابوں میں ملیں۔۔۔۔۔۔

جس طرح سوکھے ہوئے پھول کتابوں میں ملیں۔۔۔۔۔۔

!!! یشلے

www.novelsclubb.com

عنصر اس کی سرخ نیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!!! فاطمہ

بے ربط لفظ کہہ کر وہ بے ہوش ہو گئی

میں ایشلے ایڈیسن اپنے پورے ہوش و حواس میں

اسلام قبول کرتی ہوں بغیر کسی کے دباؤ میں آئے بغیر کسی ذاتی مفاد کے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوتی ہوں۔۔۔۔

اس وقت عنصر اور عبیر ہاسپٹل میں موجود تھے حسنہ اور ملکہ بیگم اس وقت دونوں ہی ایمرجنسی میں موجود تھے۔۔۔۔

عنصر دیکھ یار میں نے تیرے لیے بہت بڑا رسک لیا ہے ایسے بغیر کسی ٹیم کو انوولو کیئے بغیر سرچ وارنٹ کے ریٹ ڈالنا بہت بڑا خطرہ ہے اور ایک بات بتاؤ وہ دوسری لڑکی کون ہے۔۔؟؟ مطلب تم نے تو مجھے ایک اک بتایا تھا۔۔۔

عبیر نے تشویش سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔

سر جھکا کر بیٹھے عنصر نے اپنا ماتھا مسلہ تھا۔۔۔

کب کاٹ کر سر اٹھایا وہ اسے کیا بتاتا وہ خود تشویش میں تھا اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ وہ ایشلے کو کبھی اس حال میں دیکھے گا۔۔۔۔اسے تو حسنہ کا بھی نہیں پتا تھا

۔۔۔۔

وقت کے کھیل ہی نرالے ہیں۔۔۔۔

عنصر !!...

عبیر نے اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔۔

یار تمہارا بہت شکریہ عنصر اس کے گلے لگ گیا اس وقت وہ کچھ بولنا نہیں چاہتا تھا

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

اس کی حالت کے پیش نظر عبیر بھی خاموش ہو گیا۔۔۔۔

اس نے آج سے پہلے کبھی عنصر کو اتنا بے بس نہیں پایا تھا۔۔۔۔

اسے یاد پڑتا ہے یونیورسٹی کے بیچ میں عنصر اور اس کی کبھی نہیں بنی تھی دونوں ہی لائق تھے مگر وہ بیک بینچر تھا وہی عنصر ٹوپر اور ٹیچرز کا پسندیدہ ان کی ہمیشہ لڑائی ہوتی مگر بس اوپر اوپر سے اندر سے کبھی دونوں نے ہی ایک دوسرے کے لیے کوئی غلط سوچ نہیں رکھی تھی وہ چار سال خوشگوار تھے

عنصر جتنا لڑکیوں کے معاملے میں کنزرویٹو تھا وہ اتنا ہی دل پھینک پھر پاس آؤٹ ہوتے وقت عبیر نے شریر انداز میں گلے لگا کر کہا تھا۔۔۔جانو تمہیں مس کروں گا ۔۔۔۔وہی دوسری طرف عنصر نے چڑ کر کہا تھا اس کی دعا ہے وہ کبھی نہ ملیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر عنصر باہر چلا گیا عبیر کی ٹریننگ سٹارٹ ہو گئی دونوں ہی اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔پھر آج سے تقریباً تین ہفتے پہلے یوں ہی ریسٹورنٹ میں دونوں کی ملاقات ہوئی

عنصر کسی بزنس ڈیل کی وجہ سے وہاں موجود تھا جبکہ عبیر لنچ کرنے۔۔۔۔جب عبیر ہی کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔۔۔

عنصر اپنے گیسٹ سے فری ہوا جب بھاری مردانہ آواز اپنے قریب سے آئی۔۔۔

"جانو ہینڈسم ہو گئے ہو۔۔۔"

یہ انداز تخاطب؟؟؟ عنصر کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔۔

دل پھینک عبیر عمر؟؟

اب اتنا بھی کوئی دل پھینک نہیں میں جتوئی صاحب عبیر نے آنکھیں گھمائیں

۔۔۔۔

ہاہاہا کیسے ہو۔؟؟؟

واہ آج تو کوئی ہم سے مل کر بہت خوش ہے عبیر نے شریر انداز میں کہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہا کافی عرصے بعد ملو اور سناو مقابلے بازی کتنی کمپنیاں کھولی اس نے ہنس کر کہا انداز چھیڑنے والا تھا۔۔۔۔

ہم کمپنیاں کھولتے نہیں ہیں بند کرواتے ہیں

اے ایس پی عبیر عمر اپنا کالر سیدھا کرتے وہ اٹھلا کر بولا۔۔۔۔

واو کوئیٹ انٹر سٹنگ۔۔۔

یہ تو تہہ تھا وہ دونوں ایک دوسرے کی تعریف ہر گز نہیں کریں گے۔۔۔۔

ہاہاہا اچھا۔۔۔۔اور بتاو۔۔۔اسی دن دونوں کے نمبر ایکسچینج ہوئے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی آپ نے مجھے کہا تھا انکل اور آنٹی اپنے کیئے پر شرمندہ ہیں وہ داؤد کو قبول کر چکے ہیں اور میں یہاں پر صرف داؤد کی وجہ سے موجود ہوں اگر یہ ہی حال رہا تو میں داؤد کو لے کر یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔۔۔

میں انہیں ہر گز دکھی نہیں دیکھ سکتی یہاں لانے کا مقصد ان کا اصلی مقام دلانا ہے وراثت دولت کی ضرورت نہ مجھے ہے اور نہ ہی داؤد کو۔۔۔۔دوپہر کے وقت جب لان میں دادی اکیلی تھی کشوہ وہاں پہنچی تھی۔۔۔۔

بیٹا یہ دکھ نہیں برداشت کر سکوں گی ابھی تو اپنے پوتے کو پیار سے سینے سے بھی نہیں لگایا تم لے جانے کی باتیں کر رہی ہوں میں علیم سے آج ہی بات کروں گی تم یقین کرو میں جھوٹ نہیں بول رہی میں اس دن جتوئی ہاؤس میں بھی علیم کی رضامندی کے ساتھ ہی اپنے پوتے کو دیکھنے کی تڑپ لئیے آئی تھی۔۔۔۔

دادی یہ کیا کر رہی ہیں انہیں ہاتھ جوڑتا دیکھ کر وہ پیشمان ہوئی مگر داؤد کو کبھی دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ۔۔۔۔جی دادی۔۔۔

ایک آپ کی ایک پیشنٹ کانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اور دوسرے کی کنڈیشن بھی سٹیبل نہیں اور جن کانروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ان کے جسم میں تشدد کے بہت گہرے نشان ہیں ہم نے یہ کیس صرف اور صرف اسی لیا کہ پولیس آپ کے ساتھ ہے نہیں تو ہم ایسے کیس ہینڈیل نہیں کرتے۔۔۔۔

کیا ہم مل سکتے ہیں ان سے؟؟ عنصر نے بے تابی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

جی ابھی نہیں ابھی وہ اس حالت میں نہیں ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر چلی گئی جبکہ عنصر خود کو شکست خوردہ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسی طرح بیٹھا ہوا تھا جب اس کا فون بجا۔۔۔۔

ہیلو جی۔۔۔جی میں آرہا ہوں۔۔۔۔

عبیر یار۔

گھر سے فون تھا دادا جی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔

ہاں ہاں تو جا فکر مت کر میں ادھر ہی ہوں عبیر نے اس کی پیٹھ پر تھپکی دے کر کہا

شکریہ یار میں جلدی آجاؤں گا۔۔۔

کشف یار آپ نے میری بلو شرٹ کہاں رکھ دی نہیں مل رہی کمرے میں قدموں کی آواز سن کر داود نے مصروف انداز میں کہا۔۔۔

بھائی۔۔۔ ثمن کی آواز پر اس نے چونک کر پلٹ کر دیکھا۔۔۔

سامنے ہی ثمن کھڑی اپنی انگلیاں چٹکھا رہی تھی۔۔۔

جی۔۔؟؟ داؤد کا چہرہ سپاٹ ہو گیا بالکل ویسا جیسا اس کا دوسروں کے لیے ہو جاتا تھا

---

www.novelsclubb.com

بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟؟ ثمن کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔۔داود کو حیرت ہوئی اسے کیا ہوا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں کوئی کام تھا۔۔۔؟؟

میں کسی کام کے بغیر اپنے بھائی سے نہیں مل سکتی۔۔۔؟؟

وہ جزباتی ہوئی۔۔۔وہ امن کے مقابلے زیادہ جزباتی تھی۔۔۔

داؤد پریشان ہوا اس سیچویشن کو کیسے فیس کرے کشوہ بھی کمرے میں نہیں تھی

۔۔۔۔

جبکہ کمرے میں آتی کشوہ باہر ہی رک گئی تھی وہ داود وقت دینا چاہتی تھی اس کے نئے رشتوں کے ساتھ

بھائی میں جاؤں اگر آپ کمفرٹیبل نہیں ہیں تو۔۔؟؟اس نے دکھی لہجے میں کہا

۔۔۔۔

ہاں۔۔۔نہ۔۔ نہیں میرا مطلب تمہاری ٹوین کہاں ہے۔۔۔

؟؟

داؤد کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہے۔۔۔

آہ۔۔۔امن بری مشکل سے چھپ کر آئی ہوں یہاں آپ سے ملنے نہیں تو اگر وہ آجاتی تو اس نے مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی دینی تھی خود ہی بولی جانا تھا ۔۔۔۔اپ کو پتا ہے بھائی ہم دونوں نے آپ کو کتنا مس کیا ہے دادی بتاتی تھی آپ دوسرے شہر میں رہتے ہو۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے میری دوستیں جب اپنے اپنے بھائیوں کا رعب جھاڑتی تھی تو میرا دل کرتا تھا آپ کو شہر سے گاؤں لے آؤ مگر دادی کہتی ہیں آپ وہاں کام کرتے ہو اس لیے ادھر نہیں آسکتے

مگر اب تو بھابھی بھی آگئی اب تو آپ کہیں نہیں جاؤ گے نہ اس کے ہاتھوں کو تھامے وہ کتنے مان سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا من آندھی طوفان بنی اندر آئی۔۔۔

جھوٹی مکار مجھے بتائے بغیر بھائی کے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

بھائی اس نے میرے خلاف کیا کہا میں اسے چھوڑو گی نہیں بد تمیز۔۔۔۔ شش مت لڑو بچوں

بھائی ہم بچیاں نہیں دونوں نے احتجاج کیا۔۔۔۔

ہاہاہا پر میرے لیے تو بچیاں ہو وہ ہنس کر بولا۔۔۔۔

بھائی اس چڑیل کو چھوڑو مجھے جو مرضی کہہ لیں ثمن چہکتی اس کے پاس ہوئی

۔۔۔۔

ہو میں کیوں چڑیل میں بھی بھائی کا بچہ اج سے۔۔۔۔ کیوں بھائی؟؟؟

جو میرا بچہ کہے۔۔۔۔

باہر کھڑی کشوہ آسودگی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی آپ تائی جان آپ ہوش میں ہیں مجھے بچے پیدا کرنے کے لیے بیاہ کر لائی ہیں آپ یہاں پر ابھی شادی کو مہینہ نہیں ہوا کہ بچوں کی رٹ لگا دی۔۔۔۔

وہ اپنے سے باہر ہوئی۔۔۔۔

تمنا بچے میں نے کب رٹ لگائی بچے میں تو بس ویسے ہی فائزہ سے بات کر رہی تھی کہ ایک آدھ سال میں اس گھر کی ساری خاموشی ٹوٹ جائے گی

تو اور کیا مطلب لوں میں اس بات کا اور ایک آدھ سال کیا پانچ سال تک ایسا بالکل مت سوچیئے گا آپ اور نہ ہی ایسا کچھ ہو گا وہ پیر پٹخ کر مری مگر پیچھے کھڑے عنصر کو دیکھ کر رکی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مگر پھر اس کے پاس سے نکلتی آپنے پورشن کی جانب بھر گئی۔۔۔۔

عنصر دکھتے سر کے ساتھ داد جی کے کمرے کی جانب بڑھ گیا ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ تمنا سے لڑتا۔۔۔۔

داد جی کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ۔۔؟؟؟

عنصر نے ان کا بلڈ پریشر چیک کرتے ہوئے ان سے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔

بس بیٹا پتا نہیں میرا جی کیوں گھبرا رہا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں چاہتا ہوں میرے بچے میری نظروں کے سامنے رہیں

پتا نہیں ہماری حسنہ کب ملے گی داد جی نے افسردگی سے کہا۔۔۔۔

ہمارے علاوہ بھی آپ کے اور بھی دو بچے ہیں داد جی جو آپ سے دور ہیں مگر ان کی کوئی فکر نہیں آپ کو۔۔۔۔

عنصر تاسف سے کہتا اٹھا میں تمنا کو بھیجتا ہوں وہ سوپ لے کر آتی ہے وہ پی لیں دوائی میں دیتا ہوں آپ کو۔۔۔۔۔

"مر جاؤں گی مگر عزت کو آنچ نہیں آنے دوں گی"

حسنہ کے جملے اس کے کانوں کے گرد گردش کر رہے تھے

وہ جتنا جھٹکتا یہ جملہ پھر دماغ میں بجتا۔۔۔۔

لگتا ہے عبیر صاحب نیند سر کو چڑھ گئی ہے چلو کافی کا ایک بیگ لگاتے ہیں وہ کسلمندی سے اٹھ کر کینٹین کی طرف رخ کر گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادجی کے لیے سوپ بناؤ اٹھ کر تمنا۔۔۔۔ عنصر نے پھٹتے سر کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے کہا۔۔۔۔

ہاں نہ میں نوکر لگی ہوں میں گھر والوں کی نہ کی کسی کو کچھ چاہیئے کسی کو کچھ۔۔۔وہ چیخی۔۔۔۔

میرا دماغ مت خراب کرو تمنا وہ گہرا سانس بھر کر سخت لہجے میں کہتا واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔۔

یہ دونوں ماں بیٹا ہی پاگل ہیں دادجی کو بھی یہ ہی ملا تھا میری شادی کروانے کو ۔۔۔۔۔

تمنا بھی پاؤں پٹخ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں کھولتے ہی پورے جسم میں درد کا احساس ہوا تیز روشنی کے باعث آنکھوں کے خلیے چند منٹ کے لیے بینائی محروم ہوئے۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے کا منظر دماغ میں چلا آنکھیں پھر گیلی ہونے لگی دل کیا کاش وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔۔

یاں کاش اسے بچانے والا عنصر جتوئی نہ ہو۔۔۔۔

کاش وہ اسے ملنے دوبارہ نہ آئے۔۔۔۔

کاش وہ اسے پھر بے سہارا چھوڑ کر غائب ہو جائے۔۔۔

کاش۔۔۔

مگر ہر کاش پورے بھی تو نہیں ہوتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

آنکھیں کھولتے ہی پورے جسم میں درد کا احساس ہوا تیز روشنی کے باعث آنکھوں کے خلیے چند منٹ کے لیے بینائی محروم ہوئے۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے کا منظر دماغ میں چلا آنکھیں پھر گیلی ہونے لگی دل کیا کاش وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔۔

یاں کاش اسے بچانے والا عنصر جتوئی نہ ہو۔۔۔۔

کاش وہ اسے ملنے دوبارہ نہ آئے۔۔۔۔

کاش وہ اسے پھر بے سہارا چھوڑ کر غائب ہو جائے۔۔۔

کاش۔۔۔

مگر ہر کاش پورے بھی تو نہیں ہوتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

درد سے کراہتے جسم سمیت اس نے مسلسل ہاتھ کو اذیت دیتی ڈرپ کی پن کو ہاتھ سے نکال باہر کیا اب وہ بس یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی دور بہت دور۔۔۔۔۔

اس ہرجائی کی نظروں سے۔۔۔۔

اس کے سوالوں سے۔۔۔

کافی پی کر وہ واپس وارڈ میں آیا تھا جب فون بجنے پر اپنی پینٹ کی جیب سے فون نکال کر اسے اٹینڈ کرتا وہی ویٹنگ چیئر پر براجمان ہو گیا

اسلام علیکم اماں جی۔۔۔جی میں ٹھیک سب ٹھیک آپ بتائیں۔۔۔۔

عبیر پتر گھر کب آنا؟؟

اماں جی کی کمزور آواز سن کر عبیر نے ایک نظر آئی سی یو وارڈ پر ڈالی۔۔۔

اماں جی آج رات شاید نہ آسکوں آپ دوائی وقت پر لے کر کھانا کھا کر سو جانا میرا انتظار مت کرنا چابی ہے میرے پاس گھر کی۔۔۔۔

اچھا پتر صحیح

اماں نے فون کاٹا۔۔۔جب نرس عجلت سے آئی سی یو سے باہر نکلی تھی

لڑکی کا بھائی کون ہے؟؟نرس کی آواز میں ہڑبڑاہٹ تھی

www.novelsclubb.com

جی۔۔۔جی عبیر کھڑا ہوا دیکھیں آپ کی پیشنٹ کی طبیعت بگڑ رہی ہے آپ اندر آئیں

اچھا میں۔۔۔میں آتا ہوں عبیر کو سمجھ نہ آیا وہ نرس کی میت میں اندر کو چل پڑا

بھائی۔۔۔بھائی۔۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی بلآخر وہ بے ہوش ہو گئی

عبیر نے فوراً روم سے باہر نکل کر عنصر کو کال ملائی تھی۔۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔کمرے میں آتے ہی کشوہ نے مصنوعی کھانسی کر کے داؤد کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ بھی اسے اگنور کیئے فون میں جانے کیا دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

اہم اہم۔۔۔۔اب کہ زرا زور کر کھانسی داؤد نے فون پر مصروف سی نظریں گاڑے سائیڈ ٹیبل پر رکھی بوٹل اس کی جانب بڑھادی

کشوہ کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔

ایسا بھی کیا ضروری ہے جو مجھ سے بڑھ کر اہم ہے داؤد کے ہاتھ سے فون کھینچا مگر فون پر نظر پڑتے وہ کانوں کی لوحوں تک سرخ پڑی تھی

ففٹین ویز ٹو ایمپریس یور وائف۔۔۔۔

کشوہ نے لب کاٹ کر خود کو کمپوز کیا وہ اگنور کرنا چاہ رہی تھی مگر داؤد تو فون سے ہٹائے اب سارے نظریں اس پر جمائے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہے اب میرے سے زیادہ ضروری فون ہو گیا ہے۔۔۔۔؟؟

www.novelsclubb.com

ہائے نازا اٹھوا تا انداز تھا۔۔۔۔

" ضروری تو تھا۔۔۔۔"آپ کے متعلق جو تھا

مگر آپ سے زیادہ ضروری نہیں

اٹھ کر اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

داؤد مجھے ضروری بات کرنی تھی۔۔۔کشوہ نے بات گھمانی چاہیئے۔۔۔

تو کریں نہ ضروری بات۔۔۔میں تو آپ کی ہر بات سننے کے لیے تیار ہوں۔۔۔

..!!میں سیریس ہوں آپ بھی سیریس ہو جائیں داؤد

میں بچہ نہیں ہوں مائی وائف اور بہت سیریس بھی ہوں اس کی ناک کو ٹپ سے چھو کر وہ اسے ساکت چھوڑتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

کشوہ کو اس کے زو معنی انداز کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔

یہ کیا کہہ کر گئے ہیں اور میری بات بھی نہیں سنی۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد!!حد ہے۔۔۔۔

ریش ڈرائیو کرتا عنصر ہاسپٹل میں پہنچا تھا دو دفعہ اس کا ایکسیڈینٹ ہوتے بچا تھا

مگر اسے ہاسپٹل پہنچنا تھا حسنہ کے پاس۔۔۔

ایشلے کے پاس۔۔۔۔۔۔

بہت سے سوال دل میں دبائے۔۔۔۔

یہ سوال اب اس کی جان لینے کے درپر تھے

دماغ پھٹنے کی حد تک درد کر رہا تھا۔۔۔۔

پارکنگ میں گاڑی پارک کرتے بڑے بڑے قدم لیتا ہاسپٹل میں ایمرجنسی وارڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کشوہ دادو کے پاس بیٹھی اپنی اور داؤد کی بیتی زندگی کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔۔۔

میرا بچہ اللہ تمہیں سلامت رکھے ہمارے بچے کو رکنے سے بچا لیا تم نے دادی اس کے واری صدقے ہوئی تھیں۔۔۔۔

انہیں ہیرے کی پہچان تھی اور کشوہ ہیرا تھی۔۔۔

کچھ دور ہی منزہ بیگم بھی بیٹھی ہوئی تھی

انہیں شدید دکھ نے گھیر لیا

آنسو بے لگام ہوئے وہ اٹھ کر کشوہ کے سامنے آتی ہاتھ جوڑ گئی۔۔۔۔

اگر داؤد نے اچھی زندگی نہیں گزاری تو کم دکھ ان کے حصے میں بھی نہیں آئے

۔۔۔

کشوہ نے ان کے ہاتھ تھامے

آنٹی میں کون ہوتی ہوں معاف کرنے والی محرومیاں تو داؤد کے حصے آئی ہیں

مجھے معاف کر دو بیٹا تم کہو گی تو وہ مجھے معاف کر دے گا میں نے دیکھا ہے وہ تم سے

بہت محبت کرتا ہے تمہاری بات نہیں ٹالے گا۔۔۔۔

محبت۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد کے چند منٹ پہلے کی حرکت آنکھوں کے سامنے آئی تو وہ لال گالوں سمیت نظریں چرا گئی۔۔۔۔

جی۔۔۔

دادو نے خوش ہو کر اپنی بہو کو دیکھا۔۔۔

اچھا بیٹا یہ دیکھو یہ تمہاری پھوپھو کا ہے جب داؤد پیدا ہوا تھا میں نے اسے دیا تھا دادو سونے کا ہار اس دیکھا رہی تھی جسے کشوہ اپنی پھوپھو اور داؤد کی وابستگی کے سبب اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وارڈ میں پہنچ کر اس نے عبیر کا شکریہ ادا کر کے اسے رخصت کیا اب اس کا رخ حسنہ کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔

مشینوں سے جکڑا قابلِ رحم وجود تھا اس کا۔۔۔

جب اس میں جنبش ہوئی

عنصر فوراً آگے ہوا تھا۔۔۔۔

!!!حسنہ۔۔۔

!!! بھائی

بھائی مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔

پہلے الفاظ جو بڑی دقت سے ادا ہوئے تھے

بند کھلی آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑے عنصر کو دیکھ کر وہ تو جیسے جی اٹھی تھی

۔۔۔۔

اس نے عنصر کے آگے اپنے کانپتے ہاتھوں کو جوڑ لیا۔۔۔۔

عنصر نے دکھ سے اپنی بہن کو دیکھا وہ لاڈلی تھی اور لاڈلی کا یہ حال وہ کرب کے

باعث اپنا پر شفقت ہاتھ حسنہ کے سر پر رکھ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

داؤد امن اور ثمن کے ساتھ گاؤں میں کھیتوں کے پاس گیا تھا جہاں کنویں کے پاس ایک نیم گہرا کھڈا بنا ہوا تھا جس پر پھسل کر داود اس میں گر گیا۔۔۔

ہاتھ پر رگڑ لگنے کے علاوہ اس کے ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔۔۔۔

ثمن کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے وہ فوراً اندر کی جانب دوڑی۔۔۔۔

بھابھی داؤد بھائی گر گئے ثمن ہانپتی ہوئی باہر سے آئی تھی کشوہ کے ہاتھ سے وہ سونے کا سیٹ گرا وہ اٹھی تھی قدم تیز ہوئے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ادھر ہی بیٹھی رہو کشوہ وہ تمہاری اولاد نہیں شوہر ہے اس کی ماں بننا چھوڑ دو

دادی کے لفظوں نے اس کے قدموں میں زنجیر باندھ دی اس نے بہت مشکل سے خود کو باندھے رکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب پانچ منٹ بعد داؤد اپنے بازو جھاڑتا وہاں آیا تھے پر بائیں جانب خراش لگی تھی جس سے خون رس رہا تھا مگر اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

حسنہ سے مل کر اس کا رخ ایشلے کے روم کی طرف تھا حسنہ کی حالت اب بہتر تھی عنصر نے اسے احساس دلایا تھا کہ وہ آگیا ہے اب کوئی اسے وہاں نہیں لے جا سکتا وہ غنودگی میں بھی تڑپ رہی تھی خود کو نوچ رہی تھی۔۔۔

عنصر روم میں داخل ہوا تو ایشلے ہاتھ کے سہارے سے دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈرپ بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھی۔۔۔۔

بجلی کی لہر اس کے دماغ میں کوندھی اگر وہ تھوڑا بھی لیٹ ہوتا تو وہ دوبارہ ایشلے کو کھو دیتا۔۔۔

کہاں جا رہی تھی اسے بازو سے تھام کر واپس بیڈ پر بٹھاتے ہوئے فکر مندی سے کہا

۔۔ایشلے نے آنکھیں موند لی وہ عنصر کے کسی بھی سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی

اس وقت تو بالکل بھی نہیں۔۔۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔

اس کی شائستہ اردو سن کر عنصر کو ایک پل حیرت ہوئی

مگر اسے اس جگہ پر دیکھنے سے بڑی حیرت کی بات کوئی ہو سکتی تھی۔۔۔۔

ایش۔۔۔ایشلے نام نہیں ہے میرا۔۔۔۔عنصر کی بات کاٹ کر وہ کرختگی سے بولی

تھی۔۔

www.novelsclubb.com

تم تم یہاں کیسے آئی تھی میرا مطلب مجھے جیری نے کہا تھا کہ تمہاری ڈیتھ۔۔۔۔

وہ سرعت میں خاموش ہوا تھا۔۔۔

کاش میں مر جاتی اتنی رسوائی سے بہتر تھا۔۔۔۔

آج اتنے مہینوں بعد فاطمہ نے خود کو اتنا ناشکرا ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

محبوب کے سامنے واقع ہر انسان جزباتی ہو جاتا ہے

وہ من میں اقرار کر چکی تھی۔۔۔۔

مجھے بتاؤ ایشلے تم یہاں تک کیسے پہنچی؟؟؟...مجھے جاننا ہے۔۔۔

فاطمہ۔۔۔فاطمہ نام ہے میرا اور

میں تمہیں کچھ نہیں بتانا چاہتی عنصر پلیز یہاں سے چلے جاؤ وہ ہاتھ جوڑ کر اٹل لہجے میں بولی۔۔۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ!!! عنصر پر حیرت کے پہاڑ ہی تو ٹوٹ پڑے تھے اس لمحے۔۔۔۔

جاؤں گا تو میں ضرور مگر تمہیں لیئے بغیر ہر گز نہیں

عنصر نے اس کی نیلی نم آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑ کر کہا

فاطمہ نظریں چرا گئی۔۔۔۔

ہاں آج بھی کہاں آسان تھا ان آنکھوں میں براہ راست دیکھنا۔۔۔۔۔

کس حق سے؟؟؟خود کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

اسی حق سے جس سے بڑا اس کائنات میں کوئی حق نہیں

ایشلے ششدر رہ گئی۔۔۔

اگر آج سے ایک سال پہلے عنصر اسے یہ الفاظ کہتا تو وہ خود کو دنیا کی خوش نصیب عورت سمجھتی مگر اب واقف حالات سب کچھ بہت مختلف تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

!!! محض ہمدردی

آنکھوں میں کرب لئیے اس نے عنصر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ہر گز نہیں تمہیں نہیں معلوم جب مجھے جیری نے کہا کہ تم اب نہیں رہی تو مجھ پر کیا بیتی میں کتنی راتوں کو بے چین رہا

صرف تمہارا ہی خیال مجھے ہر وقت آتا تھا۔۔۔۔

فاطمہ تم بھی تو یہ ہی چاہتی تھی آج میں تم سے خود عنصر سعید جتوئی کہہ رہا ہے میں تمہیں اپنی بیوی اپنی عزت بنا کر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

کیا اتنا آسان تھا سب کچھ عنصر جتوئی۔۔۔

تم جان بھی نہیں سکتے میں کن کن آزمائشوں سے نمٹ کر یہاں تک پہنچی جہاں مجھے اب کسی کی چاہ نہیں ہے۔۔۔

دھیرے لہجے میں کہتی اس وقت قابلِ رحم لگی مگر عنصر نے سوچ لیا تھا وہ حسنہ اور فاطمہ دونوں کو اپنے ساتھ جتوئی ہاؤس کے کر جائے گا اور وہاں کے مکینوں کو ان دونوں کو ہی قبول کرنا پڑے گا۔۔۔۔

تو کیا تم نے اسلام میری وجہ سے قبول؟؟؟

ہر گز نہیں فاطمہ تڑپ گئی۔۔۔

میں نے اسلام بغیر کسی ذاتی مفاد بغیر کسی کے دباؤ میں آئے قبول کیا اور میرا رب گواہ ہے

اس کے لہجے کی تڑپ پر عنصر کو فخر ہوا تو پھر کیوں نہیں مان۔۔۔۔

ابھی وہ بول رہا تھا

تبھی عنصر کا فون بجا تمنا کی کال تھی عنصر نے کاٹ دی۔۔۔۔

مگر وہ بھی ڈھیٹ تھی دوبارہ فون نجا عنصر نے بے دھیانی میں کاٹنے کی بجائے کال اٹینڈ ہو گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

فون کی دوسری جانب سے تمنا کی جھنجھلائے آواز آئی۔۔۔۔

کہاں پر ہو عنصر؟؟؟

میں بعد میں بات کرتا ہوں عنصر کاٹنے لگا جب تمنا کے اگلے جملوں نے عنصر کے بالکل سامنے بیٹھی فاطمہ جو پگل رہی تھی اسے سخت خول میں سمٹنے پر دوبارہ مجبور ہو گئے

عنصر میرا فون مت کاٹنا اور کیوں نہیں بتا رہے کہاں ہوں بیوی ہوں تمہاری تم

مگر عنصر نے کال کاٹ دی

فاطمہ کھڑی ہوئی۔۔۔

فاطمہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

شش عنصر جس خاموشی سے آئے ہو اسی خاموشی سے چلے جاؤ نہ میں نے تمہیں دیکھا نہ تم نے مجھے۔۔۔۔۔

فاطمہ کا کل کوئی تھا نہ آج اور نہ ہی کبھی کسی آنے والے کل وہ اکیلی تھی اس کے اللہ ہی کافی ہے اپنے شانے پر دھرے عنصر کے ہاتھ کو جھٹک کر لڑکھڑاتی وہ اٹھی تھی

عنصر خالی نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

گھر آکر عنصر نے جو خبر گھر والوں کو دی تھی سب ہی ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔

!!آپ دوسری شادی۔۔۔۔

کیسے عنصر اس کی آواز بھیگ گئی آپ مجھے کیسے دھوکہ دے سکتے ہیں عنصر کس کی اجازت سے آپ دوسری شادی کر رہے ہیں اب کہ وہ آپے سے باہر ہوئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمیز سے رہو تمنا جتوئی اور کیوں میں تم سے اجازت لوں دوسری شادی کے لیے تم کس کس چیز کی اجازت لیتی ہو مجھ سے بتاؤ۔۔۔

اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا عنصر نے

تم سے شادی میری زندگی کا سب سے برا فیصلہ تھا جسے میں بڑوں کے دباؤ میں آکر قبول کیا

اور تمہیں دھوکہ دینی کی بات کہاں سے آگئی

کیا لو و میرج تھی ہماری یاں بہت محبت سے رشتے کو قبول کیا تھا تم نے میرے ہر فیصلے سے اختلاف رہا تمہارا میری مما کے ساتھ کیسا رویہ تھا تمہارا۔۔۔

کیا تمہیں یاد نہیں

عنصر میں۔۔۔بس خاموش ہو جاؤ تمنا اس وقت میں تم سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا چلی جاؤ کمرے سے پلیز۔۔۔

یاں ٹھہرو میں ہی چلا جاتا ہوں۔۔۔

سر جھٹک کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ کوٹن سے داؤد کی پیشانی پر لگے زخم کو صاف کر رہی تھی مگر مجال ہے جو زرا بھی درد کا شائبہ داؤد کے چہرے پر آیا ہو۔۔۔۔۔

کیا ہے داؤد؟؟؟اس کے مسلسل گھورنے پر کشوہ نے اس کے زخم پر دباؤ ڈالا تھا

۔۔۔

ہم بے نقاب میدان میں اترے ہیں۔۔۔۔۔

اب تلوار کی دھار کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔

ایک دفعہ پھر داؤد اسے اپنے لفظوں سے حیران کرنے پر تلا تھا۔۔۔

اس کے معنی خیزی جملے اور انداز تو جیسے جناب کے بدل ہی گئے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

لگتا ہے گاؤں کی ہوا راس آ گئی

اس کی آنکھ کے اوپر سے لے کر گال تک نظر آتے پر کشش نشان کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں

جب سے آپ راس آئی ہیں دوسری چیزوں کی فکریں ختم ہو گئی

کشوہ نے چٹکی کاٹی تھی داؤد کے بازو پر جس پر وہ مصنوعی سا کراہا تھا۔۔۔

او سوری سوری داؤد۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ہاہاہا وہ قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔

تمہیں تو میں کشوہ نے لگاتار تکیے اس پر برسانے شروع کر دیئے تھے۔۔۔۔

یہ کیا فضول بکواس کی ہے تم نے عنصر داد جی اس پر بھڑک اٹھے تھے۔۔۔۔

کونسی بکواس دوسری شادی کرنا میرا حق ہے۔۔۔ عنصر نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے اگر دوسری شادی کرنی ہے تو تمہیں تمنا کو چھوڑنا پڑے گا اور اس گھر سے بھی جانا پڑے گا۔۔۔

مجھے کوئی مسئلہ نہیں داد جی آپ کو شاہد یاد نہیں اس شادی سے ویسے بھی میری کوئی دلی وابستگی نہیں جڑی تھی

اور رہی گھر چھوڑنے کی بات تو بتائیں داد جی دوسری شادی کرنا گناہ ہے اور اگر گناہ ہے تو چند سال قبل آپ کیوں اس گناہ کے مرتب ہوئے۔۔۔۔

گہری سنجیدگی سے کہتا داد جی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ گیا۔۔۔

!!!ہاں تمنا سے بھی بڑی کمزوری داد جی کی پہلی بیوی۔۔۔۔

بھائی کی جان ہم کل تک چلی۔گے ڈاکٹرز ڈسچارج کر دیں گے تمہیں پھر چلیں گے

حسنہ کے بالوں کو سہلا کر اس نے ہر شفقت لہجے میں کہا۔۔۔

پر بھائی گھر والے؟؟؟

ان کی فکر مت کرو میرا بچہ بھائی ہے نہ۔۔۔۔۔

بھائی ملکہ بیگم؟؟؟

حسنہ کے لہجے میں فکر تھی حسنہ نے ملکہ کے بارے میں اسے سب بتا دیا تھا

فاطمہ کے لیے اس کے دل میں عزت اور بھی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ بھی جانتے ساتھ ہی جائے گی۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے ایش۔۔۔۔فاطمہ عنصر نے دکھ سے اسے دیکھا جو اس

کے یہاں سے آنے سے پہلے نکلنے ہی والی تھی۔۔۔۔

پلیز عنصر میں بہت مشکل سے اس دلدل سے واپس نکلی اب دوبارہ وہاں جانے کی

ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔۔

وہ حسنہ سے مل چکی تھی اب بس نکلنا تھا یہاں سے مگر پھر ایک دفعہ وہ عنصر آمنے سامنے ہوئے۔۔۔۔

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں فاطمہ۔۔۔۔

پہلی بیوی کے ہونے کے باوجود میں تمہیں ایسا مرد نہیں سمجھتی تھی عنصر لہجے میں استہزایہ تپش تھی۔۔۔۔

ہاں پہلی بیوی کے ہونے کے باوجود اور اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے

پر مجھے مسئلہ ہے عنصر میں کسی کے حق پر ڈاکا ڈالنے والوں میں سے نہیں ہوں

۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مطلب اگر میری بیوی نہ ہوتی تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوتا

عنصر اس کے قریب ہوا

!!! مطلب تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔

فاطمہ کو سمجھ نہ آئی وہ اسے بتا رہا تھا یا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ خاموش رہی

تو ٹھیک ہے فاطمہ اگر تم مجھ سے شادی کے لیے نہ مانی تو میں اپنی پہلی بیوی کو چھوڑ دوں گا

عنصر نے سفاکی سے کہا۔۔۔۔

فاطمہ نے اس کی سفاکیت پر بھیگی پر شکوہ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ جانتی تھی عنصر کا کہا صرف کہا نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

عنصر تھوڑا ریلیکس ہوا فاطمہ کو منانے کے لیے اسے ایسا کہنا پڑا تھا۔۔۔۔

اب مجھے بتاؤ گی میرے وہاں سے آنے کے بعد کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمہارے امریکہ سے جانے کے بعد میرا دماغ خراب ہو گیا تھا میں نے ہر وہ غلط کام کرنے شروع کر دیئے جس نے مجھے میری ہی نظروں سے گرا دیا

کلب میں جانا نشہ کرنا ون نائی۔۔۔زبان لرزی

عنصر نے مٹھی بھینچ لی۔۔۔

ڈرگز سب عام ہو گیا میرے لئیے ایک دن ایسے ہی نشے کی حالت میں سڑک میں پڑی تمہیں بد دعائیں دے رہی تھی۔۔۔

عنصر یو چیپسٹر

www.novelsclubb.com

گاڈ تمہیں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔

You rejected me

Me Ashley Adison

تم نے مجھے ٹھکرا دیا

مجھے ایشلے ایڈیسن کو

تھو۔۔۔۔

وہ بولے جا رہی تھی رات کا سماں جہاں اب بس کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھی وہاں وہ بغیر ہوش و حواس کے چلتے جا رہی تھی جب ایک گاڑی کے ساتھ اس کی ٹکر ہوئی۔۔۔۔

سیاہ عجیب سے کپڑے میں اس نے کسی کو دیکھا تھا جو اس پر جھکا تھا۔۔۔۔

******

تمہارے امریکہ سے جانے کے بعد میرا دماغ خراب ہو گیا تھا میں نے ہر وہ غلط کام کرنے شروع کر دیئے جس نے مجھے میری ہی نظروں سے گرا دیا

کلب میں جانا نشہ کرنا ون نائی۔۔۔زبان لرزی

عنصر نے مٹھی بھینچ لی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈر گزسب عام ہو گیا میرے لئیے ایک دن ایسے ہی نشے کی حالت میں سڑک میں پڑی تمہیں بد دعائیں دے رہی تھی۔۔۔

عنصر یوچیپسٹر

گاڈ تمہیں بھی نہیں چھوڑے گا۔۔

You rejected me

Me Ashley Adison

تم نے مجھے ٹھکرا دیا

مجھے ایشلے ایڈیسن کو

تھو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بولے جا رہی تھی رات کا سماں جہاں اب بس کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھی وہاں وہ بغیر ہوش و حواس کے چلتے جا رہی تھی جب ایک گاڑی کے ساتھ اس کی ٹکر ہوئی۔۔۔۔

سیاہ عجیب سے کپڑے میں اس نے کسی کو دیکھا تھا جو اس پر جھکا تھا۔۔۔۔

اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں

اگلی صبح وہ اٹھی تو اس نے خود کو نرم گرم بستر پر پایا تھا درد سے ٹوٹتا جسم

اس نے خود کو دیکھا یہ کیسے کپڑے اس نے پہنے ہوئے تھے

کہیں اس کے ساتھ کچھ۔۔۔۔۔!!!اس سے آگے سوچنا محال تھا اس کا دل یک بعد دیگرے دھڑکا تھا

www.novelsclubb.com

تبھی ایک تیس پینتیس سال عورت کمرے میں آئی تھی اس نے اپنا سر ڈھکا ہوا تھا جبکہ اس نے لانگ فراک پہنے رکھی تھی ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں جوس اور ٹوسٹ ہی اسے نظر آئے۔۔۔

یو آر یو؟ سب سے پہلہ سوال جو اس نے کیا تھا

وہ عورت دھیما سا مسکرائی

سعیدہ۔۔۔

ایشلے کتنی دیر اس کی مسکراہٹ میں کھوئی رہی تھی۔۔۔۔

ناشتہ کر لو سعیدہ نے بہت پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا جسے ایشلے نے جھٹک دیا

اوو تو تم بھی مسلم ہو عنصر کی کمیونٹی کی اس جیسی مکار ایشلے ایک دم سے آپے سے باہر ہو گئی

سعیدہ پریشان ہوئیں

بہت مشکل سے اسے سنبھالا۔۔۔۔

فلحال پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی اس لیے خاموشی سے سعیدہ کے پاس ہی رہ رہی تھی

تمہیں مجھ پر غصہ نہیں آتا ایشلے نے حیرانگی سے اس کے صبر کو دیکھا تھا جو ہمیشہ اس کے غصے اور بد تمیزی کو برداشت اور تحمل سے پی جاتی

غصہ تو آتا ہے میں انسان ہوں مگر تم پر نہیں سعیدہ نے دھیمے لہجے میں کہا

مگر اسے تو بہت آتا تھا غصہ اس نے مجھے سلیپ بھی کیا تھا

www.novelsclubb.com

ایشلے نے ٹرانس میں کہا

سعیدہ کو اس کے لیے دکھ ہوا اور اس ان دیکھے شخص پر غصہ بھی آیا تھا

ہوا کیا تھا۔۔؟؟؟

سعیدہ نے دھیرے سے اس کے ہاتھ اپنا اپنا در کر پوچھا

یشلے بھی جانے کس موڈ میں تھی اسے ہر بات بتاتی چلی گئی۔۔۔۔

یشلے جو پہلے اس ان دیکھے شخص پر غصہ کر رہی تھی اب اسے یشلے کی جلد بازی پر تاسف ہوا

کوئی بھی مسلمان یہ بات ہر گز برداشت نہ کرتا مگر اسلام میں جبر کا حکم کہیں پر نہیں ہے وہ اسے آرام سے بھی سمجھا سکتا تھا

خیر اب اللہ نے اسے اس سے ملوایا تھا جس میں یقیناً دونوں کے لیے کوئی مصلحت ہو گی

سعیدہ نے سوچ لیا تھا وہ اس لڑکی کے لیے اللہ کے حکم سے راہ خیر بنے گی۔۔۔۔

میری کوئی نیکی تھی جو مجھے سعیدہ ملی جس کے حسن سلوک نے مجھے خرید لیا یہاں تک کہ میں تمہیں بھول گئی

میں اس کی زات میں دلچسپی لینے لگی

اور جب آپ کسی کی زات میں دلچسپی لینے لگ جاؤ تو آپ اس کے پر عمل میں دلچسپی لیناشروع کر دیتے ہیں

اللہ پاک نے شاہد مجھے ہدایت کے لیے چن لیا تھا کبھی ایک سال میں میری زندگی میں مثبت تبدیلیاں آئیں

اور پھر میں نے بغیر کسی کے دباؤ میں آئے اسلام قبول کیا اور جب میرے ٹوئن برادر کو یہ پتا لگا وہ میری جان کا دشمن بن گیا

میں واپس سعیدہ کے پاس آئی سعیدہ نے مجھے سمجھایا کہ میں اس کے پاکستان والے گھر چلی جاؤں اس نے اپنی امی اور بہن سے بات کر لی تھی

پاکستان کے زکر پر مجھے تمہاری یاد آئی فل پھر باغی ہوا خواہش ہوئی تم سے ملنے کی

مگر قسمت کو کچھ اور منظور تھا کار کے ڈرائیور کی نیت خراب ہو گئی وہ مجھے غلط جگہ لے گیا اور پھر بھاری رقم کے عوض مجھے اس جگہ بیچ گیا

مجھے کتنے پل سمجھ نہیں آئی میرا ساتھ ہوا کیا۔۔۔

عنصر کی آنکھوں سے آنسو نکلے کتنی تکلیفیں برداشت کی تھی اس نے

عنصر نے بے ساختہ اسے سمیٹنا چاہا مگر رک گیا

فاطمہ کیا تم عنصر جتوئی اپنے نکاح میں قبول کرو گی

آنکھیں میں مان لئیے وہ عقیدت سے نظریں جھکائے بولا

www.novelsclubb.com

اسے فاطمہ سے محبت نہیں عقیدت ہو گئی تھی۔۔۔

مگر عنصر میں تم بہت خاص ہو فاطمہ اللہ کا تحفہ آنی توہین مت کرنا

اس نے اسے خود کے بارے میں کچھ کہنے سے روکا تھا۔۔

!!اور آپ کی بیوی؟؟

اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا یہ میرا وعدہ ہے تم سے مجھے پر یقین کرو اسے کیا گھر میں کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

پولیس سٹیشن میں بھی جب کام پر دھیان نہ لگا تو بالآخر عبیر صاحب ہاسپٹل میں موجود تھے

حسنہ کا بی پی سوٹ کر گیا تھا

عبیر کو عنصر ہر غصہ آیا جو اپنی بہن کو اس حالت میں چھوڑ کر پتا نہیں کہاں غائب تھا

ابھی وہ اسے کال ملاتا عنصر بھاگتا ہوا آیا

عبیر تھینک گاڈ تو آ گیا مجھے نرس کی کال آئی تھی حسنہ کا بی پی شوٹ کر گیا

ہاں اور تم اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے

عبیر کا لہجہ عجیب ہوا جسے عنصر پریشانی میں محسوس نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی۔۔۔۔ عنصر اندر گیا عبیر بھی اسی کے پیچھے اندر گیا تھا

بھائی میں نہیں جاؤں گی گھر مجھے کوئی قبول نہیں کرے گا بھائی مجھے نہیں رہنا زندہ وہ ہائپر ہو رہی تھی

ابھی کل تک تو وہ ٹھیک تھی عبیر کو تشویش ہوئی

وہ ایک کال سننے باہر گیا جب دو نرسوں کی آپس کی گفتگو نے اسے متوجہ کیا۔۔۔

تم پاگل کو انعم کیا کہہ رہی تھی تم اس پیشنٹ کا

ایک نرس انعم نامی نرس پر بھڑکی

صحیح تو کہا جس حالت میں وہ آئی ہے کون اسے قبول کرے گا اور میں نے تو ہمدردی ہی کی تھی اس کے ساتھ

عبیر معاملہ سمجھتے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی ہمدردیاں اپنی زات تک محدود رکھیں نہیں تو جب اس نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گی تو مل کر کرنا ایک دوسرے سے ہمدردی

عبیر کی دھاڑ پر وہ دونوں اچھلی تھیں

عنصر کے کمرے سے جانے کے بعد دادجی کے قدم لڑکھڑائے وہ پاس پڑی کرسی پر ڈھ گئے۔۔۔۔

دادجی دوسری شادی کرنا گناہ ہے اور اگر گناہ ہے تو چند سال قبل آپ کیوں اس "گناہ کے مرتب ہوئے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ گہری سانس بھر کر رہ گئے آج ان کے پوتے نے انہیں طعنہ دے دیا

انھوں نے اپنے بیڈ کے سائیڈ ڈرار سے تصویر نکالی

بہت آزمائش کن فیصلے کروائے آپ نے مجھ سے تانیہ بیگم

اپنی محبوب بیوی کی تصویر پر ہاتھ پھیر کے بڑبڑائے۔۔۔۔

ماضی کی خوش کن اور تلخ یادیں ایک ساتھ حملہ اور ہوئیں تھی

کلیم سائیں آپ کیوں نہیں مان لیتے ماں جی کی بات کر لیں دوسری شادی اولاد کی خوشی شاہد میرے سے ملنا نہیں لکھی تانیہ بیگم نمناک لہجے میں بولی

نہیں تانی میں ہر گز دوسری شادی نہیں کروں گا اگر اللہ نے مجھے اولاد کی خوشی دینی ہوئی تو تمہارے ہی بطن سے ملے ہی وہ قطع لہجے میں بولے

تانیہ بیگم روتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئیں

اپنی ساس کا بگڑا رویہ دائی کی دلدوز جملے کہ وہ بانج ہے ان کی برداشت سے اب بلا تر تھے نہیں تو کون سی بیوی اپنا شوہر بانٹتی ہے

www.novelsclubb.com

کلیم جتوئی اپنے لب بھینچ گئے اپنی تانی کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کر سکتے تھے مگر وہ بھی تو ناجائز مانگ کر رہی تھی وہ کیسے کر لیتے دوسری شادی کیسے اپنی محبت میں شرک کرتے

تانیہ بیگم ان کے بچپن کا پیار تھی ایک ہی گاؤں میں ایک ساتھ پلے بھرے دوستی پھر محبت جسے انھوں نے نکاح کا درجہ دیا وہ لوگ ہم پلہ تھے ایک جیسے امیر کھاتے پیتے خاندان سے اس لیے ان کی شادی میں کوئی دقت نہیں آئی مگر کہتے ہیں نہ جہاں محبت ہو وہاں آزمائشیں بھی آتی ہیں

اسی طرح آج تین سال بعد بھی کلیم جتوئی اور تانیہ جتوئی اولاد کی خوشی سے محروم تھے اماں سائیں جو تانیہ بیگم کو بیٹی کہتی تھی اب ان سے کٹی رہتی

تانیہ بیگم بھی دن بہ دن اسی دکھ کو دل سے لگائے کمزور ہوتی جا رہی تھی۔۔

آپ کو میری قسم کلیم سائیں نہیں تو آپ کی تانی اپنی جان لے لے گی۔۔۔

وہ تو جیسے تیاری کر کے بیٹھی تھی آج آر یا پار کی

کیا تم برداشت کر لو گی مجھے کسی اور کے ساتھ

وہ سخت لہجے میں بولے

تانیہ کا دل لرزا ایک پل کو

میں نے بہت کچھ برداشت کر لیا سائیں ایک اور درد سہی۔۔۔۔۔

اور اگر اس لڑکی نے مجھے تم سے چھین لیا

تانیہ بیگم کے دماغ میں ایک لہر سی دوڑی

www.novelsclubb.com

ایک فیصلہ لیا خود غرض سا

نہیں چھیننے دوں گی

وہ اٹل لہجے میں بولی

اچھا تو کہاں ہے لڑکی وہ بے بس ہوئے

!!!صوبیہ

صوبی؟!!کلیم جتوئی نے متحیر ہو کر کہا

ان کی ایک اور دوست صوبیہ تانیہ کی بچپن کی دوست اس کی ہم راز

تانیہ شاہد دوستی کا امتحان لینے والی تھی

بہت سوچ کر تانیہ بیگم نے صوبیہ کا انتخاب کیا تھا

صوبی جو اس کی دوست تھی تو یہ ڈر توتانی کو ہر گز لاحق نہیں تھا کہ اولاد کے بعد وہ

اس کا شوہر چھین لے گی

باقی صوبہ کے غریب ماں باپ جن پر صوبیہ کے بعد بھی تین بیٹیوں کا بوجھ تھا وہ تو

بغیر کسی مزاحمت کے پہلے ہی لمحے اس رشتے کو قبول کیئے بیٹھے تھے

صوبیہ کو بھی اس کی قسموں نے باندھ لیا

www.novelsclubb.com

اور بلآخر ان کی شادی ہو گئی۔۔۔

شادی تو ہو گئی مگر کلیم جتوئی کا رویہ صوبیہ کے ساتھ لیا دیا سا تھا اور تانیہ بیگم سے بھی وہ خفا تھے۔۔۔

پھر کچھ ٹائم بعد جب صوبیہ بیگم کی امید سے ہونے کی خبر ملی تانی بیگم نے کلیم جتوئی کو منا ہی لیا جبکہ

صوبی تانیہ سے نظریں چرائی پھرتی

کلیم جتوئی کا رویہ بھی صوبیہ بیگم سے اچھا ہونے لگا

تانیہ بیگم نے ان نو ماہ صوبیہ کا بہت خیال رکھا

ساس بھی دونوں بہوؤں کے پیار پر پر سکون تھی پھر سعید جتوئی کی پیدائش پر پورے گاؤں میں مٹھایاں بانٹیں گئی مگر گھر کا ماحول تب ماتم زدہ ہوا جب ماں جی سب کو چھوڑ کر اس دنیا سے چلی گئیں

www.novelsclubb.com

تانیہ جتوئی ہر وقت سعید کو تھامے رکھتی ایسے میں کلیم جتوئی کو سنبھالنے والی صوبی تھی تب صوبی کلیم جتوئی کے قریب ہو گئیں

کلیم جتوئی بھی ان پر دھیان دینے لگے

پھر ان کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی مگر تانیہ کو کلیم جتوئی کی صوبی کے ساتھ نزدیکی کھلنے لگی

ان کا دھیان بچوں سے ہٹنے لگا

پھر فرید جتوئی کے اس دنیا میں آنے کے بعد سے تانیہ جتوئی براہ راست صوبیہ جتوئی پر حکم چلانے لگی

تینوں بچوں کو ان سے دور رکھتی کلیم جتوئی کی غیر موجودگی میں صوبی کو طعنے دیتی جسے صوبی برداشت کرتی

www.novelsclubb.com

پھر ایک دن تانیہ جتوئی بے ہوش ہو کر گری لیکن جو خبر انہیں ملی ان کی آنکھیں نم ہو گئیں

کلیم میں ماں کلیم سائیں آپ سن رہے ہیں ان کی خوشی دیدنی تھی خوش تو صوبی بھی تھی

وقت ریت کی ماند ہاتھ سے پھسلا تھا بچے بڑے ہو گئے سب کی شادی ہو چکی تھی

وقت چاہے کتنا بھی آگے چلا گیا ہو دادجی کی محبوب بیوی کا عزاز تانیہ بیگم کو ہی حاصل تھا۔۔۔

صوبیہ بیگم بیٹی کے طلاق کے بعد ایک دن فرید جتوئی کی وفات کی خبر کا صدمہ لئیے اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔۔

تانیہ بیگم بھی ان کے بعد دو سال ہی جی سکی تمنا ان کی لاڈلی رہی ہو بہو ان کی جیسی اور ان کے بعد دادجی کی لاڈلی۔۔۔

دادجی اپنی بیویوں کے جانے کے بعد بھی برابری نہ کر سکے

ماضی کی یادوں سے نکلے تو آنکھیں اشک بار ہو چکی تھیں۔۔۔

داؤد کی پٹی کرنے کے بعد وہ باہر لاونج میں آگئی۔۔۔۔

بیٹا آپ کو میرا ٹوکنا برا تو نہیں لگا۔۔۔؟؟

کسی احساس کے تحت دادی نے کشوہ کی جانب دیکھ کر پوچھا

جو انہیں کھوئی کھوئی سی لگی

www.novelsclubb.com

نہیں دادی جان مجھے کیوں برا لگے گا۔۔۔

ہاں بیٹا میں دیکھ رہی وہ آپ پر بہت انحصار کرتا ہے جو آپ دونوں کے ہی رشتے کے لیے صحیح نہیں کل کو جب آپ کی اولاد ہو گی تو اس پر بھی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔۔۔۔

...!!!اولاد

کشوہ کے گال لال ہوئے اس نے تو کبھی نجج پر سوچا ہی نہیں تھا

کہ کبھی داؤد بالکل ٹھیک ہو گا ان کا رشتہ کونسا مور لے گا

دادی نے اس کے سوچوں کے نئے در کھولے تھے۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اب اس نے کیا کرنا ہے۔۔۔۔

فائزہ بیگم رو کر بے حال ہوئی ادھر بیٹی کا گھر اجڑ رہا ہے اور بیٹی کو کوئی فکر نہیں

www.novelsclubb.com

کیوں ہو تم اتنی خود سر تمنا تمہارا شوہر دوسری شادی کرنے لگا ہے تمہارے سر پر

سوتن لانے لگا ہے اور تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا فائزہ بیگم نے اسے جھنجھوڑ کر رکھ

دیا تھا۔۔۔۔

تو کیا کروں جاہل عورتوں کی طرح پیٹوں روؤں کیا کروں کیا چاہتی ہیں ماتم کرتی پھروں گھر بھر میں اور میری عنصر سے شادی کس کی رضامندی سے ہوئی ہے وہ جواب لیں اس مکار شخص سے میں کیوں اپنا خون جلاؤں

تمنا خود سری سے ان کا ہاتھ جھٹک کر اپنے کمرے کی جانب بھر گئی۔۔۔۔۔

داؤد کو سر درد کے بعد بخار نے جکڑ لیا تھا

وہ جو انتظار کر رہا تھا کہ کشوہ آئے گی اور تب تک اس کی دیکھ بال کرے گی جب تک اس کا بخار نہ کم ہو جاتا مگر اس کی ساری خوش فہمیاں تب دھڑی دھڑی کی رہ گئی جب امن کے بھیج کر بلوانے پر آنے کی بجائے کشوہ نے سوپ اور بخار کی دوا بھیجی تھی

کشوہ اسے اگنور کر رہی تھی وہ بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہ گیا سوپ بھی نہیں پی سکا

کشوہ نے داؤد کے سوپ تو بھیج دیا تھا مگر اسے بے چینی ہو رہی تھی دل کر رہا تھا ابھی داؤد کے پاس چلی جائے۔۔۔ مگر وہ نہیں جا سکتی تھی اوپر سے دادی بھی جیسے پہرے داری کے لیے باہر بیٹھی تھیں۔۔۔۔۔

علیم کاظمی تک جب داؤد کے بیمار ہونے کی خبر پہنچی تو وہ خود کو روک نہیں سکے انہیں لگا اپنی غلطیوں کا ازالہ کرنے کا یہ ہی صحیح وقت ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ داؤد کے پاس بیٹھے تھے جو آنکھیں موندیں لیٹا ہوا تھا

داؤد آہٹ محسوس کیئے رخ مور گیا

اب کیوں آئی ہیں کشف

کوئی اپنے شوہر کو اس طرح بھی اگنور کرتا ہے جب وہ بیمار بھی ہو

خفا خفا سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

علیم کاظمی خاموش ہی رہے

داؤد نے رخ موڑا تو ایک لمحے کو خجل ہوا پھر چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے

داؤد بچے

وہ آگے بھرے داؤد اٹھ کھڑا ہوا

www.novelsclubb.com

پلیز مسٹر کاظمی یہاں سے چلے جائیں

داؤد نے قطعت لہجے میں کہا۔۔

داؤد بچے اپنے بابا سائیں کو معاف کر دو

ان کی آنکھیں نم ہوئی ان کا بیٹا کتنا خوبرو ہو گیا انہیں وہ بچہ یاد آیا پانچ سالہ روتا بلکتا سا۔۔۔۔

داؤد ایم سوری بچے اپنے بدنصیب باپ کو معاف کر دو

صرف آپ سے جان چھڑانے کی غرض سے میں نے اپنی زندگی اندھیروں میں گزار دی ماں کے بعد پاگل ہونے کا دیکھاوا کیا کہ کہیں آپ کے ساتھ نہ بھیج دیا جاؤں اور آپ کہہ رہے "سوری" صرف سوری سے میرے گزرے ماہ و سال واپس آجائیں گے تو علیم کاظمی مجھے آپ کی سوری قبول ہے

علیم کاظمی جھکے کندھے سمیت مرے جبکہ داؤد کی آنکھیں دروازے پر بے یقین سی کھڑی کشوہ ہو دیکھ کر پھٹی تھیں۔۔۔۔۔

کشف۔۔۔۔

****

صرف آپ سے جان چھڑانے کی غرض سے میں نے اپنی زندگی اندھیروں میں گزار دی ماں کے بعد پاگل ہونے کا دیکھاوا کیا کہ کہیں آپ کے ساتھ نہ بھیج دیا جاؤں اور آپ کہہ رہے "سوری" صرف سوری سے میرے گزرے ماہ و سال واپس آجائیں گے تو علیم کاظمی مجھے آپ کی سوری قبول ہے

علیم کاظمی جھکے کندھے سمیت مڑے جبکہ داؤد کی آنکھیں دروازے پر بے یقین سی کھڑی کشوہ کو دیکھ کر پھٹی تھیں۔۔۔۔۔

علیم کاظمی شرمندہ سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔۔۔۔

کشوہ داؤد فوراً اس کے پاس آیا

کب سے؟؟؟!!!ٹرانس کی سی کیفیت میں کشوہ کی سرگوشی ہوا میں شامل ہوئی

کشوہ ایسا کچھ داؤد ابھی کچھ بولتا

کشوہ کے بکھرے الفاظ اس کی زبان کو فول لگا گئے

www.novelsclubb.com

آپ۔۔۔آپ۔۔۔میری محبت۔۔۔۔۔میرے خلوص۔۔۔۔۔میرے

جزبات۔۔۔۔۔

کامزاق اڑارہے تھے۔۔۔۔۔

دھیمی سی مری ہوئی آواز نکلی تو داؤد کا ظمی تڑپ گیا۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں کشف وہ معاً دو قدم اس کے قریب آیا تو کشوہ چار قدم پیچھے گئ

۔۔۔۔

ڈونٹ کشف می۔۔۔!! میں کشوہ ہوں کشوہ بالکل اکیلی۔۔۔۔

نہیں داؤد نے تڑپ کر اسے سمیٹا مگر وہ ساکن سی ہو گئ تھی نہ جھٹکا نہ دور ہوئی اور نہ

ہی اسے تھاما۔۔۔۔

مشکل سے حسنہ کی طبیعت سنبھلی تھی

عبیر کو ابھی بھی اس نرس پر غصہ آرہا تھا کچھ سوچتے ہوئے اس کا رخ حسنہ کے کمرے کی جانب ہوا تھا وہ اندر چلا آیا

حسنہ جاگ رہی تھی

ساکت آنکھیں کمرے میں چلتے پنکھے پر ٹکی ہوئی تھیں

" مجھے مار دو مگر میں اپنی عزت پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گی"

اس کے جملے ایک دفعہ پھر کانوں میں بازگشت ہوئے تو وہ پاس موجود کرسی پر بیٹھ گیا

حسنہ اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ عبیر کے اپنے پاس بیٹھنے پر بھی محسوس نہ کر سکی تھی

بہادر لڑکیاں اتنا بڑا قدم اٹھا کر روتی اچھی نہیں لگتی

عبیر نے نرم لہجے میں کہا

بد کردار لڑکیوں کے مقدر میں رونا ہی رہ جاتا ہے

بد کردار اور بے وقوف ہونے میں فرق ہوتا ہے عبیر کے طنزیہ لہجے پر حسنہ پل کو چونکی

کون تھا وہ اس نے غیر شناسا شخص کی موجودگی کو اب جا کر محسوس کیا تھا

اتنا اندھا یقین کیسے ہو جاتا ہے تم لڑکیوں کو۔۔۔

حسنہ کو گرم تھپڑ محسوس ہوا اپنے چہرے پر

عبیر بول چکا تھا زندگی میں پہلی بار اسے لگا تیر کمان سے نکل چکا ہے

www.novelsclubb.com

وہ ہر گز اسے یہاں سنانے نہیں آیا بلکہ وہ تو ایک فیصلہ لے کر آیا تھا

مجھے کسی نے کہا تھا نا محرم آگ ہے اس سے دور رہو

حسنہ کو کشوہ کے آخری الفاظ یاد آئے تھے

مگر جب آپ کی آنکھ پر پٹی بندھی جائے تب آپ کو ہر روکنے والا اپنا دشمن لگتا ہے

حسنہ وضاحت نہ چاہتے ہوئے بھی دے گئی

عجیب سا سماں بندھا ہوا تھا وہ ایک دوسرے کو نہ جاننے کے باوجود ہر پرسنل سوال کا جواب دے رہے تھے

کبھی کبھی دل کے زخم کسی غیر کے ساتھ بانٹنے سے انسان خود پر سے بوجھ کو کم ہوتا محسوس کرتا ہے

عبیر کو یاد آیا وہ بھی تو تھا دل پھینک دل توڑنے والا اس کے دوست اسے روکتے اور وہ کتنی حقارت سے کہتا تھا کہ اس کے دوست جلتے ہیں

زندگی کا کتنا عرصہ اس نے ایسے ہی گزارا تھا

پھر ٹریننگ کے بعد اسے ہوش نہیں رہا تھا

پولیس فورسز میں جانا اس کا جنون تھا

مگر آج اتنے عرصے بعد عورت زاد سے سامنا ہوا تو

سامنے لیٹی لڑکی کی بے بسی اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی

یہ ہمدردی تو نہیں تھی

عبیر تراب اور ہمدردی مزاحیہ خیز بات تھی

ہمدردی میں مقابل کا درد دل میں محسوس نہیں ہوتا۔۔

آج تمہیں یہاں سے چھٹی مل جائے گی عنصر بتا رہا تھا وہ تم دونوں کو گھر لے جائے گا آج ہی

حسنہ کو کچھ نہ بولتے دیکھ وہ دوبارہ بولا تھا

www.novelsclubb.com

وہ اسے بتا رہا تھا بلکہ بات بڑھا رہا تھا حالانکہ یہ بات حسنہ جانتی تھی

ہمم۔۔۔۔حسنہ نہ بس ہنکارا بھرا

تارا بائی پکڑی گئی ہے عبیر نے اسے بڑی خبر دی تھی اس کے مطابق یہ بات سننے کی اصل حق دار تھی وہ

حسنہ نے آنکھیں بڑی کر کے بے یقینی سے عبیر کی جانب دیکھا

وہ جو مکمل پولیس کی وردی میں وہاں موجود تھا

سامنے شرٹ کے بائیں جانب لگی نیم پلیٹ پر چمکتا عبیر نام

تارا بائی پکڑی گئی حسنہ پر شادی مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی اس نے یہ سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا کہ وہ اس جہنم سے باہر نکلے گی صحیح سلامت

وہ رونے لگی دھاڑے مار مار کر عبیر نے تاسف سے اسے روتے ہوئے دیکھا دیکھا

خیر نرس کمرے میں آ گئی تھی اب اسے عنصر سے ملنا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ مام تمنا چیختی ہوئی کیچن میں آئی تھی

تمیز سے بات کرو تمنا فائزہ بیگم اس کی بڑھتی ہوئی بد تمیزیوں سے تنگ آ چکی تھی

ادھر اس کی شادی شدہ زندگی داؤ پر لگی تھی اور وہ مہارانی اپنے کمرے میں سکون فرما رہی تھی

ہوش کے ناخن لو تمنا اپنی ساس کی مدد کرواو کچھ نہیں تو ان کو تو اپنے حق میں رہنے دو کل کو دوسری لڑکی نے خمسہ بھابھی کو بھی اپنی طرف کر لیا تو تمہاری حیثیت کچھ نہیں رہ جائے گی

فائزہ بیگم ماں ہونے کے ناطے اسے سمجھانے میں لگ گئی

کیوں مام کیوں کرو میں ان کی غلامی

بھاگنے والی ان کی بیٹی تھی جس کی سزا مجھے ان کے بیٹے کے پلے باندھ کر ملی

اب جب ان کا بیٹا دوسری شادی کر رہا ہے تو یہ بھی میرے سر پر اور حد یہ کہ آپ میری ماں مجھے کہہ رہی ہے میں ان کی غلامی کروں بس بہت کر لیا آپ اور ڈیڈ نے اب آپ لوگوں نے مجھ پر کوئی پابندی لگائی تو میں یہ گھر چھوڑ جاؤں گی

تمنا نے آخر نم لہجے میں کہا۔۔۔

وہ مڑی پیچھے ہی عنصر اور داد جی کھڑے تھے

خمسہ بیگم ایک بار پھر حسنہ کو یاد کیئے روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی تھیں

عنصر نے ایک نظر داد جی کو دیکھا جو شرمندہ لگے اسے۔۔۔

فائزہ بیگم بھی داد جی کو دیکھ کر شرمندہ ہوئی تھیں

عنصر!!! داد جی نے خود کو سہارا دیئے اپنے پاس کھڑے عنصر کو پکارا

!! جی داد جی

www.novelsclubb.com

ہمیں تمہاری دوسری شادی سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تم بتادو کب جانا ہے ہم نے داد جی کا لہجہ شکست خوردہ سا تھا

عنصر کو دکھ بھی ہوا مگر اس وقت ہاسپٹل میں موجود وہ دو شخصیات زیادہ ضروری تھی

کشف آپ۔۔۔آپ تو جانتی تھیں نہ

اس وقت وہ سب کتنا ضروری تھا

داؤد نے ہلکی سی سرزنش کی تھی کشوہ اس سے دور ہوئی

کیا داؤد میں کیا جانتی تھی

کچھ بھی تو جاننے کا موقع نہیں ملا مجھے کشوہ نے رخ موڑا تھا اس سے

کشوہ کیا آپ نہیں جانتی تھی میں نے پاگل پن کا ناٹک کیا ہے تاکہ علیم کاظمی کے ساتھ نہ جانا پڑے

www.novelsclubb.com

داؤد نے اسے شانوں سے تھام کر چہرہ اپنی جانب کر کے کہا

کب داؤد؟؟

کب کوئی اشارہ کوئی بات جس سے مجھے اس بات کا معلوم ہو جاتا کہ جو دکھ رہا ہے وہ سچ نہیں ہے کشوہ کی آنکھوں میں نمی چمکی وہ کتنا روئی تھی جب اس نے داؤد کا پہلی بار وہ روپ دیکھا تھا

مگر وہ سب فریب تھا

کشوہ کو چند سال پہلے کا واقع یاد آیا تھا

جب فرید جتوئی کے انتقال کے بعد اس کا زیادہ تر وقت دانیہ جتوئی کے پاس گزرتا تھا

داؤد بھی وہاں ہی ہوتا تھا مگر کشوہ اپنے پردے کے باعث اس سے احتیاط برتتی تھی

مگر داؤد کے لیے وہ اہم ہو گئی تھی بہت اہم کیوں نہ ہوتی اس کی ماں کی پسند تھی وہ ان کا سہارا تھی

حالات جو زرا بہتر ہوئے دانیہ جتوئی پر تو علیم کاظمی دادی جان کے ساتھ جتوئی خاندان والوں کے در پر موجود تھیں

انہیں ان کا وارث چاہیئے تھا

دانیہ جتوئی کے زیادہ تر بیمار رہنے کی وجہ سے داد جی بھی داؤد کو بھیجنے پر آمادہ ہو گئے تھے

مگر یہ خبر سن کر دانیہ جتوئی تڑپ اٹھی تھی ان کے جینے کی آخری وجہ بھی وہ شخص اس سے چھیننے آیا تھا

پہلے کم ان کے بیٹے کو بلا کر ذلیل کیا اس پر کیسے کیسے الزام نہ لگائے گئے تھے

کشوہ اپنی پھوپھو کو روتا دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی

داد جی ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں

کشوہ نے دکھ سے دانیہ جتوئی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

جب داؤد نے غصے میں ہر چیز اٹھا کر زمین پر مارنی شروع کر دی یہاں تک کہ خود کو زخمی کر لیا

!!! داؤد

خاموش داؤد دھاڑا تھا بری طرح کشوہ سہم گئی داؤد کا روپ دیکھ کر وہ تو ہمیشہ نرم خو دھیمے لہجے میں بات کرنے والا تھا۔۔۔

داود نے ایسے ہی ملازم کو زخمی بھی کر دیا کشوہ اس قدر ڈر گئی کے وہ ڈر کے مارے دوبارہ اوپر والے پورشن میں ہی نہ گئی

علیم کاظمی بھی داؤد کی حالت دیکھ کر واپس لوٹ گئے

"ایک پاگل کو کون رکھتا ہاہاہا"

پھوپھو کے جانے کے بعد وہ رپورٹس وہ دوائیاں اور مجھے گھورنا وہ سب کیا تھا داؤد

ماں کے جانے کے بعد آپ نے ایک دفعہ بھی آ کر نہیں دیکھا میں زندہ ہوں کہ مر گیا

داؤد نے شکوہ کیا تھا

کس حق سے آتی میں داؤد اور اس دن اپنی آنکھوں سے وہ خطرناک منظر دیکھنے کے بعد میرے دل میں پیدا ہونے والی دہشت کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے

پھوپھو کی وجہ سے میں الگ پریشان تھی اور آپ کی حالت نے عجیب خوف و ہراس پیدا کر دیا میری زات میں

آپ کا وہ گھورنا وہ سب میری شخصیت پر کتنا اثر انداز ہوا آپ جانتے ہیں

نہیں آپ نہیں جانتے

آپ نے ایک دفعہ بھی مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا

مجھے استعمال کیا

نہیں کشوہ

مگر وہ کمرے سے باہر نکل گئی اس وقت اتنا سب کچھ ایک ساتھ برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا اس کے لیے۔۔۔۔

عنصر مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے عبیر عنصر کے سر پر کھڑا تھا

عنصر نے چونک کر اسے دیکھا پھر اپنا کام چھوڑ کر پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

آہ۔۔ہاں بولو عبیر میں سن رہا ہوں۔۔

تارا بائی پکڑی گئی ہے پولیس نے چھاپا مار لیا وہاں

تو کیا وہ کوٹھا بند عنصر نے حیرت و مسرت کے عالم میں کہا

www.novelsclubb.com

نہیں بند تو نہیں کیونکہ ایسے کاموں کے پیچھے بڑے بڑے لوگوں کا ہاتھ ہوتا ہے مگر جو لڑکیاں وہاں سے نکلنا چاہتی تھی انہیں نکال لیا گیا ہے اور ان کے گھر پہنچا دیا گیا ہے

اور جو اپنے گھر نہیں جانا چاہتی تھی انہیں آج ہاسٹل اور دوسرے اداروں میں پہنچایا جائے گا

عبیر میں بتا نہیں سکتا میں کتنا خوش ہوں

عنصر اس کے گلے لگا

www.novelsclubb.com

وہ عنصر۔۔۔۔

عبیر سوچ میں پڑا

پہلی دفع اسے کسی سے کوئی بات کرنے میں دقعت ہو رہی تھی

نہیں تو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں اس سے بھر کر کوئی منہ پھٹ نہیں تھا

میں۔۔میں حسنہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں

عنصر گنگ ہوا

اور پلیز یہ مت سمجھنا میں کوئی احسان یا ہمدردی کے تحت ایسا کر رہا ہوں

تم سے بہتر کون جانتا ہے عبیر تراب اپنے فیصلے خود کرتا ہے

مگر میں حسنہ کی اجازت کے بغیر تمہیں ہاں نہیں کر سکتا عنصر نظریں چرا گیا۔۔۔

دیکھو عنصر تم بھی جانتے ہو اور میں بھی کہ حسنہ ابھی اس کنڈیشن میں نہیں ہے کہ

وہ تمہیں کوئی جواب دے تو اب فیصلہ تم نے لینا ہے

عنصر پر سوچ نظروں سے عبیر کی طرف دیکھنے لگا اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ

کبھی یہ وقت بھی آئے گا۔۔۔۔

بھائی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی حسنہ نے اسے پکارا جو زرا سنجیدہ سا لگ رہا تھا

ہاں بچے۔۔۔ عنصر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

گاڑی کی پچھلی سیٹ کر بیٹھی فاطمہ نے عنصر کی جانب دیکھا تھا

بھائی مما بابا دادا جی سب مجھے کوئی قبول نہیں کرے گا وہ پھر سے رونے کو تیار تھی

سب تمہیں قبول کریں گے تم فکر مت کرو تم بس اپنے بھائی کا کہا مانو گی

عنصر نے مان سے کہا تو حسنہ نے اسبات میں سر ہلایا

گاڑی مسجد کے آگے رکی تو حسنہ کے ساتھ ساتھ پیچھے بیٹھی فاطمہ بھی چونکی

حسنہ بچے میں آپ کا نکاح کر رہا ہوں

www.novelsclubb.com

عنصر نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا اسے معلوم تھا حسنہ مزاحمت کرے گی مگر وہ تو ساکن بیٹھی تھی

حسنہ بچے اپنے بھائی پر یقین کرو وہ کوئی غلط فیصلہ نہیں لے گے تمہارے لیے

عنصر نے پر شفقت ہاتھ اس کے سر پر رکھا

بھائی وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی

اس کا نکاح ہو چکا تھا حسنہ جتوئی اب حسنہ عبیر تراب بن چکی تھی

سفید شلوار قمیض میں عبیر حسنہ کے کھوئے ہوئے حواس کو اچھے سے محسوس کر رہا تھا

نکاح کے بعد عبیر نے حسنہ جو ہاتھ سے تھام کر عنصر کے ساتھ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا

عنصر میری امانت تمہارے ساتھ جا رہی ہے بہت جلد میں امی کے ساتھ اسے لینے آؤں گا تب تک میری بیوی کا خیال رکھنا

حسنہ کو اپنے سارے احساس مردہ لگے جس انداز میں وہ اسے بیوی کہہ رہا تھا وہ کیوں نہیں کچھ محسوس کر پا رہی تھی

تھک کر اس نے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا لی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ کمرے میں نہیں آئی تو داؤد جلے پیر کی بلی بنا ادھر اُدھر پھرنے لگا تھا

اس کی آنکھوں میں آنسوں دیکھنا اذیت ناک تھا اس کے لیے

وہ رو رہی ہوں گی داؤد سر تھام گیا

اس نے ایسا کچھ بھی سوچا نہیں تھا۔۔۔۔

کشوہ آپ تو مجھے سمجھیں نہ یار

وہ سر بیڈ پر رکھتا آنکھیں موند گیا تھا

www.novelsclubb.com

وہ تکلیف ہو رہی ہے کشف۔۔۔۔

عنصر بیٹا کہاں غائب رہتے ہو بچے ماں کو کیوں ترساتے ہو

اب تو لگتا ہے سانسیں بھی چند رہ گئی ہیں

خمسہ بیگم اس سے شکوہ کر رہی تھی

امی حسنہ نے تڑپ کر عنصر کے پیچھے سے نکلتے ہوئے کہا

خمسہ بیگم کے ساتھ سے پانی کا گلاس زمین پر گرا

جسے سنتے فائزہ بیگم باہر آئی

ماں

حسنہ آگے بھری

!! چٹاخ

www.novelsclubb.com

خمسہ بیگم کا ہاتھ اٹھا تھا اور حسنہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

ماں عنصر آگے بھرتا مگر فاطمہ نے اسے روکا

عنصر نے مڑ کر اسے دیکھا جو نفی میں سر ہلایا

ماں۔۔۔م ج۔۔۔مجھے مارو میں اسی قابل ہوں مگر ایک دفعہ اپنی حسنہ کو گلے لگا لیں مما آپ کی حسنہ مر جائے گی

خمسہ بیگم کا ہاتھ تھامے خود ہی اپنے چہرے پر تھپڑ مارنے لگی

مما حسنہ نے شدت سے اپنی ماں کو گلے لگایا

جو روتے ہی چلی جا رہی تھی

تمنا بھی باہر آئی تھی مگر اس کی نظر حسنہ کی بجائے عنصر کا ہاتھ تھامے کھڑی لڑکی پر تھی

نیلی آنکھوں والی لڑکی جس کا چہرہ حجاب میں مقید تھا

تمنا کے قدم ان کی جانب اٹھے تھے۔۔۔۔

****

کشوہ کے لیے وہ سب برداشت کرنا واقع مشکل تھا

www.novelsclubb.com

اس نے کیا کچھ نہیں کیا داؤد کے لیے

اپنی پڑھائی تک چھوڑ دی اس کی فکر میں اس وقت وہ برآمدے میں لگے جھولے پر بیٹھی تھی

ہلکی ہلکی میٹھی ہوا بھی اس کے اعصاب کو پر سکون نہیں کر پا رہے تھے

تب ہی وہاں علیم کاظمی آئے تھے

کشوہ نے اپنی چادر کو نامحسوس انداز میں سر پر درست کیا

علیم کاظمی کچھ فاصلے پر کھڑے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم

کشوہ نے سلام کیا

وعلیکم السلام

وہ کچھ پیشمان سے تھے تھکے تھکے لہجے میں سلام کا جواب دیا تھا

بیٹا جتنا کچھ میں نے اور میری بیوی نے آپ کے شوہر کے ساتھ کیا اس کے بعد ہم آپ سے کسی بھی قسم کی درخواست کرنے کا حق نہیں رکھتے

مگر میں بے بس اور مجبور ہو کر آیا ہوں۔ کشوہ نے نا سمجھی سے اسے انہیں دیکھا بیٹا داؤد کو اکیلا مت چھوڑنا

میرا بیٹا ٹوٹ جائے گا، آپ کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھنے کے بعد جو تڑپ اس کے وجود میں پھیلی تھی میں نے دیکھا

وہ کہیں سے بھی فریب اور دھوکا نہیں تھی

یہ میرا اور میرے شوہر کا معاملہ نے کشوہ نے دھیمے مگر سرد لہجے میں کہا تھا

علیم کاظمی شرمندہ ہوئے تھے ہم بے شک میرے جیسا باپ کبھی اپنے بیٹے کی زندگی سہل نہیں کر سکتا

میں نے اس کی ماں کے ساتھ ساتھ اس پر بھی ظلم کیئے پانچ سال کے روتے بلکتے بچے کو گھر سے نکال دیا اور پھر اتنے عرصے

بعد اسے بلایا تو اس پر یقین نہ کر سکا اپنی نیک بیوی کی پرورش

پر بھی یقین نہیں کر سکا

اس پر چوری کا الزام لگایا زانی کا الزام لگایا اس کے بعد بھی اسے جب اپنے مقصد کے لیے لینے گیا اس کی حالت دیکھ کر میں اسے چھوڑ گیا

میں ایک پاگل کی زمہ داری لینے سے ڈرتا تھا

www.novelsclubb.com

دانیہ کے بعد اس کے کیا سلوک ہوتا ہے یہ جانے کے باوجود میں اپنی زمہ داری سے غافل رہا

اللہ نے مجھ سے میری دوسری اولادیں چھین لیں شاہد میں اسی قابل تھا

جو داؤد کے بعد میرا کوئی بیٹا نہیں ہوا۔

میں ہاتھ جوڑتا ہوں بیٹا میرے بچے سے اس کی آخری خوشی نہیں چھیننا علیم کاظمی کے ہاتھ جوڑنے پر کشوہ ہوش میں آئی اس نے اپنا انسو سے تر چہرا صاف کیا

پلیز انکل کشوہ نے نم لہجے میں کہا

آپ فکر مت کریں میں بھاگنے والوں میں سے نہیں ہوں

وہ وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی وہ داؤد کے قصوروار تھے

تو معاف بھی انہیں داؤد ہی کرے گا۔۔۔۔

وہ حویلی کے اندر چلی گئی رات کا وقت تھا وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی

جب امن اور ثمن دونوں اس کے پاس آئی تھی

بھابھی آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں

ثمن نے اس کے ساتھ لگ کر بیٹھ کر کہا تھا

کچھ نہیں بچے بس ویسے ہی آپ لوگوں کا کالج کیسا جا رہا ہے؟؟

www.novelsclubb.com

کشوہ نے محبت سے کہا

بہت اچھا آپ کو پتا ہے بھابھی میرا آرٹ پروجیکٹ ایگزیبیشن کے لیے سلیکٹ ہو گیا امن نے چہک کر کہا تھا

واو آپ کو سکیچنگ وغیرہ آتی ہے کشوہ نے سوالیہ لہجے میں کچھ سوچ کر کہا

جی بھابھی آرٹس اینڈ فیشن ڈیزائننگ میں کورس کر رہیں ہم دونوں اور ثمن کو مہندی لگانی بھی آتی ہے

آپ کو ہیر کٹنگ کرنی آتی ہے کشوہ اب پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گئی

جی بھابھی امن کو آتی ہے بلکہ میں مہندی لے کر آتی ہوں آپ کو لگائے گے آپ کے ہاتھوں پر بہت پیاری لگے گی

وہ دونوں آندھی طوفان کی طرح وہاں سے غائب ہوئی تھیں

www.novelsclubb.com

داؤد صاحب بہت ہو گیا آپ کا معصوم معصوم والا کھیل اب اپنی کشف کا سامنا کر کے دیکھائیں

پر اسرار سوچ کے ساتھ پیاری سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی۔۔۔

واو بھابھی اتنے پیارے بال امن نے رشک سے اس کے لمبے خوبصورت بالوں کو دیکھ کر کہا

ماشاءاللہ بولو بے وقوف ثمن نے اس کے سر چپت لگائی تھی

www.novelsclubb.com

ماشاءاللہ ماشاءاللہ

بھائی کو تو بہت پسند ہوں گے بھابھی کے بال

ثمن نے شرارت سے کہا

کشوہ کی آنکھوں کے سامنے چند منظر لہرائے

کشف آپ کے بال

وہ اس کے بالوں کے ساتھ کھیل رہا تھا

کبھی اسے کام نہیں کرنے دے رہا تھا

مجھے آپ کے بال بہت پسند ہیں اس کے بالوں کے ساتھ ہاتھ مس کیا

کشوہ کے گال لالی چھلکانے لگے

یہ بات اسے اور ہی سرخ کر رہی تھی کہ داؤد اس کی تعریف مکمل ہوش و حواس میں کرتا تھا

www.novelsclubb.com

اوو بھابھی آپ کے گال ہاہاہا۔۔۔۔

امن کشوہ نے خفا ہو کر کہا

اچھا اچھا سوری سوری

کیسے کٹنگ کرنی ہے بھابھی؟؟

شولڈر کٹ کشوہ نے لب کاٹ کر کہا اپنے لمبے بال تو اسے بھی بہت پسند تھے مگر کوئی بھی پھر بڑے ہو جائیں گے

!!واٹ؟

بھابھی اتنے چھوٹے کروانے

پلیز امن مجھے چھوٹے کروانے گرمی لگتی ہے میں نے حجاب لینا ہوتا ہے

کشوہ نے بے چارگی سے کہا

اوکے اب وہ اس کے بال کاٹ رہی تھی جبکہ

ثمن اس کے ہاتھ پر مہندی لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

تمنا بھی باہر آئی تھی مگر اس کی نظر حسنہ کی بجائے عنصر کا ہاتھ تھامے کھڑی لڑکی پر تھی

www.novelsclubb.com

نیلی آنکھوں والی لڑکی جس کا چہرہ حجاب میں مقید تھا

تمنا کے قدم ان کی جانب اٹھے تھے۔۔۔۔۔

تو تم ہو وہ لڑکی جس سے میرا شوہر خاندانی بیوی ہونے باوجود شادی کر رہا ہے

حقارت تھی اس کے لہجے میں

حسین ہو

تمنا عجیب انداز میں فاطمہ کو اوپر نیچے دیکھا

فاطمہ نامحسوس انداز میں عنصر کے پیچھے چھپی ہاتھ پر گرفت مضبوط ہوئی تمھیں

معلوم ہے تم جیسی لڑکی کو مہذب لفظوں طوائ۔۔۔۔

تمنا!!۔۔۔۔

عنصر کا ہاتھ اٹھ گیا تھا

تمنا ہنسنے لگی بہت بڑے حسن پرست نکلے تم عنصر جتوئی

www.novelsclubb.com

اور مجھے تم سے ہمدردی ہے کیونکہ جہاں آج میں کھڑی ہوں بہت جلد تم ہو گی جب تم سے زیادہ خوبصورت چہرہ عنصر جتوئی کے پہلو میں ہو گا

فاطمہ نے دکھ اور تاسف سے لڑکی کو دیکھا وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ عنصر جتوئی کے کردار کی گواہ وہ خود ہے اگر عنصر حسن پرست ہوتا تو سالوں جب وہ اس پر تن من وارنے کو تیار تھی تو عنصر اس کو چھوڑنے کی بجائے موقع کا فائدہ اٹھاتا

کشوہ کا تو جیسے اپنے کمرے میں جانے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا جو وہ ابھی بھی امن اور ثمن کے ساتھ ہی تھی

www.novelsclubb.com

امن کشوہ سے باتوں میں لگی ہوئی تھی جبکہ ثمن نیند کے سمندر میں جھول رہی تھیں

اچھا میں اب چلتی ہوں میری وجہ سے تم دونوں کو بھی جاگنا پڑ رہا ہے

کشوہ نے شرمندہ ہو کر کہا

نہیں بھابھی ایسی بات نہیں ہے ثمن تو ہے ہی سست اسے جلدی نیند آجاتی ہے

امن نے اس کی شرمندگی دور کرنی چاہی تھی۔۔۔۔

نہیں کوئی بات نہیں بچے آپ دونوں آرام کرو کشوہ نے محبت سے امن کی تھوڑی چھو کر کہا

چلو بچے آرام کرو اور مہندی اور بالوں کی لیے شکریہ

کوئی بات نہیں بھابھی

www.novelsclubb.com

حسنہ کو یقین نہیں آرہا تھا وہ اپنے کمرے کھڑی ہے وہ ہر چیز چھو رہی تھی

محسوس کر رہی تھی

اسے یقین نہیں تھا کہ گھر والے اسے گھر میں بھی گھسنے دیں گے

اسے مما نے تو معاف کر دیا تھا وہ پر سکون ہوئی تھی

کہا تو گھر والوں نے بھی کچھ نہیں کہا اسے پورا یقین باقی سب بھی اسے معاف کر دیں گے

ابھی وہ انھیں سوچوں میں گم تھی جب ڈریسنگ پر پڑا فون بجا

یہ فون حسنہ کو عنصر نے ہی گاڑی میں پکڑایا تھا

فون بج بج کر بند ہوا تھا

تھوڑی بعد پھر فون بجا حسنہ نے ڈرتے ڈرتے فون اٹھایا

www.novelsclubb.com

بیوی!!۔۔۔۔۔

مقابل کی گھمبیر آواز پر فون ہاتھ چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا

بیوی۔۔۔ عبیر نے پھر سے پکارا تھا

مگر وہ خاموش رہی

عبیر اسے بتانا چاہتا کہ اس نے گھر میں رخصتی کا کہہ دیا ہے مگر اس کی ذہنی کیفیت محسوس کیئے وہ فون ایسے ہی کان کے ساتھ لگائے اس کی خاموشی محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

کشوہ کمرے میں آئی تو داؤد پیر بیڈ کی طرف لٹکائے اوندھے منہ سویا ہوا تھا

وہ واقعی ہی سو گیا تھا کیونکہ کشوہ کے دروازہ کھولنے پر بھی اس کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی

کشف کتنے ہی لمحے داؤد کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر واشروم کی جانب نہا کر وضو کرنے کی غرض سے چلی گئی

داؤد کی آنکھ کمرے میں گونجتی سسکیوں کی آواز پر کھلی

وو ہڑ بڑا کر اٹھا اس نے دیکھا کشوہ سجدے میں جھکی سسکیاں لے رہی تھی

داود کا پورا وجود کانپ گیا

تھوڑی دیر بعد نماز سے فارغ ہو کر کشوہ اٹھ کر بیڈ کے پاس آئی وہاں سے تکیہ پکڑا

اب وہ صوفے کی جانب بڑھی اپنا تکیہ رکھ کر وہاں پر لیٹ گئی

آپ اللہ سے میری شکایت کر رہی تھی

خاموش کمرے میں داؤد کی آواز گونجی جس پر آنکھیں بند کیے لیٹی کشوہ نے ایک دم

سے تڑپ کر آنکھیں کھولیں تھیں

www.novelsclubb.com

اس کے لہجے کا خوف کشوہ کو لرزا گیا

پھر خود کو کمپوز کرتی آنکھیں دوبارہ موند گئی

داؤد شدید دکھی ہوا نہ آج اس کے پاس کشوہ کی دعاؤں کا حصار تھا اور نہ ہی اس کا

ہاتھ

بے چینیاں پورے وجود میں گردش کرنے لگی اور رات کے پہر شدید بخار نے اس کے گرد گھیرا باندھ لیا۔۔۔

رات کے آخری پہر اس نے آنکھیں کھولی جو نہ سونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی

کشوہ اٹھ کر داود کے پاس آئی اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر معمول کے مطابق دعاؤں کا حصار باندھا

اس نے ہمیشہ داؤد کے ٹھیک ہونے کے لیے دعا کی تھی آج اس نے داؤد کی ہدایت کے لیے دعا مانگی تھی

www.novelsclubb.com

یہ کیسے ممکن تھا کہ داؤد ساری رات بے چین رہے اور اس کی کشف پر سکون ہو کر سوئے

اس کا بخار محسوس کیئے کشوہ اس کے سر پر ٹھنڈی پٹیاں رکھنے لگی۔۔۔۔

صبح داؤد کی آنکھ کھلی اس نے دیکھا کشوہ ابھی بھی صوفے پر سمٹ کر لیٹی ہوئی تھی

داؤد کو آپ اپنے جسم میں عجیب سی درد محسوس ہوئی وہ فریش ہونے کا سوچ کر

واشروم کی جانب بڑھ گیا

داؤد کے اٹھتے ہی کشوہ کی آنکھیں کھلی

وہ اٹھ کر بیٹھی

اب اس نے سوچ لیا تھا کہ آگے کیا کرنا ہے

وہ شرارتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے دراز میں سے اپنی مطلوبہ شہ تلاش کرنے لگی

www.novelsclubb.com

وہ شاور لے کر جیسے ہی واشروم باہر آیا کشوہ کو دیکھ کر اس کے قدم تھمے تھے کمرے

کے موجود کی نکر پر سر جمائے بال کے ساتھ کھیل رہی تھی

کشف!!!اس نے پہلے تو بے یقینی سے اس کے آدھے سے زیادہ کٹے بالوں کو دیکھا

یہ کیا بال

مگر داؤد کے قریب آتے وہ اپنا رخ موڑ گئی

کشف!!!داؤد نے پھر پکارا کشوہ نے ہاتھ میں پکڑی بال کو زرا زور سے دیوار پر مارا

نتیجتاً وہ بال دیوار سے ہٹ ہو کر کشوہ کے ہاتھ میں آنے کی بجائے عین پیچھے

کھڑے داؤد کے سینے پر لگی تو وہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔

ایک پل کو کشوہ بھی پیشمان ہوئی مگر ناراضگی ہنوز قائم رکھتی

پائینے کی طرف جھک کر بال اٹھالی

کشف آپ نے بال کیوں کاٹے

داؤد درد بھلائے افسوس سے بولا

کشف مگر وہ تو جیسے نا ماننے کا تحیہ کر کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کشوہ!!!!اس بار بال داؤد کے منہ پر لگتی اگر وہ اسے برقت تھام نہیں لیتا

آپ کوئی بچی ہیں جو بال سے کھیل رہی ہیں

بال سے ہی کھیل رہی ہوں کسی کے دل اور فیلنگز کے ساتھ تو نہیں نہ اس نے

آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت سے کہا

داؤد نے اسے تھامنا چاہا مگر وہ تھوڑا دور ہوئی تھی

داؤد تڑپ اٹھا ایک موقع

تاکہ آپ پھر سے دل توڑ دیں داؤد کاظمی وہ مسکراتی جا رہی تھی

www.novelsclubb.com

وہ سچ نہیں ہے کشف جو تمہیں معلوم ہے

اور کچھ بھی باقی ہے کشوہ ہنسی تھی داؤد نے بے بسی کے مارے اسے ساتھ لگایا تھا

کشوہ نے پچھلی بار کی طرح اس بار بھی مزاحمت نہیں کی

تھی

داؤد کی نظر اس کے مہندی سے سجے خوبصورت ہاتھوں پر گئی تھی

جس پر مہندی کا ٹوٹ کر رنگ آیا تھا

میڈم پوری تیاری کے ساتھ اسے آزما رہی تھیں

داؤد نے اس کے ہاتھ تھامنے چاہے مگر کشوہ نے ہاتھوں کو اس کی پہنچ سے دور کیا۔۔

ناشتہ کر لیں مسٹر کاظمی یقیناً ہاتھ سے کھانا کھانہ نہیں بھولیں ہوں گے آپ

وہ پھر طنز کر گئی۔۔۔

کشف وہ اس کے پیچھے ہوا

www.novelsclubb.com

مگر وہ مکمل اگنور کر رہی تھی شیشے کے آگے کھڑی اپنے بالوں پر برش پھیرنے لگی

داؤد کی نظریں اس کے ہاتھوں کے بعد بالوں میں اٹک کر رہ گئی۔۔۔۔

خوب انتقام لے رہی ہیں کشف

پہلے جب نا سمجھ تھا تب ہر وقت بال باندھ کر حجاب کے لیتی تھی اب معلوم ہیں ان کے بال میری کمزوری ہے انہیں بے خبر پھیلا یا ہوا ہے

وہ دل ہی دل میں بڑبڑا سکا منہ سے بول دیتا تو ناراضگی کا دورانیہ ذیادہ ہونے کا ڈر تھا

مسٹر کاظمی اسے مسلسل خود کو دیکھتے پا کر کشوہ نے مسکراہٹ دبائی تھی

داؤد کی جان سے متوجہ ہوا

جی مسز داؤد کاظمی دو قدم کی دوری ختم کی

کشوہ اس کی دیدہ دلیری دیکھ کر رہ گئی

داؤد اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

کشوہ کا دل بھی دھڑکا نظریں اس نشان پر اٹکی وہ اسے چھونا چاہ رہی تھی

ٹرانس کی کیفیت میں وہ اسے چھو بھی چکی تھی

داؤد نے جب اس ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو

www.novelsclubb.com

کشوہ سٹپٹائی

ناشتے کے لیے بلا رہیں ہیں

کشوہ نے ہاتھ پیچھے کر کے منہ بناتے ہوئے کہا

داؤد اس حرکت پر پر سکون ہونے کے ساتھ ساتھ چور بھی ہوا تھا

باہر سب کے سامنے مجھے کھلا سکتی ہیں تو میں ناشتے کے لیے تیار ہوں

بھوک تو بہت لگ رہی تھی مگر اب کشوہ سے زیادہ ضروری بھی نہیں تھی

تو کوئی بعد نہیں بھوکا رہ لیں مسٹر کاظمی

www.novelsclubb.com

اب اتنی طاقت تو ہو گی آپ میں آخر کار اتنے واٹمنز لئیے ہیں

طاقت تو بہت ہے مسسز داؤد کاظمی آپ کو اٹھا کے دیکھا۔۔۔۔

مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی کشوہ اس کے شانے پر چٹکی کاٹ چکی تھی

بد تمیز

بالوں کو جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

افففف کشف اس کی ادا پر اس نے دل تھاما

لگتا ہے جلد ہی منانا پڑے گا

****

بیوی!!۔۔۔۔۔

مقابل کی گھمبیر آواز پر فون ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا

بیوی۔۔۔ عبیر نے پھر سے پکارا تھا

www.novelsclubb.com

مگر وہ خاموش رہی

عبیر اسے بتانا چاہتا کہ اس نے گھر میں رخصتی کا کہہ دیا ہے مگر اس کی ذہنی کیفیت محسوس کیئے وہ فون ایسے ہی کان کے ساتھ لگائے اس کی خاموشی محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔

کتنے ہی لمحے خاموشی میں کٹ جانے کے بعد یک دم ہلکی سی ہچکی وہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر ہچکیاں روک رہی تھی جبکہ آنکھوں سے گرم سیال تکیے کو بھیگو رہا تھا

آہ۔۔۔۔ شش بیوی نہیں تو میں اُدھر آجاؤ گا

اور اسے صرف میری دھمکی مت سمجھنا عبیر تراب جو کہتا ہے وہ کر کے بھی دیکھاتا ہے بے شک اپنے بھائی سے پوچھ لینا

اس کے رونے پر عبیر تکلیف محسوس کر رہا تھا اپنے دل کے اندر تک

اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا یوں ایک لمحے میں اس کا دل کسی کا اسیر ہو جائے گا

www.novelsclubb.com

حسنہ اور شدت سے رونا شروع ہوئی تھی

کچھ ٹائم بعد عبیر کی آواز گونجی تھی

اتنے آنسو کہاں سے لاتی ہو بیوی؟؟

عبیر کی بے چارگی سے بھرپور آواز پر حسنہ ایک دم خاموش ہوئی

جی؟؟؟

اچھا اب اپنے کمرے کے ٹیرس پر آو

حسنہ نے نا سمجھی سے فون کان سے ہٹا کر فون کو گھورا جیسے فون نہیں بلکہ خود عبیر ہو

فون کو بعد میں گھور لینا پہلے ٹیرس میں اویہ نہ ہو تمہارا کمرہ سمجھ کر اپنے سسر یا سالی

کی کھڑکی بجا دو

حسنہ بے یقینی کے ساتھ اپنے کمرے کی کھڑکی کھول کر ٹیرس میں آئی تھی

سٹریٹ لائٹ کی روشنی میں گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے اپنے چند گھنٹے پہلے

شوہر کو دیکھا

جس کا ایک ہاتھ فون تھامے ہوئے تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں کوئی سامان تھا۔۔۔

عبیر اس کی سعادت مندی پر دھیرے سے ہنسا

www.novelsclubb.com

دوسرے پورشن کی کھڑکی میں کھڑی اس کی بیوی فون کان کے ساتھ لگائے اسے نظر آئی

چاند کی روشنی میں اس کا چہرہ نیم واضح سا ہو رہا تھا مگر اس کی سرخ آنکھیں وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

اب اگر تم روئی نہ بیوی تو پائپ پر چڑھ کر تمہارے کمرے میں آجاؤں گا آخر پولیس والا ہوں اتنی ٹریننگ تو ہوئی ہوئی ہے بلکہ پائپ چھوڑو ڈائریکٹ مین ڈور سے آؤں گا آخر گھر والے بھی تو اپنے ہینڈسم داماد کا دیدار کریں۔۔۔

شوخی سے کہنے کے ساتھ اس نے دھمکی بھی دی

نہیں۔۔۔حسنہ نے ایک دم ڈر کر اونچا بولا تھا

عبیر نے فون کان سے تھوڑا دور کیا

اچھا چلو آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے لگتا ہے میری بیوی ابھی مجھ سے ملنا نہیں چاہتی

اچھا چلو اسے کیچ کرو

عبیر نے ہاتھ میں پکڑا شاپر ہوتی طاقت کے ساتھ ٹیرس کی جانب پھینکا

حسنہ اس کے اچانک کہنے پر سامنے سے آتے شاپر کو کیچ کر گئی

میں چلتا ہوں اب رونا نہیں ہے اور پہلی کال پر کال اٹینڈ کر لینا بیوی بندہ بشر آواز سننے کا منتظر رہتا ہے۔۔۔۔

گاڑی چلاتا وہ اس کی نظروں سے دور تر ہو گیا

---

www.novelsclubb.com

تمنا کے گہرے پُر تکلیف جملوں نے اس کے وجود کے پرخچے اڈھیر دیئے تھے

اسے لگا کسی نے اس کی کراہت آمیز حقیقت اس کے منہ پر ماری تھی

تبھی دروازہ بجا اسے پورا یقین تھا کون ہو گا۔۔۔۔

توقع کے عین مطابق عنصر ہی موجود تھا

کچھ جھجھکا کچھ شرمندہ سا۔۔۔۔

فاطمہ وہ تمنا۔۔۔۔

ابھی عنصر کچھ کہتا فاطمہ ٹوکتے ہوئے بولی

کچھ غلط بھی تو نہیں کہہ رہی تھیں وہ ہوں تو میں طوا۔۔۔

!!!! فاطمہ

اس نے کرب آمیز لہجے میں اسے ٹوکا تو وہ معاً خاموش ہو گئی

کل نکاح ہے ہمارا تیار رہیے گا

www.novelsclubb.com

عنصر تاسف سے نفی میں سر ہلاتا باہر نکل گیا

ابھی نہ تو وہ اسے اپنی موجودگی کا احساس دلا سکتا تھا اور نہ ہی اس کے وجود کو بغیر کسی رشتے کے معتبر کر سکتا تھا تو بہتری اسی میں جانتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا

عنصر کے جانے کے بعد فاطمہ کو اپنا وجود پہلے سے اور بھاری ہوتا محسوس ہوا تھا

اسے احساس تھا کہ اس کے جملے مقابل کو اذیت کے کس دہرائے میں لا کھڑے کر رہے ہیں

مگر تمنا کے جملے اس کا دل پھر ڈگمگایا

!!! کیا وہ صحیح کر رہی ہے ؟؟ عنصر سے شادی کا فیصلہ

کشوہ مان جائیں نہ پلیززززز

دادی سائیں گاؤں میں ہوئی فوتگی میں گئی تھی ساتھ ہی منزہ بیگم بھی علیم کاظمی بھی حویلی میں موجود نہیں تھے اور امن ثمن کالج سے ابھی تک واپس نہیں آئی گنہ تو حویلی میں کافی خاموشی تھی کشوہ باہر باغیچے میں لگی کرسیوں میں سے ایک کرسی میں بیٹھی ہوئی تھی

جب داؤد اس کے پاس آکر بے چارگی سے بولا تھا

داؤد پلیز اس کے ہاتھ جوڑنے پر کشوہ نے پہلو بدلا تھا

کشف یار آپ کی ناراضگی نہیں برداشت ہو رہی مجھ سے میں کیا کروں

آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی کیا وہ اتنی جلدی تھک گیا تھا

کشوہ نے استہزایہ انداز میں اسے دیکھا

آپ نے اتنے نخرے اٹھوائے مجھ سے ٹھیک ہوتے ہوئے بھی سارے الٹے کام کروائے مجھ سے اور آپ اتنی جلدی تھک گئے

وہ دکھی ہوئی

www.novelsclubb.com

نہیں باخدا آپ کے نخرے سر آنکھوں پر

آپ حکم کریں مگر یوں خفا مت ہوں مجھ سے دل ڈوبنے لگتا ہے آپ کو نہیں معلوم آپ کے معاملے میرا دل کتنا بے بس ہے

داؤد اس کا ہاتھ تھام چکا تھا

کشوہ نے ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر داؤد کی گرفت مضبوط ہوئی

تو یہ دل تب کہاں تھا جب مجھ سے جھوٹ بولتے رہے آپ مشکل سے ہی مگر وہ ہاتھ چھڑوا گئی

میری۔۔۔ مجبوری تھی۔۔۔۔وہ لب دبا کر گہری سانس لی پھر ٹھہر کر کہا

مجبوری کیسی مجبوری داؤد مانا آپ نے ناٹک کیا تاکہ آپ پھوپھو سے دور نہ ہو جائیں مگر پھر پھوپھو کے جانے کے بعد آپ کے وجود میں آئی پراسرار تبدیلیاں اور پھر جب کبھی آپ کا میرے ساتھ ٹکراؤ ہوتا آپ کا گھورنا وہ سب

کتنا خوفزدہ کرتا تھا مجھے۔۔

آج جیسے وہ ہر سوال کا جواب جان لینا چاہتی تھی

داؤد جواب دیں اس کے خاموش رہنے پر کشوہ کو اب غصہ آنے لگا ابھی وہ مڑتی داؤد نے بازوں سے تھام کر قریب کیا

www.novelsclubb.com

کشوہ نے اس فوری اتفاد پر اپنے ہاتھوں کو اس کے اور اپنے درمیان کیا نہیں تو ٹکراؤ لازم تھا

مجھے مما نے کہا تھا اس دنیا میں ماموفرید کے بعد اگر کوئی تمہارے ساتھ مخلص ہے تو وہ کشوہ ہے

مما نے مجھے تب یہ بات بتائی جب میں محبت لفظ سے غیر آشنا تھا۔۔۔

پھر آپ کا ہر وقت ہمارے ساتھ رہنا

میں بھی سمجھ بیٹھا کہ آپ واقعی ہم دونوں سے پیار کرتی ہیں مگر میں شاہد غلط تھا کیونکہ آپ بھی اس دن کے بعد سے غائب ہی ہو گئی

میں کیسے آتی میں ڈر۔۔۔۔

شش!!! داؤد نے انگلی لب پر رکھ کر خاموش کروادیا آواز خطرناک حد تک سرد ہو گئی تھی

پھر مما کے بعد تو داؤد پھر اکیلا ہو گیا آپ نے سوچا میں نے کتنا انتظار کیا کوئی تو آئے گا چلو کوئی نہیں آپ تو آؤ گی آپ تو محبت کرتی تھی اپنی پھوپھو سے

داؤد میں کس رشتے۔۔۔۔

اس نے پھر بولنا چاہا

اس بار داؤد نے انگلی اس کے لبوں پر رکھ دی

اسے چُپی لگ گئی

مگر نہیں کوئی بھی نہیں آیا اس دن مجھے بہت غصہ آیا دل کیا خود کو ختم کر لو

اور کوشش بھی کی خود کو نقصان پہنچایا

اور سب کو لگا مجھے پاگل پن کا دورہ پڑا ہے

ہاہاہا وہ جیسے ہنسا تھا اپنی بے بسی یاد کیئے۔۔۔۔اور پھر مجھ پاگل کے لیے ایک کیئر ٹیکر رکھ کر احسان کر دیا گھر والوں نے

www.novelsclubb.com

دل اس قدر اُچاٹ ہو گیا کہ اکثر غلط دوائیوں کے پھکے مار لیتا سب پاگل سمجھ رہے تھے تو پھر میں نے خود ہر دھیان دینا چھوڑ دیا

میں ناراض تھا آپ سے شدید ناراض آپ پر نظر پڑتی دل کرتا جھنجھوڑ کر پوچھوں کیا نہیں یاد میں آپ کو؟؟؟

اتنی جلدی بدل گئی تو کیوں عادت ڈالی

مجھے لگا سب گھر والوں کی طرح آپ سے بھی مجھے نفرت۔۔۔۔۔

وہ پل کو ٹھہرا

مگر میری نفرت کا بت اسی دن پاش ہو گیا جب خبر ملی آپ کی شادی کرنے لگے ہیں دادجی

دل جیسے رک گیا۔۔۔۔

منظر دھندلا گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حواس معطل ہوئے۔۔۔۔۔

اور لگا اگر اس دن میں نے کوئی قدم نہ اٹھایا تو کھو دوں گا آپ کو میں نے چیزیں توڑی دادجی کے کمرے تک پہنچ گیا

دادجی کے گلے لگانے سے زیادہ ان کا آپ کے نام کے ساتھ میرا نام جوڑنا مجھے زیادہ سکون دے گیا

ماں کی خواہش ان کے گوش گزار کر کے میں واپس اپنے کمرے میں آ گیا

پھر میں نے سوچا آپ سے پوچھوں گا آپ نے کیوں کیا میرے ساتھ ایسا مگر نکاح کے دوران بھی آپ کو نقاب میں دیکھ کر اس دل سے ساری بد گمانی ہوا ہو گئی

پھر رخصتی کے بعد میرا سب سے بڑا خوف آپ کی آنکھوں میں اپنے لیے ڈر دیکھنا اس دن میں بے موت کتنی دفعہ مرا تھا کشف وہ بھیگی آواز سمیت بولا

اس لیے مجھے آپ کو ریلیکس کرنے کے لیے وہ ناٹک کرنا پڑا تھا آپ کا میرے لیے سٹینڈ لینا میرا دھیان رکھنا پانی کا قطرہ آنکھ سے بہہ نکلا

کشوہ ٹرانس کی کیفیت میں مبتلا انگشت شہادت سے اس کے آنسوں کو اپنے پوروں میں جذب کر گئی

داؤد!!!.... کشوہ کی سانسیں بے ترتیب ہوئی

پلیز آئی ایم سوری

شش مجھے آئی ایم سوری کی ضرورت نہیں ہے مجھے میری کشف کی ضرورت ہے بہت درد ہے یہاں اس کے دل کے مقام پر دھرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔۔

کشوہ نے اپنی پیشانی ٹکائی

سب بھول جاتے ہیں نہ آج سے نہیں زندگی شروع کرتے ہیں

داؤد کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی

کشوہ کا دل دھڑکا چہرے میں شرمگیں مسکراہٹ آئی

آئی لو یو داؤد کاظمی وہ روتی مسکراتی اس کے گلے لگ گئی

آئی ایم بلیسڈ وہ بازوؤں کو مضبوط کر گیا تھا آنکھوں سے تشکر کے آنسو نکلے تھے

عنصر نے جانے کیا کہہ کر دادجی کو منایا تھا

جو کسی نے اس نکاح پر کسی قسم کا کوئی شور شرابہ نہیں کیا

خاندان کے چند اہم لوگ آئے تھے وہ حیران تھے مگر خاموش تھے

حسنہ سادے سے سوٹ کاٹن کے سوٹ میں ملبوس نیلے رنگ کے ڈوبٹے کو چہرے کے گرد اوڑھے فاطمہ کے پاس موجود تھی جس کا سوٹ بھی ہلکہ سا تھا مگر سر پر موجود سرخ رنگ کے ڈوبٹے ہر کافی کام ہوا ہوا تھا

www.novelsclubb.com

فاطمہ کے کانپتے ہاتھوں پر حسنہ نے گرفت کی تو اسے کچھ تسلی ہوئی تھی تبھی کوئی سامنے سے آیا

اپنی چارمنگ پر سنیلٹی سمیت سفید شلوار قمیض پر نیلے رنگ کی واس کوٹ پہنے وہاں آیا نفاست سے سیٹ کیئے بال تراشہ بیرڈ اور ہاتھ موجود گھڑی کف حسبِ معمول اوپر کی جانب مڑے ہوئے تھے شاہد اسے کف ایسے رکھنے کی عادت تھی

حسنہ کی نظریں ادھر ہی تھی

جب عبیر کے ائیبرا چکانے پر وہ اِدھر اُدھر دیکھتی نظریں چرا گئی

عبیر دلکشی سے مسکرایا۔۔۔۔

حسنہ بیٹا اندر سے مٹھائی لے کر آؤ خمسہ بیگم حسنہ کے قریب آکر بولی

فاطمہ اس کے ہاتھ چھڑوانے پر ہچکچائی تھی

میں آتی ہوں وہ اسے دلاسا دے کر اٹھی

www.novelsclubb.com

حسنہ کے اندر جانے پر عنصر کے پاس کھڑے عبیر نے اس سے کچھ کہا عنصر نے اسبات میں سر ہلایا تو عبیر اندر چلا گیا

مٹھائی کا ڈبہ فریج سے نکال کر وہ جیسے مڑی پیچھے کھڑے عبیر سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی

آہ۔۔۔۔

آہ بیوی لگی تو نہیں وہ فکر مند ہوا تھا

ن۔ نہیں۔۔۔ نہیں آپ یہاں

اب رشتہ بن گیا ہے اس گھر سے تو آنا بھی تو تھا رشتے داری نبھانے

شریر لہجے میں کہتا اس کے حجاب سے نکلی چند لٹوں کو ابھی ٹھیک کرتا پیچھے سے آتی آواز پر وہ حسنہ سے دور ہوا جو آنکھیں زور سے موندیں اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو بیوی پری کی طرح "عبیر تراب کی پری

آج ہی نہ رخصتی کروالوں ہلکی سی سرگوشی جس کا اثر اس کے جانے کے بعد بھی وہ اپنے ارد گرد محسوس کر سکتی تھی

خیر خیریت سے نکاح ہوا

نکاح کی مبارکباد دینے کے لیے جیسے ہی دادجی کرسی سے اٹھے تھے سٹیج کے بالکل وسط میں ہاتھوں میں پھولوں کے ہار تھامے تمنا ان دونوں کے قریب چلی آئی ایم جو دلہا بنا اس کا شوہر اور دوسری اس کی سوتن

نکاح کی بہت بہت مبارکباد عنصر جتوئی سپاٹ چہرے سمیت اس نے عنصر کو دیکھا

اس جہنم میں تمہارا ویلکم مسز عنصر عنصر کے پہلو میں بیٹھی فاطمہ کے گلے میں ہار ڈال کر سفاک لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

فاطمہ سہمی تھی

آج سے عنصر جتوئی تمہارا تمنا کو بٹی ہوئی چیزیں رکھنے کا کوئی شوق نہیں

فائزہ بیگم اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر اشکبار تھی

تمن۔۔۔ عنصر نے اسے پکارنا چاہا مگر وہ مڑ گئی

تمنا اپنی سرخ آنکھوں سمیت مڑ گئی

وہ کمزور نہیں تھی

جب ایک دم شدید چکر کے باعث لڑکھڑائی اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں

www.novelsclubb.com

عنصر داد جی کے گلے لگنے سے پہلے ہی تمنا کی جانب بھاگا تھا

اسے اٹھائے بھاگا تھا

کہیں تمنا؟!!!.. خمسہ بیگم چونک گئی۔۔۔۔۔

تمنا عنصر نے اسے سہارا دیا

ڈاکٹر نے اسے گلوکوز کی ڈرپ لگائی تھی دن بھر بھوکا رہنے اور ٹینشن کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی وہ

تمہیں کیا لگا کہ میں مر گئی اپنے سفید ہاتھ کو عنصر کی گرفت میں محسوس کیئے تمنا نے طنزیہ کہا

تمنا

غلط فہمی تھی بلکہ خوش فہمی تھی عنصر تمہاری

www.novelsclubb.com

تمنا کے لیے اتنے اہم نہیں ہو تم کہ تمہارے دکھ میں مر جاتی

عنصر شرمندہ ہو گیا تھا عجب دوہرائے پر کھڑا تھا فاطمہ کو وہ ہر گز نہیں چھوڑ سکتا تھا مگر تمنا کی حالت بھی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

کوئی بہت بڑا گناہ تو نہیں کیا تھا اس نے تو یہ آزمائش اتنی لمبی کیوں ہوتی جا رہی تھی

ایمرجنسی وارڈ کے باہر کھڑی خمسہ بیگم اپنے اندیشے کو حقیقت نہ ہوتے دیکھ پر سکون ہوئی تھی

حسنہ فاطمہ کو عنصر کے کمرے میں کے آئی تھی

جس کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا

میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتی ہوں اپنا رنگ دیکھو

حسنہ وہ ٹھیک ہو گی نہ

www.novelsclubb.com

جاتی ہوئی حسنہ کا ہاتھ تھام کر شرمندگی سے بولی

وہ ٹھیک ہو گی فاطمہ آپ فکر مت کریں

میں نے کچھ غلط

میں بھائی کو جانتی ہوں فاطمہ وہ کوئی بھی فیصلہ جلد بازی میں نہیں کرتے انھوں نے ضرور یہ فیصلہ بھی کچھ سوچ کر کیا ہو گا۔۔۔۔

آپ فکر مت کریں اس کو گلے لگا کر دلاسا دے کر حسنہ اس کے لیے کچھ کھانے کے لیے لانے کی غرض سے باہر چلی گئی۔۔۔۔

فاطمہ کو تو دلاسا دے آئی تھی مگر اب اسے خود فکر ہونے لگی تھی

جو بھی تھا تمنا اس کی کزن تھی اس کی بچپن کی ساتھی بھی رہی تھی

عنصر کو کال کی مگر اس کا فون بند تھا

کچھ سوچ کر اس نے اپنے فون میں موجود عبیر کے نام سے ایو نمبر پر کلک کیا

دوسری بیل پر فون اٹھا لیا گیا

مگر دوسری جانب خاموشی کے سواہ کچھ نہیں تھا تو اس نے پہل کی

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم

!!! وعلیکم السلام بیوی

اس کی گھمبیر آواز۔۔۔۔

دل دھڑکانے والا

!! بھائی۔۔۔بھائی فون نہیں اٹھا رہے سب ٹھیک ہے؟؟

ہم۔۔۔سب ٹھیک ہے فکر کی کوئی بات نہیں تم بھابھی کا دھیان رکھو وہ پریشان ہو رہی ہوں گی

وہ بول کر فون کاٹ چکا تھا شاید کوئی اس کے پاس آیا تھا اس نے ہلکی سی آواز سنی تھی اس لیے فون ڈریسنگ پر رکھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

عنصر کو واپسی پر خاصی دیر ہو گئی تھی جب وہ گھر واپس آیا ہر سو خاموشی کا راج تھا

عجیب سا سناٹا

فائزہ بیگم تمنا کو اپنے کمرے میں لے جا چکی تھی

خمسہ جتوئی بھی اسے کچھ ہدایات دیتی اپنے کمرے میں چلی گئی

وہ سر جھٹکتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا

عنصر کمرے میں آیا تو اس کی نظر اپنے بیڈ پر سکڑی سمٹی لیٹی فاطمہ پر پڑی تھی سرخ ڈوبٹہ تکیے کے پاس پڑا تھا

چہرے کے تاثرات بے آرام سے تھے گالوں پر لکیریں نمایاں تھیں جیسے وہ روتے ہوئے سوئی ہے

عنصر فریش ہونے کی غرض سے واشروم گیا کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ واپس کمرے میں آیا مگر بیڈ پر لیٹے وجود میں کسی قسم کی کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ ہنوز سوئی ہوئی فاطمہ کے قریب آیا۔۔۔

کانوں میں موجود چھوٹے سے آویزے شاہدا سے چب رہے تھے عنصر نے اس کے سکون کی غرض سے ہاتھ بڑھا کر فاطمہ کے کان سے جھمکے نکالے

یکلخت فاطمہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے وہ ایک دم ڈر کر اٹھی تھی

آرام سے اس کے جھٹکا کھانے پر عنصر نے اسے تھاما

فاطمہ عنصر کو دیکھ رہی تھی پھر اس کی نظر اس کے ہاتھ میں تھامے جھمکوں پر گئی وہ کچھ جھجھکی جب عنصر بیڈ پر جگہ بناتا اس کے پاس ہی ٹک گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چند منٹ خاموشی کے بعد وہ بولی

عنصر وہ ٹھیک ہے نہ؟؟ لہجے میں خوف تھا

عنصر نے اس کے نازک ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر سہلایا وہ ٹھیک ہے فاطمہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس بی پی لو ہوا تھا چچی ہیں اس کے پاس

عنصر ہم نے کچھ ؟؟ نہیں فاطمہ ہم نے کچھ غلط نہیں کیا میں پوری کوشش کروں گا تم دونوں کو برابر کے حقوق دے سکوں

ہمم۔۔فاطمہ سر اسبات میں ہلا گئی

چند لمحے یوں ہی گزر جانے پر فاطمہ نے سر اٹھا کر عنصر کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

محبت کے ساتھ عقیدت کے ساتھ

وہ پزل ہوئی تھی۔۔۔۔عنصر!!!...شرم میں ڈوبی ہلکی سی آواز نکلی تھی

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میں کبھی تم سے مل پاؤں گا

اللہ کے فیصلوں کے آگے ہم انسانوں کی عقل دھنگ ہے

اس نے ہاتھ کاندھے سے گزار کر دوسری جانب رکھا تھا

وہ اسے احساس دلا دینا چاہتا تھا وہ اکیلی نہیں تھی

بے شک میرے رب کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں اس نے اپنے بندے کے لیے وہ سوچا ہوتا جہاں اس کی سوچ بھی نہیں جا سکتی

وہ بھی تشکر سے اپنا سر اس کے کاندھے پر رکھ چکی تھی

کہاں؟؟ فاطمہ کے اٹھنے پر اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

آپ کو نہیں لگتا مجھ پر شکرانے کے نوافل ادا کرنا فرض ہو گئے ہیں

میں ایک ایسی لڑکی سے شادی کروں گا جو خود کو چھپا کر رکھے گی جو نیک اور دین" دار ہو گی"

اپنے ایشلے کو کہے جملے اس کے کانوں میں گونجے

وہ اٹھ کر اس کا ہاتھ تھام گیا

www.novelsclubb.com

فرض تو مجھ پر بھی ہیں"۔۔۔میری امامت میں پڑھو گی عنصر نے مسکراتی آنکھوں" کے ساتھ اپنی بیوی کو دیکھا تھا فاطمہ کو یہ جملے آبِ حیات محسوس ہوئے اس نے اپنے ہاتھ پر موجود عنصر کے ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھ کر قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

فجر کے وقت فون کی رنگ پر کشوہ کی آنکھ کھلی تھی نیم واہ آنکھیں کھول کر کشوہ نے فون کان کے ساتھ لگایا تھا

اسلام علیکم میری جان

اپنی مما کی آواز سن کر کشوہ کی آنکھیں کھولیں تھیں

وعلیکم السلام مماوہ اٹھ کر بیٹھ گئی

لہجے میں بے پناہ خوشی تھی

مجھے معلوم تھا تم اس وقت جاگ رہی ہو گی ان کا اشارہ اس پہر کال کرنے کا تھا

جی مما اچھا ہوا آپ کی کال آ گئی نہیں تو لیٹ ہو جاتی مجھے وہ اٹھ کر ڈریسنگ کے پاس آئی تھی

میری جان تمہارے لہجے سے چھلکتی خوشی محسوس کرنے کے بعد تمہارا حال احوال پوچھنے کی کوئی نوبت تو نہیں آئی مگر ماں ہوں نہ میں تمہاری

مما میں بہت بہت خوش ہوں آپ کو معلوم ہے مما داؤد بالکل ٹھیک ہو گئے ہیں

میری جان مجھے بہت خوشی ہوئی یہ جان کر خیر کل میں گئی تھی جتوئی ہاؤس جو دادی نے تک لوگوں کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد دل تو نہیں تھا مگر مجبوری تھی جتوئی خاندان کے مرحوم بیٹے کی بیوی جو ٹھہری خیر کل نکاح تھا عنصر کا

وہ اسے تفصیل سے بتاتی کشوہ کو چونکنے پر مجبور کر گئیں

نکاح!!!!اس کے لہجے میں نا سمجھی اور بے یقینی ایک ساتھ تھی

ہاں میری جان حسنہ واپس آ گئی اور اس کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

اچھا مما میں نماز پڑھ لوں آپ سے بات کرتی ہوں کشوہ اختتامی کلمات بولتی مڑی تھی داؤد جاگ رہا تھا وہ شاہد اس کی آواز سن کر جاگا

داؤد کے خود کو دیکھنے پر اس کا چہرہ گلاب ہوا تھا

کشف!!اس نے دھیرے سے پکارا تھا

کشوہ کو حقیقتاً کانوں سے گرم دھواں نکلتا محسوس ہوا

وہ۔۔۔میں نماز پڑھ لوں

مسکراہٹ دبا کر وہ واشروم کی جانب بڑھ گئی

پیچھے داؤد سرشار سا اس کے تکیے کو تھامے آنکھیں موند گیا

چند ہی منٹوں بعد اسے اپنے چہرے پر نمی محسوس ہوئی

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں واہ کی تو کشوہ کے پانی سے نم ہوئے ہاتھ اس کی جانب بڑھے ہوئے تھے۔۔۔

داؤد کے چہرے کا رنگ عجیب انداز میں فق ہوا تھا

میں کیسے کشف وہ رخ موڑنے والا تھا جب کاندھے پر دباؤ محسوس کیئے وہ نہیں مڑ سکا

میں شرمندہ ہوں۔۔۔وہ گیلی آنکھوں سمیت بولا

اللہ رحیم ہے۔۔۔۔

اس نے جیسے تردید کی

میں بہت سال دور رہا

یہ آپ کا اور اللہ کا معاملہ ہے داؤد اس نے نم ہاتھ گال پر رکھا میں اپنی نئی زندگی کی شروعات آپ کے ساتھ اللہ کا شکر ادا کر کے کرنا چاہتی ہوں

www.novelsclubb.com

وہ داؤد کی امامت میں فجر ادا کرنے کے بعد آرام کی غرض سے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی

کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھ لگ گئی تھی

وہ کچھ وقت داؤد کو دینا چاہتی تھی

.....!!!! بالکل تنہا

تنہا کہاں رب کائنات کے ساتھ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دروازے کی دستک پر داد جی نے سر اٹھایا

وہ کرسی پر برجمان تھے ہاتھ میں تھامی کتاب کو سائیڈ پر رکھا سامنے شکست خوردہ قدموں کے ساتھ چل کر آتی تمنا کو دیکھ کر ان کا دل ٹوٹ کر ٹکڑوں میں بٹا تھا

دُکھ شدید ہوا ان کی لاڈلی پوتی تھی وہ تمنا وہ روک نہیں سکے انھوں نے اپنے بازو واہ کیئے

تمنا بھی ان کے پر شفقت حصار میں چلی گئی

جہاں اسے کبھی کسی چیز کا ڈر نہیں ہوتا تھا وہ جو کرتی تھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتی تھی

داد جی آپ نے مجھے اتنی محبت دی اتنا مضبوط بنایا خود مختار بنایا تو پھر آج درد کیوں ہو رہا ہے

ہاں وہ راز جو وہ خود سے چھپاتی رہی اسے عنصر جتوئی کی دوسری شادی کا دکھ تھا شدید دکھ

www.novelsclubb.com

بچے۔۔۔ان کی بے بس آواز پر وہ استہزایہ مسکرائی میں بھی کتنی بے وقوف ہوں نہ داد جی خود ہی اپنے ہاتھوں سے اپنا گھر خراب کر لیا اب آپ سے شکوے کر رہی

میں عنصر سے بات۔۔۔۔ نہیں داد جی ہر گز نہیں آپ عنصر سے کچھ نہیں کہیں گے نہیں تو میں یہ گھر چھوڑ دوں گی جو جیسا چل رہا ہے چلنے دیں

کچھ نہیں بدلا میں آپ کی ویسی ہی تمنا اور آپ میرے داد جی کچھ نہیں بدلا سب ویسا ہی ہے ہاہاہا۔۔۔

کچھ نہیں آنسو کا نمکین گولا حلق سے اتارتی عجیب سی کیفیت میں بولی

آپ کو پتا ہے داد جی میں پھر سے اپنا چینل شروع کر رہی آپ لوگوں نے فضول ہی میں بند کروا دیا اب تک کتنے ہی میلین بھر جانے تھے وہ سر جھٹکتی بولی

جیسے بہت افسوس ہوا ہو۔۔۔۔

آج میں ہماری ویڈیو چوٹ کروں گی پھر ہو جائے شطرنج کی بساط

لہجے میں پر جوشی لانے کی کوشش کی تھی

ہمم۔۔۔داد جی بھی پر دقت مسکرائے تھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تقریباً آٹھ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی

کتنی خوبصورت کیفیت تھی

داؤد کا وجود جو رات کو ہچکولے کھا رہا تھا اپنے رب کو یاد کر رہا تھا۔۔

اور اب رب سے باتیں کرتے کرتے وہ میٹھی نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔۔۔

اتنی پر سکون نیند کشوہ کو رشک کرنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔

اس نے داؤد کو نہیں جگایا تھا

وہ اٹھ کر باہر چلی گئی تھی

حسنہ بی بی جی آپ کو بڑے صاحب ڈرائنگ روم میں بلا رہیں ہیں

ملازمہ کے کہنے پر حسنہ شش و پنج میں مبتلا ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ ڈوبٹے کو اچھے سے اپنے سر پر جمائے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔

وہ موجود مہمانوں کو دیکھ کر اس کے قدم ساکن ہوئے

سامنے ہی خاکی رنگ کی پینٹ پر سفید رنگ کی شرٹ کف ہمیشہ کی طرح اوپر کی جانب مڑے ہوئے تھے ساتھ ہی ایک بڑی عمر کی خاتون جنہوں نے نفیس سے سوٹ پر شال اوڑھ رکھی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ یہ ہے میری بہو وہ عورت کھڑی ہوئی

حسنہ کے پسینے چھوٹ گئے وقت وہ ہلکے گلابی رنگ کے لان کے سوٹ میں موجود تھی چہرہ ڈوبٹے میں قید تھا

اسے دیکھتے ہی عبیر کی آنکھوں میں نرم تاثر جاگا تھا

حسنہ نے یوں کھڑے کھڑے ہی ہاتھ مسلے جب عنصر کے اپنے سر پر ہاتھ رکھنے پر وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

جانے کیا کہا تھا عنصر بھائی نے تمام گھر والوں سے

وہ سوچوں میں ڈوبی جب عبیر کی والدہ نے اسے اپنے پاس بٹھالیا تھا۔۔۔۔۔

بھائی صاحب میرے سونے گھر کی رونق میں جلد ہی آپ لوگوں کے پاس سے کے جانا چاہتی ہوں

اسے میری التماس سمجھ لیجئے آپ رخصتی کی ڈیٹ جلدی کی رکھئیے گا۔۔۔۔۔

جی بہن جی جیسے ہی میرا نواسہ اور پوتی آتے ہیں ہم شادی کی ڈیٹ فکس کر دیں گے

داد جی کے مسکرا کر کہنے پر ایک لمحے کو عنصر چونک اٹھا پھر ایک گہری مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی

www.novelsclubb.com

ان کا گھر پھر سے پہلے جیسا ہونے والا تھا یاں اس سے بھی بہت بہتر۔۔۔۔۔

کشوہ حویلی کے کشن میں موجود داؤد کی پسند کا ناشتہ تیار کر رہی تھی جب اسے قہقے کی آواز آئی

یہ قہقہ ڈائنگ حال سے آرہا تھا اور ایک آواز علیم کاظمی کی تھی اور دوسری داؤد کاظمی کی

کشوہ مسرور ہوئی داؤد نے معاف کر دیا بابا کو

بھابھی انڈہ ثمن کے ہلانے پر وہ چونک اٹھی

اوہاں۔۔۔۔میں نے دیکھا نہیں کشوہ نے فوراً انڈہ پلٹا اس سے پہلے وہ سڑتا۔۔

بھابھی میں بہت خوش ہوں بھائی بابا سے بات کر رہے ہیں بابا کو معاف کر دیا ہے بھائی نے اب آپ لوگ یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے نہ

امن نے اس کے گلے میں اپنی بازو ڈالی

www.novelsclubb.com

جی چندہ کشوہ نے محبت سے اس کی تھوڑی چھوئی اچھا باجلدی جلدی ناشتہ لگواؤ ٹھنڈہ نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

ناشتہ ٹیبل پر نفاست سے سجا کر ابھی کشوہ بیٹھی تھی جب ملازم نے آکر اطلاع دی کہ کچھ لوگ کشوہ سے ملنے آئے ہیں

کشوہ کے داؤد بھی حیران ہوا

علیم کاظمی نے انہیں اندر بھیجنے کا کہا

دادجی کو دیکھ کر اب کھڑے ہو گئے

دادجی اپنے بچوں کو دیکھ کر آبدیدہ ہوئے تھے انھوں نے کانپتے ہاتھوں کو پھیلایا تھا کشوہ شش و پنج میں مبتلا داود کو دیکھنے کے بعد خود ہی پہل کرتی آگے بڑھی تھی

www.novelsclubb.com

میرے بچوں اپنے داد جی کو معاف کر دو نحیف سی آواز پر داؤد بھی انہیں زور سے گلے لگا گیا

داد جی آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہم پرانی باتیں یاد نہیں رکھنا چاہتے

داؤد کے سنجیدگی سے کہنے پر داد جی کو خوشگوار حیرت ہوئی

داؤد میرا بچہ تم ٹھیک ہو گئے

داد جی فرطِ جذبات میں آ کر دوبارہ سے اسے گلے لگا گئے تھے

چھوٹے چھوٹے قدم لیتی حویلی میں داخل ہوتی حسنہ نے بھی کشوہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا

وہ کشوہ سے شرمندہ تھی

اب تم لوگ چلو گے نہ ہمارے ساتھ جتوئی ہاؤس

www.novelsclubb.com

کشوہ نے اسے زور سے گلے لگایا اس نے کتنی دعائیں کی تھی حسنہ کے مل جانے کی

۔۔۔۔

بھابھی بھائی۔۔۔۔امن اور ثمن کی بھیگی آواز میں انہیں کھو دینے کا خوف تھا

دادجی ہمیں معاف کیجیے گا ہم جتوئی ہاؤس نہیں آسکتے واپس داود کا اصل گھر یہ ہے

اور میرا گھر تو وہ ہی ہے نہ جہاں میرا شوہر رہے گا

کشوہ نے امن ثمن کو خوشی کی نوید سنائی تھی

بچے۔۔۔۔

بھائی صاحب ہم پر یہ ظلم۔مت کریں کتنے سال اپنے پوتے سے محروم رہی میں

داود کی بھیگی آواز پر دادجی کشمکش کا شکار ہوئے تھے

جبکہ علیم کاظمی ایک طرف سر جھکائے کھڑے تھے کیونکہ وہ ایک باپ کے قصور

وار تھی ان کی بیٹی پر طلاق کا سیاہ دھبہ لگایا تھا انھوں نے وہ دادجی کے آگے کی ہمت

ہی نہ جُٹا سکے تھے۔۔۔۔داد جی بھی اپنی بیٹی کے مجرم کو چاہ کر بھی معاف نہیں کر سکے تھے

اس لیے وہاں سے واپس ہو لیے مگر واپسی پر دل میں کوئی بوجھ نہیں تھا

چند ہفتوں بعد !!!.....

داؤد وہ میری طبیعت خراب سی ہو رہی کشوہ نے چور نگاہوں سے داؤد کا چہرہ دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا

کیا ہوا وہ سیدھا ہوا

پتا نہیں دل عجیب سا ہو رہا ہے الٹی سی آ رہی ہے

آپ کا بھی کشف؟؟

ہاں کیا کشوہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

میرا بھی دل کچا ہو رہا ہے آج سالن میں مرچیں زیادہ تھی سینے میں جلن جلن سی ہو رہی ہے

آپ ایسا کریں لیمو پانی بنا لائیں بلکہ میں آپ کے لیے بھی لے آتا ہوں

کشوہ نے سر پیٹ لیا

افففف داؤد

دوپہر کے وقت داؤد کتابیں لے کر بیٹھا ہوا تھا کشف آپ کے پیپر کب سے سٹارٹ ہیں آپ نے اس بار سیمسٹر کلئیر کرنا ہے ہر حال میں پھر اگر آپ جوب کرنا چاہتی ہیں تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں

اف داؤد ادھر مجھے چکر آ رہے ہیں آپ کیا باتیں لے کر بیٹھیں ہیں

وہ چڑ چڑاہٹ سمیت بولی داؤد اس کے چڑ چڑے پن پر ایک دم خاموش ہوا

اتنا غصہ آپ اور بے بی دونوں کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے کشف اسے پیار سے بیڈ پر بیٹھائے دوزانوں ہو کر اسکے ہاتھ تھام کر بولا

آپ۔۔۔آپ کو کشوہ متحیر ہوئی وہ جو صبح سے اس کے آگے پیچھے پھر رہی تھی

جی مجھے معلوم ہے

جب آپ میری ہر بات میرے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی جان لیتی ہیں تو کچھ آپ کی صحبت کا اثر آپ کے داؤد پر بھی ہو گیا

داؤد بہت برے ہیں آپ

وہ خفا خفا سی منمنائی داؤد نے مسکرا کر اسے ساتھ لگایا اس کی خوشی کا اندازہ کوئی بھی نہیں لگا سکتا تھا

پر آپ کا ہوں۔۔۔۔

آپ نے مجھے بہت بڑا تحفہ دیا کشف ایک تحفہ میں بھی دینا چاہتا ہوں

داؤد نے اپنی قمیض کی جیب سے ایک انویلیپ نکال کر کشوہ کی جانب بڑھایا

یہ کیا کشوہ نے ناسمجھی سے داؤد کو دیکھا

کھولیں گی تو معلوم ہو گا مسز کاظمی

داؤد!!!!عمرے کی ٹکٹس۔۔۔۔۔

کچھ اپنی محنت کے پیسے اور کچھ مما کی جیولری بیچ کر میں نے انتظام کروایا ہے

مما کو بہت شوق تھا عمرے میں جانے کا خیر میں اپنی مما کے حصے کا عمرہ کرنا چاہتا

ہوں آپ کے ساتھ اگلی بار اگر قسمت میں ہوا تو ان شاءاللہ اپنے بل بوتے پر لے کر

جاوں گا آپ کو

چلیں گی نہ ہاں... وہ آسودگی کے ساتھ اپنا سر اس کے شانے پر ٹکاتے اسبات میں

سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کعبہ کا طواف کرتے ہلکی ہلکی بوندا باندی کا سلسلہ شروع ہوا مگر وہ ہر چیز سے بے نیاز اپنی آنکھوں میں کعبہ کی دید بسائے لبوں پر کلمات سجائے طواف کر رہے تھے

۔۔۔۔۔

ہلکی ہلکی بوندا باندی اب تیز ابرِ رحمت بن کر برسنے لگی سیاہ عبائے اور سفید احرام میں ملبوس وہ دونوں نم آنکھوں کے ساتھ ابھی بھی طواف کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

داؤد علیم کاظمی اور کشوہ داؤد حرم پاک کی زمین پر کعبہ رخ ہو کر سجدہ ریز ہوئے

کشوہ کے آنسو ہچکیوں میں بدلے اللہ اللہ اللہ اللہ

غفور رحیم یار رحمان یار حیم یا اللہ یا ملک۔۔۔۔۔۔

اس وقت اسے کچھ یاد نہیں تھا بس یاد تھا تو یہ کہ وہ اللہ کے گھر اللہ کے قریب ہے اللہ نے اسے اپنے گھر کی زیارت کی سعادت بخشی ہے۔۔۔۔۔۔۔

نمازِ ظہر ادا کر کے وہ ہوٹل واپس آئے ہوٹل کے روم میں آ کر داؤد نے ہیٹر آن کیا کشوہ کو چھینکیں شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

اب اس کا ارادہ نہا کر تھوڑی دیر آرام کرنے کا تھا کیونکہ نماز عصر کے لیے انہیں پھر جانا تھا اور واپسی عیشاء کے بعد ہی ہونی تھی

وہ نہا کر آیا تو کشوہ کمرے میں نہیں تھی داؤد ہوٹل روم کے ساتھ اٹیچ چھوٹے سے ٹیریس کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔

بارش گو کہ ہلکی ہو گئی تھی مگر کشوہ کو بخار بہت جلدی پکڑتا تھا

۔۔۔۔۔داود نے پکارا مگر وہ سب کچھ بھولے ابھی بھی خانہ کعبہ کو دیکھ رہی تھی

بخار ہو جائے گا اس کے گرد بازو حمائل کیئے وہ فکر مندی سے بولا۔۔۔۔

ابرِ رحمت میں بھیگ کر بھی کوئی بیمار ہوا ہے داؤد

چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی لبوں پر کھلتی مسکراہٹ پر داؤد علیم نے مسکرا کر اپنی تھوڑی اس کے سر پر ٹکالی۔۔۔۔۔۔۔

****

آج ان کا آخری دن تھا سعودیہ میں صبح سے ان گنت بار کشوہ کی آنکھیں یہ سوچ کر بھیگیں تھیں

کبھی کبھی تو سانس ہی رک جاتا یہ سوچ کر

افسردہ تو داؤد علیم کا ظمی بھی تھا یہ جگہ یہ کعبہ کی رونق یہ مناظر کس کا دل چاہے گا انہیں چھوڑ کر الوداع کہہ کر جانے کا

نمازِ فجر ادا کرتے آج تو داؤد کی بھی ہچکیاں بندھ گئیں وہ اللہ کا شکر گزار تھا اللہ نے اسے اس قابل سمجھا تھا کہ آج وہ یہاں پر موجود تھا وہ شکر گزار تھا کہ وہ منکر میں

www.novelsclubb.com

شریک نہیں ہو گا وہ شکر گزار تھا کہ اللہ نے اسے اتنی نیک اور صابر بیوی سے نوازا تھا

اللہ نے اسے اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں بیٹھا دیا اور وسیلہ اس کی شریکِ حیات کو بنایا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اللہ سے ایک دعا کر رہے تھے کہ اللہ اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار بار ان کی حاضری منظور کرے۔۔

کعبے کی رونق

کعبے کا منظر

اللہُ اکبر اللہُ اکبر

ان کا جہاز پہلے دوبئ میں لینڈ کرنا تھا پھر تین گھنٹے کی ریسٹ کے بعد سیدھا پاکستان

www.novelsclubb.com

کشوہ کا سر اس کے بازو پر ٹکا ہوا تھا

داؤد کا بازو کشوہ کے آنسوؤں سے مکمل بھیگ چکا تھا

ان شاءاللہ ہم پھر ضرور آئیں گے اس کے گرد اپنی حفاظت کی چادر مضبوط کرے وعدہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور اگلی بار اپنی اولاد کو لے کر آئیں گے

ان شاءاللہ بھاری بھیگی آواز آئی

داؤد نے جہاز میں اپنی اور کشوہ کی نشست کے ساتھ والا شیشہ اوپر کر کے پردہ کھول دیا تھا جس سے وہ دونوں اب مکمل چھپ چکے تھے باہر سے کوئی بھی اندر دیکھنے سے قاصر تھا

داؤد نے کشوہ کا نقاب کھولا آنکھوں کے ساتھ گال بھی سرخی مائل ہو گئے جبکہ چہرہ تھوڑی تک بھیگا ہوا تھا

داؤد نے بے ساختہ آنکھوں کو چھوا

میں وعدہ کرتا ہوں کشوہ اگر زندگی رہی اور اللہ نے چاہا تو ہم ضرور اللہ اور اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر حاظری لگائیں گے اب خوشی خوشی ان پاک گلیوں کو وداع کرو دوبارہ آنے کے لیے۔۔۔۔۔۔

مسکراہٹ کے ساتھ اسبات میں سر ہلاتی کھڑکی کے ساتھ پیشانی ٹکالی۔۔۔۔۔۔

داؤد بھی سیٹ کے ساتھ سر لگا کر آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

دبئی ائیر پورٹ میں جہاز لینڈ کرنے کے بعد وہ لاونج میں رکے تھے داؤد نماز پڑھنے میل سیکشن کی جانب چلا گیا تھا

کشوہ کا ارادہ بھی نماز ادا کرنے کا تھا

!!!کشوہ؟

جب جانی پہچانی آواز پر کشوہ مڑی تھی

زینی کشوہ کے عبائے میں ملبوس ہونے کے باوجود بھی اس کی آنکھوں سے اسے پہچان چکی تھی

زینی!!! کشوہ اس کے گلے لگی تھی

تم نے تو سارے رابطے ہی ختم کر دیے تھے کشوہ میں نے کتنا مس کیا تمہیں اکلوتی دوست تھی تم زینی کی آواز نم ہوئی تھی اس نے شکوہ کیا کشوہ نے اسے پھر سے گلے لگایا

ہاں ہم لوگ دبئی آئے تھے تم۔۔؟؟!! یہاں کیسے کیا داؤد بھائی بھی آئے ہیں؟؟

ہاں داؤد اور میں عمرہ کے لیے آئے تھے آج پاکستان واپسی تھی پہلے دو بئی سٹے ہے آج کا رات کو فلائٹ ہے ہماری کشوہ نے تفصیل سے بتایا

مطلب تم ادھر ہو رات تک زینی کی خوشی دیدنی تھی۔۔۔۔

!!! جتوئی ہاؤس

گزرے چند ہفتوں میں بہت کچھ بدلا تھا

حسنہ کی رخصتی کے ساتھ ساتھ گھر والوں کا رویہ فاطمہ کے ساتھ مثبت انداز میں

.. تبدیل ہوا تھا

وہی تمنا اپنی زندگی میں آزاد تھی اب..ہاں عنصر کا نام اس کے نام کے ساتھ نہیں

ہٹا جس کی چاہ اسے تھی بھی نہیں وہ دوبارہ اپنی سوشل لائف میں آچکی تھی ڈیلی وی

لاگنگ شاپنگ شوٹس

www.novelsclubb.com

عنصر چاہ کر بھی اسے انکار نہیں کر پایا تھا

شام کو جب کام سے وہ گھر آتا فاطمہ ہی اس کے انتظار میں وہاں موجود ہوتی

ان سب کے باوجود جب بھی عنصر بازار سے فاطمہ کے لیے کچھ خریدتا بالکل سیم چیز تمنا کے لیے خریدتا پھر وہ پہنے یاں الماری میں پھینک دے یہ تمنا کی مرضی تھی

ایک دن فاطمہ اور دوسرے دن تمنا کے کمرے میں

عنصر اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہا تھا کہ وہ کوئی کوتاہی نہ برتے عنصر کو اپنے کمرے میں دیکھ تمنا نے شروع میں احتجاج کیا مگر پھر اس نے بھی مزاحمت چھوڑ دی تھی

کچن میں کھڑی اس وقت وہ ناشتہ بنا کر رہی تھی انڈہ گرم پین میں ڈالتے گرم تیل کی چند چھینٹے اڑ کر حسنہ کے سفید بازو پر گرتی بازو کو سرخ کر گئی وہ سسکی دبا گئی تھی مگر اس کے پیچھے کھڑے عبیر نے فوراً سے پہلے ہی اس ہاتھ سے پکڑ کر بازو کو کیچن میں بنے سنک کی جانب کیا ٹوٹی چلاتے ہی اس کا بازو پانی کے آگے کیا

حسنہ کو سکون محسوس ہوا

اس نے ایسے ہی گردن موڑ کر دیکھا تھا مکمل پولیس یونیفارم میں عبیر تراب بلاشبہ اس کی دھڑکن تیز کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

وہ بہت دل جمی اے دھیرے دھیرے بازو کے سرخ نشان پانی کے نیچے کیئے سہلا رہا تھا

ایک دفعہ پھر اپنے ماضی کی سیاہی آنکھوں کے آگے آئی تھی آنکھ سے آنسو کا قطرہ نکلا تھا جسے بہہ جانے سے پہلے ہی عبیر نے اپنی پور سے صاف کر دیا کیا زیادہ درد ہے؟؟؟ برنال لگا دیتا ہوں تم بھی دھیان نہیں دیتی

وہ اسے چیئر پر بٹھا کر اٹھتا کہ حسنہ نہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے روک دیا تھا

وہ اپنی پیشانی اس کے مضبوط کاندھے پر رکھ گئی تھی رخصتی کو دو ہفتے ہو گئے تھے حسنہ روزِ اول سے ہی خاموش تھی جیسے عبیر کہتا بناچوں چراں کے ویسے کر دیتی یہ پہلی دفعہ تھا کہ اس نے کوئی خود سے پہل کی تھی

عبیر نے اس کی دلی کیفیت کو محسوس کیئے ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا تھا

مانتا ہوں بہت ہینڈسم ہوں تمہارا دل نہیں کرتا اپنی نظروں سے دور کرنے کا مگر مادام یہ ناچیز کام کاج والا بندہ ہے اپنی بیوی کے بھی تو نخرے اٹھانے ہیں اور پھر اپنے آنے والی نسل کے لیے کچھ بنانا ہے

جہاں اس کی پہلی بات پر حسنہ روتے مسکرائی تھی اس کی دوسری بات پر چہرہ سرخ ہوا

ایسے مت گھورو میڈیم میں بس اپنی بیوی کا ہوں اور بہت معصوم اور پیاری ہے میری بیوی اس کے گال زور سے کھینچ کر اٹھا

عبیر!!!وہ چیخی

قسم سے آج سے پہلے اپنا نام اتنا شیری نہیں لگا

ایک دفعہ پھر تو بولنا جان آنکھ دبا کر بے باکی سے بولا تھا

عبیر پترامی کی آواز کے ساتھ ساتھ قدموں کی آواز پر حسنہ ایک دم رخ موڑ کر انڈا تلنے لگی تھی

عبیر پتر آج جانا نہیں تھانے؟؟

ارے ہاں ماں جی جانا ہے بس آپ کی بہو جانے نہیں دے رہی مطلب ناشتہ بنایا نہیں کیئے بغیر ناشتے کہ کیسے جاؤں اسے آنکھ مارتا وہ ماں جی کے کندھے پر بازو پھلائے شریر لہجے میں بولا

اچھے سے سمجھتی ہوں تیری چالاکیاں اب تنگ نہ کر میری دھی کو باہر چل میں لاتی ہوں ناشتہ تیرے لیئے

آنٹی آپ بھی بیٹھیں میں لے آتی ہوں ناشتہ پلیز مجھے اچھا نہیں لگے گا میرے ہوتے ہوئے آپ کام کریں حسنہ نے بہت پیار سے کہا تھا ماں جی بھی باہر چلی گئی جب ایک دفعہ پھر ہاتھ دھونے کے بہانے عبیر کیچن میں آتا اسے کچھ کہتا سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا

حسنہ اپنے شوہر کی پشت دیکھتی اللہ کا شکر ادا کرتی نہیں تھکتی تھی اللہ نے اسے معاف کر دیا تھا اس کا شوہر اس کا راز دار تھا

جس کی وجہ سے وہ واپس زندگی کی جانب لوٹ رہی تھی

حالات کو ہر ہر موقع پر اک بھیس بدلنا لازم ہے۔۔۔۔۔

کانٹوں میں دامن بن جائیں پھولوں پر شبنم ہو جائیں۔۔۔۔۔۔

کچھ دن سکون سے گزرے تھے۔۔۔۔

داؤد اور کشوہ بھی عمرے میں جانے سے پہلے جتوئی ہاؤس چکر لگا کر گئے داد جی سمیت دونوں ماموؤں نے داؤد اور کشوہ سے معافی مانگی جس پر دونوں نے ہی بلا جھجک انہیں معاف کیا کشوہ سب سے مل کر حتیٰ کہ وہ تمنا کہ گلے لگ کر گئی

سب ٹھیک ہو رہا تھا حالات بہتر ہو رہے تھے مگر تمنا میں خود سری آتی جا رہی تھی وہ سب سے بد تمیزی کرتی تھی فاطمہ کے ساتھ اس کا رویہ لیا دیا تھا اس کی نظروں میں فاطمہ کی کوئی حیثیت نہیں تھی

حد اس دن ہوئی جب تمنا نے وی لاگ میں فاطمہ کو لا کر اول تو اس کے پردے کی بے حرمتی کی پھر اسے سوتن کہہ کر عوام کے ہاتھوں برا بھلا کہلوایا تھا

ٹھیک پندرہ منٹ کے اندر اندر عنصر نے تمنا کی ویڈیو ڈیلیٹ کروائی نہ صرف ڈیلیٹ کی وہ اس پر بھڑکا بھی تھا

آخر تم چاہتی کیا ہو؟؟؟

مجھے بتاؤ تمنا کیا چاہتی ہو تم عنصر غصے میں تھا مگر ضبط کیئے بیٹھا رہا

تمنا نے اپنا سوکھتا حلق تر کیا

دیکھو تمنا یہ سب کر کے کیا ہو گا عنصر نے تمنا کے دونوں ہاتھ تھامے انداز صلح جو تھا

تمنا اس کے ہاتھ تھامنے پر گھبرا سی گئی

دل میں عجیب سے خیال گردش کرنے لگے تھے

اگر مجھ سے علیحدگی.....ابھی عنصر کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی تمنا کمرے سے باہر نکل گئی تھی

www.novelsclubb.com

جانے وہ کس چیز سے بھاگ رہی تھی

عنصر سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

دروازہ بجنے پر دادجی ہوش میں آئے تھے

حالات کتنے عجیب ہو گئے تھے داد جی کی لاڈلی جو بے دھڑک ان کے کمرے میں آجایا کرتی تھی اس کو اب اندر آنے کے لیے دروازہ کھٹکھٹانے کی نوبت محسوس ہوتی تھی

تمنا اندر آئی داد جی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے گہری سوچ سے چونکے تمنا ان کے پاس ہی ٹک گئی اپنا سر ان کے ضعیف سے بازو پر ٹکایا

آپ داد و سے بہت محبت کرتے تھے نہ داد جی تمنا نے جانے کس رو میں پوچھا تھا

آپ کو معلوم ہے داد جی میری اور داد و دونوں کے نصیب کتنے ملتے ہیں دونوں ہی بلا کی لاڈلی دونوں کو ہی منہ سے نکلنے سے پہلے ہی ہر شہ ملی مگر دونوں کی زندگی کا سب سے اہم فریق بٹا ہوا ملا فرق بس اتنا تھا داد و نے خود آپ کو بانٹا تھا اور میں نے اپنی خود سری میں اپنے شوہر خود سے دور کیا

مگر آپ نے تو داد و اور بڑی داد و میں فرق کیا تھا مگر عنصر نہیں کرتے بہت کوشش کرتے وہ ہم دونوں میں برابری رکھیں

تمنا نے ہچکی لی پھر ہنسی مگر میں پھر عنصر کا سارا کیا دھرا مٹی میں ملا دیتی ہوں

میں کیا کروں دادجی مجھ سے نہیں برداشت ہو رہا عجیب سی طبیعت ہوتی ہے

عنصر مجھ سے پوچھتا ہے اگر میں اس سے الگ ہونا چاہتی ہوں تو اسے بتا دوں دادجی

میں نہیں الگ ہونا چاہتی میں اسے۔۔۔۔

وہ رکی

دادجی۔۔۔۔

دادجی

تمنا نے گردن زرا سی موڑی دادجی کے وجود میں کوئی جنبش محسوس نہ کرتے اس

کا دل غلط خیال کے آتے ہی شدت سے دھڑکا تھا

دادجی !!!

www.novelsclubb.com

مگر دادجی کا سر ڈھلکا تھا دادجی تمنا کی چیخ پر سب نے دہل کر دادجی کے کمرے کی جانب رخ کیا تھا

دادجی کیا ہوا طبیعت کیوں خراب کر لی آپ نے

تھوڑی دیر پہلے ہی کشوہ اور داؤد واپس آئے تھے پاکستان آتے ہی دادجی کی طبیعت خرابی کی خبر نے انہیں جتوئی ہاؤس آنے پر مجبور کر دیا تھا

دادجی نے پیار سے کشوہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھا تھا

www.novelsclubb.com

بس اپنے سب بچے یاد آ رہے تھے

داؤد نے بھی آگے بڑھ کر دادجی کے کندھے پر ہاتھ جمایا

دادجی کے ہارٹ اٹیک کے بعد سے تمنا انہیں واپس نہیں دِکھی تھی

وہ ہر وقت کمرے میں بند رہنے لگی تھی جانے کون سا خوف تھا جو اس کے دل میں پنجے گاڑ کر بیٹھا تھا دادجی کے بارہا بلانے پر بھی وہ دادجی کے کمرے میں نہیں گئی

وہ بیڈ پر کہنی منہ پر رکھے لیٹی ہوئی تھی

جب اسے دروازے کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی

!!! تمنا

عنصر کی آواز پر تمنا گھبرا کر اٹھی تھی

www.novelsclubb.com

میں نے دادجی کو کچھ نہیں کہا

میں نے نہیں۔۔۔۔

وہ ہچکیاں بھر کر رونے لگی

شش تمنا عنصر اس کی دادجی سے محبت کو اچھے طریقے سے جانتا تھا اس کی دلی کیفیت کو اچھے سے محسوس کیئے وہ اسے سہارا دے گیا

تمنا بھی تمام آنا بھلائے اس کے ساتھ لگی روتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

دادجی کے پاس جاؤ تمنا وہ بے چین ہیں تم اچھے سے جانتی ہو تمہیں دیکھے بغیر دادجی دوائی بھی نہیں کھاتے

اس کے آنسو صاف کیئے اس نے تمنا کو دادجی کے کمرے کی طرف بھیجا تھا

تمنا نے آج عنصر کے کندھے پر سر رکھ کر صرف آنسو نہیں نکالے تھے اپنے دل سے عنصر کے لیے تمام میل بھی نکال دی تھی۔۔۔۔

آنا کا بت پاش پاش ہوا تو عنصر کا وجود بھی اچھا لگنے لگا تھا

مگر اس سے الگ ہونے کا خوف اسے کسی صورت جینے نہیں دے رہا تھا

خاص طور پر دادجی کے ہارٹ اٹیک کے بعد وہ ڈر گئی تھی وہ انہیں کسی قسم کا کوئی دکھ نہیں دینا چاہتی تھی جس کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہوتی

دادجی اس کے لیے اس کے صرف دادا نہیں تھے اس کے ماں باپ دوست ساتھی رازدار سب کچھ تھے جن سے بے جھجک وہ کچھ بھی کہہ لیتی تھی

جس کا اسے کامل یقین تھا جو ذات اسے کبھی تنہا نہیں ہونے دے گی۔۔۔۔

دادجی کے لیے سوپ بنانے وہ خود کچن میں آئی تھی وہاں فاطمہ بھی موجود تھی

تمنا کو گھٹن ہوئی عجیب سی کیفیت جو پچھلے کچھ دنوں۔سے اس کے ساتھ تھی

ع۔۔ عنصر پیار کرتا ہے نہ تم سے۔۔۔۔

تمنا مسکرا کر بولی در حقیقت اس کے چہرے پر خوف تھا

مگر فاطمہ کو اس کی مسکراہٹ عجیب سی لگی

اسے کہنا وہ مجھے نہ چھوڑے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈر تھا تمنا کے لہجے میں۔۔۔۔

وہ آپ سے بھی پیار کرتے ہیں تمنا فاطمہ نے دھیمی سے لہجے میں پر یقینی سے کہا

ہاہہا نہیں تمہیں نہیں معلوم ہماری شادی کس سچویشن میں ہوئی ہماری شادی ایک زبردستی کا رشتہ تھا۔۔۔۔

ایک بات یاد رکھئیے گا تمنا مرد کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا ہے اس پر زبردستی مسلط نہیں کی جاسکتی اگر انھوں نے آپ کو چھوڑنا ہوتا تو ان کے پاس بہت سارے موقع تھے وہ آپ کے ساتھ نبھا کرنا چاہتے تھے

اور تم؟؟ تم کیوں عنصر کی زندگی میں اگر وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو

اس کے پیچھے کی کہانی سے آپ بے خبر ہیں تمنا اور میں نے عنصر سے وعدہ کیا تھا کہ میں کبھی وہ کہانی نہیں دھراوں گی

بس اتنا جان لیں عنصر جتوئی جیسا مضبوط کردار کا مالک اپنی محرم کا محافظ میں نے آج تک نہیں دیکھا ان کے کردار کی گواہ دینے کے لیے اگر فاطمہ عنصر کو جان بھی دینی پڑی تو وہ کبھی جھجھکے گی نہیں

پر عقیدت الفاظ تمنا کو کسی اور ہی جہاں میں لے گئے تھے اسے شادی کا دن یاد آیا تھا جب عنصر نے اس پر کسی قسم کا کوئی پریشر نہیں ڈالا تھا حتیٰ کہ وہ خود صوفے پر جا کر لیٹ گیا تھا

اور اس نے کتنا غلط کیا تھا عنصر کے ساتھ اس کی کہی ایک بات کی سزا دی جو شاہد عنصر کو بھی یاد نہیں ہو گی کہ اس نے ایک دفعہ اپنے ماں باپ کے سامنے تمنا کے بارے میں کچھ کہا تھا

عنصر فاطمہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی عنصر کو مخاطب کرنے لگی جو لیپ ٹاپ پر جھکا ہوا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں؟؟ عنصر آپ سے ایک بات کہو؟؟ فاطمہ نے اپنے ہاتھوں کو مسلا جو اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پریشان ہے

عنصر نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا تھا

ہمم بولو؟؟

... تمنا کو آپ کی ضرورت ہے

فاطمہ نے نظریں چُرائیں

تمنا کو میری ضرورت؟؟؟ اسے تو شاہد یہ رشتہ بھی نہیں رکھنا اور تم کہہ رہی ہوں

تمنا نے اپنے منہ سے بولا ہے مجھے کہ میں آپ کو کہوں کہ آپ اسے مت چھوڑیں

عنصر چونکا

میں نے تمنا کی آنکھوں میں آپ کے لیے محبت دیکھی ہے آپ سے دور ہونے کا خوف دیکھا ہے

www.novelsclubb.com

وہ آپ کی بیوی ہے عنصر اسے آپ کی ضرورت ہے اس وقت مجھ سے زیادہ

جائیں عنصر فاطمہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اجازت دی تھی

عنصر اسبات میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اسے تمنا کو احساس دلانا تھا۔۔۔۔۔۔

!!! چند مہینوں بعد

میں نے کوشش کی کہ مجھے تم سے محبت نہ ہو عنصر جتوئی کیونکہ مجھے خود کا معلوم تھا

اگر مجھے تم سے محبت ہو جاتی تو میں کبھی فاطمہ کو برداشت نہ کر پاتی

میں نے بہت کوشش کی میں خود کو بچالوں مگر تمہارے احسن سلوک نے میری

ساری کوششوں کو ناکام کر دیا

www.novelsclubb.com

تمہیں پتا ہے عنصر فاطمہ تمہارے کردار کی گواہی دینے کے لیے میرے سامنے اپنی جان دینے کے لیے بھی تیار تھی اسے کیسے بتاتی تمہارے کردار کی سب سے بڑی گواہ مجھ سے بھر کر کون ہوتا جس شخص نے ایک لڑکی کے تمام جملہ حقوق اپنے نام کروانے کے باجود کبھی اس کے ساتھ زبردستی نہیں کی ہو۔

مجھے تم سے محبت ہو گئی

محبت ہوئی تو فاطمہ بری لگنے لگی

شراکت داری بری لگنے لگی

دل کرتا اس کو ختم کر دوں

یاں خود کو

یاں پھر تمہیں ہی تم ہی مصیبت کی جڑ ہو وہ ہنسی تھی

کیوں میری بد تمیزیوں پر مجھے تھپڑ نہیں مارا

www.novelsclubb.com

کیوں مجھے میرے کہنے پر غیرت میں آکر چھوڑا نہیں

کیوں عنصر کیوں؟؟؟

تم چاہتے تو فاطمہ سے شادی کے بعد اپنی الگ زندگی آباد کر سکتے تھے مجھے میرے حال پر چھوڑ سکتے تھے تو کیوں مجھے سہارا دیا کیوں میرے دل میں اپنے لیے محبت جگائی عنصر جتوئی آج مجھے جب خبر ہوئی کہ مجھے کینسر ہے تو مجھے رونا آرہا ہے تم سے محبت سے پہلے اگر مجھے یہ بیماری لاحق ہوتی تو میں شکر ادا کرتی مگر ابھی مجھے جینا تھا تمہارے ساتھ ابھی تو میں نے محبت کو محسوس کرنا شروع کیا تھا

یہ تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا عنصر کیوں؟؟؟

لوگ کہتے ہیں کینسر خطرناک بیماری ہے مگر کوئی تمنا جتوئی سے پوچھے تو وہ کہے گی محبّت سب سے بڑی بیماری ہے اس سے زیادہ موذی کوئی مرض نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس دن ڈاکٹر کے پاس سے آنے بعد میرا دل کیا خود کو ختم کر لوں مگر اتنی ہمت نہیں تھی مجھ میں کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے اندر پلتی جان کی جان کے لوں میں شاہد خود غرضی میں ایسا کر بھی لیتی اگر میں فاطمہ کی ہچکیاں نہ سنتی اس کی تڑپ نہ دیکھتی اس کی نیگٹیو رپورٹس نہ دیکھتی

فاطمہ تم اس دن رو رہی تھی نہ کہ تم ماں نہیں بن سکتی

میرا تم سے سوال ہے کیا تم میری اولاد کی ماں بنو گی؟؟

کیا تم اسے پالو گی اس کی پرورش کرو گی؟؟

اسے خود سر بنانے کی بجائے اپنی طرح نیک اور سلجھی ہوئی بنانا اس کی پرورش پر لوگ رشک کریں

جو سب کا دل جیت لے۔۔۔۔

میں جو باتیں کر رہی ہوں اس کی سمجھ تمہیں

www.novelsclubb.com

اس وقت لگے گی جب یہ ویڈیو تم دیکھ رہی ہو گی

میری اللہ سے دعا ہے اللہ مجھے بیٹی دے جس کی پرورش فاطمہ کرے تمنا نے نظریں جھکا کر کہا تھا

فاطمہ کے ساتھ بیٹھے عنصر کا چہرہ بھی گیلا تھا وہ دونوں اشک بار تھے یہ ویڈیو پہلی بار فاطمہ کے ہاتھ لگی تھی جب تمنا ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھی طبیعت کے اچانک خراب ہونے پر اسے ہسپتال لے جایا گیا ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا

بچی کی پیدائش کی خبر اس تک پہنچی تھی وہ اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی تمنا اور اس کی اولاد دونوں ہی ٹھیک ہیں

www.novelsclubb.com

مگر گھر والوں پر بجلی تب گری تھی جب ڈاکٹرز نے انہیں تمنا کی بگڑتی حالت کے ساتھ یہ بتایا کہ اس کا کینسر اس کے جسم میں کافی حد تک پھیل گیا ہے یہ تو اللہ کا کرم تھا کہ اس کی بچی بالکل ٹھیک تھی

عنصر کا دل جیسے کسی نے مسل دیا ہو وہ کمرے میں آیا تو تمنا بچی کو گود میں اٹھائے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی

عنصر نے اس کے ہاتھ سے بچی کو پکڑا تھا

دے دیں مجھے عنصر پتا نہیں کتنے دن اسے اٹھانا میرے نصیب میں لکھا ہے وہ روئی نہیں تھی بلکہ دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی

اچھا نہیں کیا تمنا عنصر کرب سے بس اتنا ہی بول سکا

اب اس میں میرا کیا قصور عنصر

تمنا وہ رونے لگا تھا تمنا گھبرا گئی

خدا کے لیے عنصر آپ کیا چاہ رہے ہیں وقت سے پہلے ہی میری سانسیں بند ہو جائیں

تناوش بے بی دیکھو بابا کے کام آپ تو روئی نہیں خود بچوں کی طرح رو رہے ہیں

www.novelsclubb.com

وہ بچی کو نام دیتے تھپکنے لگی تھی

کچھ نہیں ہو گا ہم علاج کروائیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا عنصر نے عزم کے ساتھ کہا

ایک رات کے بعد تمنا نے ضد کی تھی کہ وہ گھر جانا چاہتی ہے اس کی ضد پر بلا خر اس کے ساتھ تناوش کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا کیونکہ تناوش بالکل ٹھیک تھی تو ڈاکٹرز نے بھی کوئی مسئلہ نہیں کیا مگر وہ تمنا کی حالت پر خاصے متفکر تھے

ایک ہفتہ فاطمہ نے کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی تمنا کا خیال رکھنے میں تناوش کی دیکھ بال تمنا کی طبیعت اس کی دوائیاں سب کچھ بھلائے وہ بس تمنا میں لگی تھی اور پھر اپنی بیماری سے نہیں لڑ سکی تھی

تم اپنے چاند تارے کہکشاں چاہے جسے دینا۔۔۔۔۔۔

مری آنکھوں پہ اپنی دید کی اک شام لکھ دینا۔۔۔۔۔۔

..!!! چند سالوں بعد

!!! کششش

!! شش

داؤد حسب معمول کشف کو پکارتا کمرے میں آیا تھا

مگر اندر کا منظر دیکھ کر ایک دم خاموش ہوا

دائم کشوہ کا سر اپنی ننھی سی گود میں رکھے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا جبکہ کشوہ پر سکون سی سوتی داؤد کو اس وقت حسین تر لگی تھی

داؤد کے بعد اگر کوئی کشوہ کے بالوں کا دیوانہ تھا تو پانچ سال کا دائم

وہ کشوہ کے بالوں کا کیا پوری کشوہ کا دیوانہ تھا اسے بھی اپنے بابا کی طرح سونے کے پہلے اٹھنے کے بعد کشوہ ہی چاہیئے کھانا تو کشوہ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

اپنے بابا کے دیکھا دیکھی اپنے کھانے کا پہلا نوالہ وہ کشوہ کے منہ میں ڈالتا تھا

ان گزرے سالوں میں بہت کچھ بدلا تھا کاظمی ہاؤس میں ننھے دائم کی کلکاریاں گونجتی تھیں اپنے دادا دادی اور پھوپھو کا چہیتا دائم داؤد کاظمی

کشوہ نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی تھی آگے جوب کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا حالانکہ سریہ بیگم نے ایک دو دفعہ اسے کہا تھا مگر پھر کشوہ کے انکار پر انھوں نے اس سے نہیں چھیڑا تھا کشوہ دل جمعی سے داؤد اور دائم کی زمہ داریاں سرانجام دے رہی تھی

داؤد اپنے بابا کے ساتھ زمینوں کو سنبھال رہا تھا اسے ایک دکھ تھا کہ وہ پڑھ نہیں سکا مگر اب اس کی خواہش اپنے بچوں کو بہت پڑھانے کی تھی

وہی دوسری جانب جتوئی ہاؤس میں بھی حالات خاصے بدل گئے داد جی تمنا کے بعد زیادہ دیر اس دنیا میں نہیں رہے

وہ ہر چیز کے باوجود ان کے لیے خاص تھی جتوئی خاندان والے اس بات کو بہت اچھے سے جان چکے تھے

چھوٹے عائذ اور زید بھی جوان مرد بن گئے تھے

عائذ کی منگنی ثمن کے ساتھ بچوں کی رضامندی کے ساتھ تہہ کر دی گئی تھی

حسنہ بھی اپنے 3 سال کے بیٹے کے ساتھ جس دن جتوئی ہاؤس کا چکر لگاتی گھر بھر میں رونق لگ جاتی تھی

عابس اپنے باپ کی طرح بے حد شرارتی تھا

اس کی نسبت عنصر اور فاطمہ کی بیٹی تناوش دھیمے مزاج کی تھی ہو بہو تمنا جیسے نقش کے ساتھ وہ بچی تمنا کی طرح شرارتی نہیں تھی

www.novelsclubb.com

!!!! فاطمہ فاطمہ

معمول کے مطابق کمرے میں داخل ہوتے ہی عنصر نے فاطمہ کو آواز لگانے کے ساتھ بیڈ پر اپنے کھلونوں کے ساتھ آرے لگی تناوش کو اٹھا کر اچھالا تھا جو عنصر کو دیکھ کر کھلکھلائی تھی

بابا کی جان عنصر نے اس کے گال پر پیار کیا

تناوش نے عنصر کی تھوڑی بھری داڑھی کھینچی

بری بات مما کی جان فاطمہ نے تناوش کی مٹھی میں بھینچے عنصر کی داڑھی کے بالوں کو نکال کر تناوش کی ننھی سی مٹھی پر لب رکھے تھے

پانی پی لیں عنصر میں آپ کے کپڑے نکالتی ہوں فریش ہو جائیں

فاطمہ عنصر نے اسے کلائی سے تھاما

www.novelsclubb.com

!!!جی؟؟

میرا سفید سوٹ نکال دو اور تانی کو تیار کر کے خود بھی تیار ہو جاؤ میں پہلے قبرستان جاوں گا پھر وہاں سے ہم کہیں گھومنے چلیں گے آفس کی مصروفیات کی وجہ سے میں تم دونوں کو ٹائم نہیں دے سکا تھا

چلے گی نہ تانی بابا کے ساتھ عنصر نے اسے ایک دفعہ پھر اچھالا وہ اچھلتی کھلکھلاتی ہنستی اس کے گود میں واپس آئی۔۔۔

فاطمہ نے دل میں اللہ کے بعد تمنا کا شکر ادا کیا تھا

www.novelsclubb.com

!!! عبیر

عبیر

جی عبیر کی جان

عبیر اٹھ کر بھاگا تھا اسے پتا تھا اس کے سپوت کے ہاتھ میں اس کی بیوی کے بال پھر سے آ گئے ہوں گے

آپ کی جان کی جان کا عذاب بنا ہوا ہے یہ حسنہ روہانسا ہوئی تھی عابس ایک دفعہ اس کے بال پکڑ لیتا تو جیسے جڑ سے نکالنے کی حد تک پہنچ جاتا تھا

ارے میرے شیر

بابا کے بال پکڑ لے مما کے پکڑے گا تو وہ دونوں کو گنجا کر دے گی

عبیر اس کے ترلے کرنے لگا جو اپنے بابا کو ترلے کرتے دیکھ خوشی سے اچھلنے لگا تھا

افف اللہ لگتا ہے دنیا کے گناہوں کا بدلا دنیا میں ہی مل جانا وہ بڑبڑایا تھا

مگر حسنہ سن چکی تھی

www.novelsclubb.com

کیا مطلب آپ کا آپ کے گناہوں کی سزا حسنہ نے غصے سے عابس کو عبیر کی گود سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگایا جو میسنا بنتا حسنہ کے گال کو چومنے کے بعد اس کی گردن میں منہ چھپا چکا تھا

ہیں میسنے تیرے لیے تیری ماں سے لڑ رہا ہوں اور تو نے پارٹی بدل لی

شرم کریں عبیر اور یہ تو تو کیا ہوتا ہے میں مما کو بتاتی ہوں آجاؤ مما کی جان ابھی دادو سے پٹائی لگواتے پاپا کی گندے بابا

حسنہ اسے چٹاچٹ چومتی گود میں لے چکی تھی

یار۔۔۔یار یہ کیا۔۔۔۔

اچھا حسی حسنہ جان

مگر کوئی ہوتا تو سنتا

www.novelsclubb.com

انسپکٹر عبیر تراب لگتا ہے تمہاری دال گھر پر نہیں گلنے والی پولیس سٹیشن ہی نکلنا پڑے گا

باہر سے آتی حسنہ اور عابس کی کھلکھلاتی آوازوں پر عبیر کو اپنے سالوں پہلے کیے فیصلے پر فخر ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

کیسی طبعیت ہے؟؟ داؤد نے کشوہ کو کسلمندی سے اٹھتے دیکھ فکر مندی سے کہا

کچھ نہیں بس تھوڑی سی تھکاوٹ تھی اس نے بالوں کو جوڑے میں قید کیا جب داؤد نے اپنے ہاتھ میں تھامے جوس کے گلاس کو اس کے سامنے کیا

افففف نہیں داؤد دائم نے بھی مجھے سونے سے پہلے پلایا ہے جوس

وہ روہانسا ہوئی

یہ تو بہت اچھی بات ہے میر اشیر وہ گہرا مسکرایا وہ ویسا ہی تھا اس کی مسکراہٹ آج بھی کشوہ کو معصوم لگتی تھی آنکھ اور گال کے درمیان کی وہ پر کشش لکیر جو اسے مسرمائز کرتی تھی ابھی بھی وہ دیکھ رہی تھی داؤد کو بھی معلوم تھا کشوہ اسے ہی دیکھ رہی اسی بات کا دائرہ اٹھاتے جوس کا گلاس اس کے منہ کو وہ لگا چکا تھا۔۔۔۔

داؤد!!!!!..... بڑا سارا گھونٹ اسے زبردستی بھرنا پڑا تھا

پی لیں اسے آرام سے کشف میں نہ بات نہیں کرنی آپ سے

ابھی کشوہ نے آخری گھونٹ بھرا تھا کہ دائم بھی ٹرے میں میں جوس کا گلاس لے آیا

www.novelsclubb.com

کشوہ نے ایک نظر گھور کر داؤد کو دیکھا تھا جو لب دبا کر بالوں میں ہاتھ پھیر گیا

جتنا آپ لوگ مجھے جوس پلا رہے ہیں اس کنڈیشن میں مجھے شوگر ہو جانی

خدانہ کرے کشف کیسی خوف ناک باتیں کر رہیں ہیں آپ داؤد نے سخت لہجے میں کہا

کشوہ نے آنکھیں گھمائیں تھیں

مگر داؤد سخت ناراض ہو کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا

دائم بھی اپنے بابا کو ایسے دیکھ کر جو س کشوہ کے آگے رکھ کر ناراض منہ بناتا کمرے سے باہر چلا گیا تھا اسے یہ ہی سمجھ آئی تھی اس کی مما آج بھی کھانا ٹھیک سے نہیں کھا رہی تھی جو کہ اس کے بابا کے مطابق اچھی بات نہیں تھی

جبکہ کشوہ دونوں کی ناراضگی پر منہ کھول کر دیکھتی رہ گئی

دائم مما کی جان ! ! مگر کوئی جواب نہیں آیا مطلب دونوں واقع ہی اس سے ناراض ہو چکے تھے

کشوہ اٹھی اب اسے دونوں کو منانا تھا

ہم اس کے آنکھ سے اوجھل ہونے کا مطلب کیا لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھ سے اوجھل ہو تو نظارے درہم برہم ہو جائیں۔۔۔۔۔

دائم مما کا بے بی کشوہ نے صوفے پر ہاتھ باندھ کر منہ پھلائے بیٹھے بیٹے کی گال پر بوسہ دیا تھا جب دائم نے پھولے منہ سمیت منہ موڑا کشوہ نے ادھر بھی اسے پیار کیا تھا کشوہ کو اس پر ڈھیروں پیار آیا وہ ہو بہو داؤد کی کاپی تھا

کشوہ نے اسے گدگدانے کے بعد گود میں اٹھالیا

کشف کشوہ حد کرتی ہیں آپ ڈاکٹر نے وزن اٹھانے سے منع کیا ہے آپ کو داؤد نے فوراً دائم کو اس کے گود سے لے کر خود اٹھایا تھا

داؤد اب میں اپنے بچے کو پیار بھی نہ کروں کشوہ متحیر ہوئی تھی

آپ کریں پیار مگر اسے مت اٹھائیں اس کنڈیشن میں وزن اٹھانا ٹھیک نہیں ہے

داؤد کی آواز سخت تھی

آپ دونوں مجھ سے پیار نہیں کرتے میں مما کے گھر جا رہی ہوں کشوہ کی آنکھوں میں نمی چمکی وہی دونوں باپ بیٹا لائن پر آئے

نہیں کشف۔۔۔

نہیں مما۔۔۔۔

وی لو یونہ

آپ کہیں نہیں جا رہی یار دونوں ہی اس کے پیچھے ہو لیے اب انہیں منانا تھا اپنی کشف کو۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ طویل عرصے سفر کرنے کے بعد داؤد کو اس کی دعاؤں کا ثمر ملا کشوہ کو ایک بہترین ہمسفر ملا جس نے اس کے پردے کا مان قائم رکھا حسنہ کو نہ محرم رشتوں کی حقیقت معلوم ہوئی

اب تو جاتے ہیں بت کدے سے میرؔ۔۔۔۔۔۔

پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔۔۔۔۔۔۔

!!!! ختم شد

اسلام علیکم میرے پیارے ساتھیوں میرے پیارے قارئین سب سے پہلے آپ سب کے سپورٹ کا بہت بہت شکریہ آپ لوگوں کے سپورٹ کی بدولت میرا آج ایک اور ناول اپنے اختتام کو پہنچا

اب کچھ ناول کی طرف آتے ہیں سب سے پہلے ایک فن انٹرٹینمنٹ دینے کے ساتھ میرا مقصد آپ لوگوں تک ایک مورل پہنچانا بھی ہوتا ہے فینٹسی کے ساتھ ساتھ ریلیلٹی میں بھی بیلنس کرنا ہوتا ہے

جہاں رہی میری ایک ریڈر کا شکوہ کہ تمنا کو کامپرومائز کرنا پڑے گا اسے معاف کر دینا تھا سزا کیوں دی وغیرہ تو میں یہ کہوں گی کہ یہ سبق تھا تمنا کے لیے کہ اسے

زندگی میں ہمیشہ بھر کر چیز ملی پہلی چیز ملی جس نے اس کی ذات میں منفی تبدیلیوں کو اجاگر کیا بے جا ضد اور خود سری نے اسے یہاں تک پہنچایا حالات میرے خیال سے مختلف ہوتے اگر تمنا بد تمیز نہ ہوتی عنصر کی ماں سے بد تمیزی نہ کرتی کیونکہ اگر عنصر دل پھینک ہوتا تو فاطمہ سے تب بھی فائدہ اٹھا سکتا تھا جب وہ اس کے لیے مسلمان ہونے کے لیے تیار تھی۔۔۔

یہ بات ایک وقت آنے پر تمنا کو سمجھ آئی جب اسے عنصر سے محبت ہو گئی ایسی محبت جس کے لیے اس نے اپنی زندگی کی پروا نہیں کی

♡ مجھے امید ہے آپ لوگوں کو یہ ناول پسند آیا ہو گا

www.novelsclubb.com